عمران سیریز

ہائی جیکرز

(حصہ دوم)

صفدر شاہین

سیٹی کی آواز سنتے ہی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے نقاب پوش نے دروازے کے اوپر نصب سکرین کی طرف دیکھا اور بے اختیار اچھل پڑا۔ بیرونی کمرے میں تین افراد داخل ہو رہے تھے۔ وہ مائیکل، ڈیانا اور رویلڈن تھے۔

''اوہ۔ محافظوں نے انہیں گرفتار نہیں کیا''۔۔ نقاب پوش نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن دبایا اور بیرونی کمرے کا دروازہ بند ہوتا دکھائی دیا۔ پھر اس نے ایک اور بٹن کو دبایا اور سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد مائیکل اور ڈیانا لڑ

www.define.pk

کھڑا کر گرتے دکھائی دیئے۔ دو تین لمحوں بعد ویلڈن بھی ڈھیر ہو گیا۔ اس نے ان تینوں کے بے ہوش ہونے پر اطمینان کا سانس لیا اور انٹر کام کا بٹن دبا دیا۔

''جیمز''۔۔وہ سخت لہجے میں بولا۔

''یس چیف''۔۔جواب میں ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

'لفٹ کا جائزہ لو۔ وہاں کوئی ہنگامہ ہوا ہے۔ فوراً رپورٹ دو''۔۔اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر انٹر کام کا ایک اور نمبر دبا دیا۔

''بورس۔ دو آدمی لے کر میرے پاس آؤ۔ ہری اپ''۔۔اس نے کہا اور پھر انٹر کام آف کیا اور سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ ایک منٹ بعد سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور اس نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن دبا دیا۔ فوراً ہی بیرونی دروازہ کھل گیا اور اس میں بورس سمیت اس کے تین ماتحت داخل ہوتے دکھائی دیئے۔

''ہیلو بورس۔ ویلڈن اور ڈیانا کے چہرے صاف کرو۔ یہ میک اپ میں ہیں۔لیکن محتاط رہنا۔ یہ بے حد خطرناک لوگ ہیں''۔۔اس نے مائیک کا بٹن آن کر کے کہا۔

''رائٹ سر''۔۔ بورس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔اس نے سکرین سے نگاہیں ہٹا کر انٹر کی طرف دیکھا جس سے جیمز کی آواز ابھرنے لگی تھی۔

www.define.pk

''ہیلو چیف۔غضب ہو گیا''۔۔جیمز کا لہجہ ہیجانی تھا۔

''اوہ۔کیا ہوا''۔۔اس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''دونوں گارڈوں کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے۔لفٹ کے پاس ان کی لاشیں پڑی ہیں''۔۔جیمز نے کہا۔

''انہیں ہلاک کرنے والوں کو میں نے پکڑ لیا ہے۔تم ان کی لاشیں ٹھکانے لگا دو''۔۔ اس نے غضبناک ہو کر کہا اور پھر انٹر کام سے

''فی الحال اسے اس کمرے میں پہنچا دو۔اس کے ہوش میں آنے کے بعد ہی اس سے بات کروں گا''۔۔نقاب پوش نے کہا اور پھر اس انٹر کام کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو لارڈ۔تم فوراً چیک پوسٹ پر جاؤ۔ مارون سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔ وہاں کی پوزیشن معلوم کر کے مجھے فوراً کال کرو۔ پیدل چلے جانا''۔۔اس نے کہا۔

www.define.pk

''رائٹ سر''۔۔ جواب میں لارڈ کی آواز ابھری تو اس نے انٹر کام آف کر کے سکرین پر نگاہیں جما دیں۔

''تم مائیکل کو اٹھا کر اس کے کمرے میں چھوڑ آؤ''۔۔ بورس نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

''راجر۔تم اسے اٹھا''۔۔ پھر اس نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے آدمی سے کہا تو راجر نے جھک کر جولیا کو اٹھایا جو بے

ہوش تھی۔ راجر اسے کندھے پر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بورس نے عمران کو اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور راجر کے پیچھے کمرے سے نکل آیا۔ پھر وہ دونوں آگے پیچھے راہداری کے اختتام کی طرف بڑھنے لگے۔ آخری کمرے کے پاس پہنچ کر راجر نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ کمرے میں کوئی نہ تھا۔ وہاں ایک میز اور اس کے گرد چار کرسیاں رکھی تھیں۔ راجر نے جولیا کو فرش پر بچھے قالین پر ڈال دیا۔ اتنے میں بورس عمران کو اٹھائے اندر آیا اس نے عمران کو جولیا کے قریب فرش پر لٹایا اور سیدھا ہو گیا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کون ہیں''۔۔ بورس نے کہا۔

''نہیں۔ شکلوں سے یہ ایشیائی لگتے ہیں''۔۔ راجر نے غور سے عمران اور جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز علی عمران اور جولیا ہیں''۔۔

بورس نے کہا۔

''اوہ۔کیا واقعی''۔۔راجر نے بے یقینی کے انداز میں بورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل۔۔قریب سے ایک آواز ابھری تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔انہوں نے عمران کی طرف دیکھا اور یکدم اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گئے۔فرش پر عمران ہاتھ میں ریوالور لئے بیٹھا تھا اور ریوالور کا رخ ان دونوں کی طرف تھا پھر اس سے پہلے کہ وہ حیرت کے جھٹکے سے سنبھلتے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ہاتھ بلند کر لو ورنہ جہنم پہنچا دوں گا''۔۔عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔اس نے ریوالور کی نال بورس کے پہلو سے لگا دی تو ان دونوں نے بوکھلا کر ہاتھ اٹھا دیئے۔عمران نے ان دونوں کو دوسری طرف منہ کرنے کا حکم دیا اور انہوں نے عمران کی طرف پشت کر لی تب عمران

نے عقب سے بورس کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کا ریوالور نکال لیا۔ اسی لمحے نے عمران کو غافل پا کر اس پر چھلانگ لگا دی لیکن عمران نے پھرتی سے ریوالور اس کی طرف سیدھا کر کے فائر کھول دیا۔ بے آواز گولی اس کے سینے میں لگی اور وہ چیختا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

عمران نے فوراً ریوالور بورس کی کمر سے لگا دیا۔

راجر چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر ہمیشہ کے لئے ساکت ہو گیا۔

www.define

بورس کا چہرہ خوف سے تاریک پڑ گیا تھا۔ عمران نے وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔ بورس کراہتا ہوا لڑکھڑایا اور فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران دروازے کی طرف بڑھا۔ اس میں ہینڈل اور بولٹ لگا ہوا تھا گویا اس میں آٹو میٹک لاک نہیں تھا۔ اس نے باہر جھانکا تو راہداری میں کوئی نہ تھا۔

مطمئن ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا اور پھر جولیا کے قریب آ گیا۔ اس نے اپنے لباس میں سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اسے کھول کر جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی بند کر کے واپس جیب میں رکھی اور جولیا کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا جو گیس سے بے ہوش ہوئی تھی جبکہ عمران نے گیس کے اثر کو زائل کرنے والا چیونگم چبا کر خود کو بے ہوش ہونے سے بچا لیا تھا۔ دو منٹ بعد جولیا کو ہوش آ گیا اور وہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

''اوہ۔ کیا میں بے ہوش ہو گئی تھی''۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ آسمان پر چلی گئی تھیں''۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

'' بکو مت۔ مائیکل چلانے گیا ہے سائیکل۔ لہذا تم بھی اٹھو اور تیاری کرو''۔۔۔ عمران نے کہا۔

www.deffire.pk

''کیسی تیاری''۔۔جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''شادی کی''۔ہم دونوں کورٹ میرج کرنے جارہے ہیں''۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ وہ کمرہ تو نہیں جہاں کسی گیس کے اثر سے میں بے ہوش ہوئی تھی''۔۔۔جولیا نے بورس اور راجر کی لاش دیکھتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔شادی کے بعد دوسرا کمرہ ملے گا جس کے جملہ حقوق عروسی محفوظ ہوتے ہیں فی الحال تم میرے ساتھ آؤ''۔۔عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک ریوالور جولیا کے حوالے کیا اور جولیا فرش سے اٹھ گئی۔عمران دروازے کی طرف بڑھا۔اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو راہداری سنسان پڑی تھی لیکن اسی لمحے سائرن بجنے لگا۔ عمران بے ساختہ چونکا اور اسے جوزف اور چوہان کی طرف سے تشویش لاحق ہوئی۔اس نے پیچھے ہٹ کر دروازہ بند کر دیا۔

www.dena.pk

''اوہ۔یہ سائرن کیوں بج رہے ہیں''۔۔ جولیا نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

''ہماری شادی کی خوشی میں۔اس لئے اسے بجنے دو اور تم خاموش رہو''۔۔عمران نے تیزی سے کہا اور پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر چوہان کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے کال کرنے لگا۔

''ہیلو چوہان۔عمران کالنگ۔اوور''۔۔عمران نے کہا۔

www.define.pk

''لیس عمران صاحب۔ چوہان انٹنڈنگ یو۔اوور''۔۔ایک دو لمحوں بعد واچ ٹرانسمیٹر سے چوہان کی آواز ابھری۔

''تم دونوں ٹھیک ہو نا۔ جوزف کہاں ہے۔اوور''۔۔عمران نے پوچھا۔

''موجود ہے فی الحال تو ہم بخیریت ہیں۔ابھی تک کمرے میں کوئی نہیں آیا۔البتہ سائرن بج رہے ہیں۔اوور''۔۔چوہان نے کہا۔

''سائرن بجنے کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ ناچنے کے لئے نہیں۔ اوور''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اوور۔ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سائرنگ کے سبب افراتفری پھیلی ہوئی ہے اس لئے فی الحال تم جہاں ہو وہیں رہو۔ البتہ خطرے کی صورت میں اپنی حفاظت تمہیں خود کرنا ہوگی کیونکہ میں تم سے دور ہوں۔ کوئی مشکل صورتحال پیش آئے تو مجھے فوراً مطلع کرنا۔ اوور اینڈ آل''۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا ہی تھا کہ ایک گن بردار تیزی سے اس طرف آتا دکھائی دیا۔ اس نے فوراً ہی چہرہ پیچھے ہٹایا اور جولیا کو فرش پر لیٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ قدموں کی آہٹیں قریب آتی چلی گئیں۔ پھر جونہی گن بردار کمرے میں داخل ہوا اس نے یکدم

www.define.pk

دروازے کی آڑ سے نکل کر اس کی گن پر ہاتھ مارا اور اس آدمی کی گن فرش پر گر گئی۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف پلٹا ہی تھا کہ عمران نے ریوالور اس کے سینے سے لگا دیا۔

''ہاتھ بلند کر لو۔ ہری اپ''۔۔عمران آہستہ سے غرایا اور اس آدمی نے بوکھلا کر ہاتھ اٹھا دیئے۔عمران نے ایک ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ بند کر دیا۔

www.define.pk

''تم ادھر کیوں آئے ہو''۔۔عمران نے اس سے پوچھا۔

''ب۔ بورس کا پتہ کرنے''۔۔اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔کس نے تمہیں بھیجا ہے''۔۔عمران نے پوچھا۔

''چیف نے۔کیا تم نے اسے ختم کر دیا ہے''۔۔اس نے راجر کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔تمہارا چیف کہاں ہے''۔۔عمران نے اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے پوچھا۔

لیبا۔ لیبارٹری میں۔ اس نے راستے میں مجھے ہدایت کی تھی‘‘۔۔ وہ خوف سے ہکلانے لگا۔

’’سنو۔ مجھے لیبارٹری تک لے چلو۔ اگر تم نے گڑبڑ کی یا کسی کو اشارہ کرنے کی کوشش کی تو میں بلا دریغ فائر کر دوں گا اب آگے بڑھو۔ راستے میں کوئی ہمارے بارے میں پوچھے تو کہنا کہ ہمیں چیف نے لیبارٹری میں طلب کیا ہے‘‘۔۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور اس محافظ کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔ اس کے اشارے پر اس آدمی نے ہاتھ گرا دیئے۔ عمران نے ریوالور والا ہاتھ جیب میں رکھ لیا تھا تا کہ راستے میں کسی کو ان پر شک نہ ہو سکے۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ اس نے اپنا ریوالور پرس میں رکھ لیا تھا۔ محافظ اس راہداری سے نکلا اور بائیں جانب مڑ گیا۔

www.define.pk

بلیک زیرو نے تیزی سے دائیں جانب نظر آنے والا دروازہ کھولا اور اندر گھس گیا۔ صفدر نے اس کی تقلید کی۔ اس کمرے میں کوئی ذی روح نہ تھا۔ یہ ایک بیڈ روم تھا لیکن خالی تھا۔ بلیک زیرو نے ریوالور جیب میں رکھا اور چہرے سے نقاب اتار کر جیب میں رکھ لیا اس وقت وہ ایک ادھیڑ عمر آرٹسٹ دکھائی دے رہا تھا۔ صفدر دروازہ بند کر کے اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا لیکن بلیک زیرو نے پرواہ نہ کی۔ ظاہر ہے وہ میک اپ میں تھا۔

''ریوالور جیب میں رکھ لو۔ شاید ہمیں کسی خفیہ کیمرے کے ذریعے

www.deniie.pk

سکرین پر برآمدے میں داخل ہوتے دیکھا گیا ہے"۔۔ بلیک زیرو نے صفدر سے کہا تو صفدر نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ۔ جہاں بھی خطرہ ہو بلا دریغ فائر کر دینا"۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر جھانکنے لگا۔ دو گن بردار برآمدے کے آخری کمرے سے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ باہر آئے اور برآمدے کی طرف دوڑنے لگے۔ بلیک زیرو نے صفدر کو اندر رہنے کا اشارہ کیا اور خود باہر آ گیا۔ وہ دونوں دوڑتے ہوئے بلیک زیرو کے قریب آ گئے۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ تم کہاں سے آ رہے ہو"۔۔ اس نے گن برداروں کو مخاطب کر کے کہا۔

"ہم نیچے سے آ رہے ہیں۔ چیف نے سکرین پر ایک نقاب پوش کو برآمدے میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی

www.define.pk

بھی تھا''۔ ایک گن بردار نے جواب دیا۔

''نقاب پوش کا ساتھی ادھر اندر پڑا ہے۔ اسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ لے جاؤ اسے''۔ بلیک زیرو نے کہا اور وہ دونوں بے اختیار دروازے کی طرف لپکے۔ بلیک زیرو نے فوراً ہی ایک آدمی کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کیا اور دوسرے کی کمر پر لات رسید کر دی ایک کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ بے جان ہو کر فرش پر آ گرا جبکہ دوسرا کراہتا ہوا کمرے میں جا گرا۔ صفدر نے فوراً ہی دروازے کی آڑ سے نکل کر اس کی گن اٹھائی اور اس پر تان لی۔ بلیک زیرو نے پھرتی سے باہر گرنے والے کی لاش اندر گھسیٹ کر دروازہ بند کر دیا۔ اب اس کی گن بلیک زیرو کے ہاتھ میں تھی۔ دوسرا محافظ فرش سے اٹھا مگر خود کو مشین گن کی زد میں پا کر خوفزدہ ہو گیا۔

''کک۔ کیا۔ یہ بے ہوش ہے''۔ اس نے اپنے ساتھی کی لاش کی

www.dewne.pk

طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ مر چکا ہے۔اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو ہمارے ساتھ اپنے چیف کے پاس چلو''۔۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔تم۔تم دونوں وہی ہو''۔۔محافظ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاتھ بلند کرلو۔تمہارا چیف کہاں ہے''۔۔ بلیک زیرو نے لاپرواہی سے کہا۔

www.demo.pk

''نیچے لیبارٹری میں''۔۔اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ بلند کرلئے۔ بلیک زیرو نے اس کی تلاشی لی لیکن اس کے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ مطمئن ہو کر اس نے اپنا نقاب نکالا اور اس کے چہرے پر چڑھا دیا۔

''تم اسی حالت میں آگے آگے چلو گے۔لیبارٹری تک تم خاموش رہو

گے۔ راستے میں ذرا بھی آواز نکالی یا کسی کو اشارہ کرنے کی کوشش کی تو بھون دوں گا''۔۔ بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے صفدر کو مشین گن پھینک کر ہاتھ بلند کرنے اور اس کے پیچھے چلنے کی ہدایت کی اور ان کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔ محافظ اور صفدر اس کے آگے ہاتھ بلند کئے چل رہے تھے۔ ان کا رخ راہداری کے آخری کمرے کی طرف تھا۔ اسی لمحے عقب سے دوڑتے قدموں کی آہٹیں بلند ہوئیں۔ بلیک زیرو نے پلٹ کر دیکھا تو برآمدے کی طرف سے دو مسلح محافظ راہداری میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔

www.dehlevy

بلیک زیرو نے انہیں قابو کرنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے ہاتھ میں موجود گن ان کی طرف سیدھی کر کے فائر کھول دیا فائر کی آواز سے راہداری گونجی اور وہ دونوں چیختے ہوئے گر پڑے۔ بلیک زیرو دوبارہ صفدر اور محافظ کے پیچھے چل دیا۔ مزید کسی خطرے سے

دو چار ہوئے بغیر وہ آخری کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کے باہر ایک بٹن نصب تھا۔ بلیک زیرو نے بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا لیکن اندر کوئی نہ تھا۔ محافظ اور صفدر کمرے میں داخل ہوئے۔ بلیک زیرو بھی اندر آ گیا۔ یہ ایک لفٹ تھی۔ بلیک زیرو نے دروازہ بند کیا اور پہلو میں لگا بٹن دبا دیا۔ فوراً ہی لفٹ حرکت میں آئی اور تیزی سے نیچے جانے لگی۔

www.define.pk

وسیع و عریض ہال کمرے میں مختلف میزوں پر سائنسی آلات اور مشینیں نصب تھیں جن پر چند ادھیڑ عمر سائنس دان کام کر رہے تھے۔ ہال کی دیواروں پر چند سکرینیں روشن تھیں جن پر عمارت کے مختلف حصوں کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔ ہال کا دروازہ بند تھا اور وہاں چار گن بردار محافظ مستعد کھڑے تھے۔ بائیں جانب کی آخری میز کے پاس ایک ادھیڑ عمر ایکشیائی شخص کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے آگے چند کاغذات رکھے تھے اور میز کی دوسری جانب کھڑا نقاب پوش بلیک پینتھر اسے گھور رہا تھا۔

www.dedme.pk

سے کہا۔

''چیف۔ ابھی ابھی دو افراد ہاتھوں میں ریوالور لئے برآمدے میں داخل ہوئے ہیں''۔ سپیکر سے کارٹر کی آواز آئی۔

''اوہ۔کون ہیں وہ''۔ بلیک پینتھر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں۔ ایک نے نقاب پہن رکھا ہے جبکہ دوسرا آئرش ہے۔ میں نے خطرے کا سائرن بجا دیا ہے''۔ کارٹر نے کہا۔

www.Paksociety.pk

''کارٹر۔ انہیں فوراً گرفتار کر لو۔ وہ یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے''۔ بلیک پینتھر نے کہا۔

''رائٹ سر۔ میں انتظام کر رہا ہوں''۔ کارٹر نے کہا اور اس کے بعد خاموشی پھیل گئی۔

''آخری کمرے میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی جولیا بند ہے۔ بورس انہیں وہاں چھوڑنے گیا تھا لیکن ابھی تک وہ ان کے باقی دو

ساتھیوں کو لے کر نہیں آیا۔ پتہ کرو"۔۔ بلیک پینتھر نے دروازے کے پاس کھڑے محافظوں میں سے ایک کو حکم دیتے ہوئے کہا تو محافظ فوراً دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ بلیک پینتھر دوبارہ پروفیسر کو گھورنے لگا۔

"تم غلط بیانی کر رہے ہو سرداور۔ سب کچھ تمہارے ذہن میں ہے مجھے کل تک فارمولا مکمل چاہیے۔ میں نے پارٹی سے سودا کیا ہوا ہے۔ ایک دن کی بھی تاخیر ہوگئی تو کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو جائے گا اور میں تمہیں ذبح کر ڈالوں گا کیونکہ بعد میں تم اور تمہارا فارمولا میرے لئے بیکار ہوگا"۔۔ بلیک پینتھر نے کہا۔

"جلد بازی سے کام مت لو مسٹر بلیک۔ تم پارٹی سے ایک ہفتے کی مہلت لے لو۔ اس سے قبل فارمولا کسی صورت بھی مکمل نہ ہو سکے گا کیونکہ جو پوائنٹ میرے ذہن سے محو ہو چکے ہیں ان کے لئے مجھے

www.deffme.pk

دوبارہ تجربات کرنا ہوں گے"۔۔۔سرداور نے غصے سے کہا۔

"ہرگز نہیں۔ اس وقت کئی ملکوں کے ایجنٹ تمہارا فارمولا حاصل کرنے کے لئے میری تلاش میں ہیں۔ ولنگٹن کی پولیس اور خفیہ ادارے بھی میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کسی بھی لمحے وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ میں اس سے پہلے ہی فارمولا وسیاہ کے حوالے کر کے رقم وصول کر لینا چاہتا ہوں۔ ماسکو جانے کے لئے کل رات کی فلائٹ پر میری سیٹ کی بکنگ ہو چکی ہے"۔۔۔بلیک پینتھر نے غراتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

"اچھا۔ یوں کرو کہ یہ فارمولا ایسے ہی ان کے حوالے کر دو اور ان سے معاوضہ وصول کر لو۔ کہہ دینا کہ یہ مکمل فارمولا ہے۔ بعد میں ان کے سائنسدان خود ہی اسے مکمل کر لیں گے"۔۔۔سرداور نے کاغذات سمیٹ کر اس کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ ایک کروڑ ڈالر ادا کرنے والے اتنے احمق نہیں ہیں کہ چیک کئے بغیر رقم ادا کر دیں۔ ان کے سائنسدان فارمولا پہلے چیک کریں گے۔ درست ہوا تو رقم ادا کریں گے ورنہ نہیں''۔ بلیک پینتھر نے کہا۔

''ہینڈز اپ۔ کوئی حرکت نہ کرے''۔ ٹھیک اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو افراد نے اندر گھس کر تینوں محافظوں پر ریوالور تان لئے بلیک پینتھر نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا اور بے اختیار اچھل پڑا۔ دروازے کے پاس عمران اور جولیا کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود ریوالوروں کا رخ تینوں محافظ کی طرف تھا جن کی مشین گنیں ان کے کندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ محافظوں میں سے ایک نے اپنے کندھے سے گن اتارنے کی کوشش کی مگر اس لمحے عمران کے ریوالور نے شعلہ اگلا اور اس محافظ کے سینے میں سوراخ ہو گیا۔ وہ چیختا ہوا گرا

www.define.pk

اور باقی دو محافظوں نے اس کے انجام سے خوفزدہ ہو کر فوراً ہی ہاتھ بلند کر لئے جبکہ بلیک پینتھر نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

''تم یہاں کیسے آ گئے ہو عمران''۔۔ وہ غرایا۔

''گردش زمانہ لے آئی ہے۔اس لئے تم بھی ہاتھ بلند کر لو''۔۔

عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور ریوالور کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

www.define.pk

''شٹ اپ۔تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔بہتر ہے کہ ریوالور پھینک کر خود کو گارڈز کے حوالے کر دو''۔۔ بلیک پینتھر نے غصیلے لہجے میں کہا۔سرداور عمران کو دیکھ رہے تھے۔حیرت اور خوشی کے مارے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

''بلیک پینتھر۔تمہارا آخری وقت آ پہنچا ہے۔میں جانتا ہوں یہ سب سائنسدان جان کے خوف سے تمہارے لئے کام کر رہے ہیں۔لیکن

آج یہ آزاد ہو جائیں گے۔ تم نے میرے ملک کے نامور سائنسدان سرداور کو اغواء کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ ان کے پیچھے کوئی نہیں آئے گا مگر اب ان کے وارث پہنچ گئے ہیں“۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

بلیک پینتھر جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ایک فائر ہوا اور عمران کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ جولیا پھرتی سے مڑی ہی تھی کہ عقب میں کھڑے ریوالور بردار نے اس کے ریوالور پر ٹھوکر رسید کی اور جولیا کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کی کنپٹی سے ریوالور لگا دیا۔ عمران کی ایک انگلی زخمی ہو گئی۔ وہ پلٹا اور ٹھنڈا سانس لے کر رہ گیا۔

”ہاتھ بلند کر لو ورنہ اس کی کنپٹی میں گولی اتار دوں گا“۔۔ اس آدمی نے کہا تو عمران نے ہاتھ بلند کر لئے۔ دونوں محافظوں نے فوراً ہی کندھوں سے مشین گنیں اتار کر جولیا اور عمران پر تان لیں۔

www.deme.pk

''ویری گڈ کارٹر۔ تم بڑے موقع پر پہنچے ہو''۔۔ بلیک پینتھر نے آگے بڑھتے ہوئے ریوالور بردار سے کہا۔

''چیف۔ میں نے سکرین پر انہیں یہاں دیکھ لیا تھا''۔۔ کارٹر نے جولیا کی کنپٹی سے ریوالور ہٹاتے ہوئے کہا۔

''ان دونوں کا کیا بنا۔ کیا نقاب پوش اور اس کے ساتھی کو نہیں پکڑا گیا''۔۔ بلیک پینتھر نے چند قدم کے فاصلے پر رکتے ہوئے پوچھا۔

www.define.pk

''وہ بھی پکڑے گئے ہیں چیف۔ ہمارا آدمی انہیں گرفتار کر کے لا رہا ہے''۔۔ کارٹر نے کہا۔

''چلو۔ تم دونوں دیوار کے پاس کھڑے ہو جاؤ''۔۔ بلیک پینتھر نے عمران اور جولیا سے تحکمانہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں دروازے کے بائیں جانب دیوار کے پاس کھڑے ہو گئے۔

''اب تو تمہاری خوش فہمی دور ہو گئی عمران۔ اب بتاؤ۔ تمہاری آخری

وقت ہے یا میرا'' ۔۔ بلیک پینتھر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''آخری وقت اب بھی تمہارا ہے'' ۔۔ عمران نے مضبوط لہجے میں کہا۔

''ان کے سامنے پوزیشن لے لو۔ میرے اشارے پر انہیں بھون ڈالنا'' ۔۔ بلیک پینتھر نے دونوں محافظوں کی طرف دیکھ کر کہا تو دونوں محافظ عمران اور جولیا کے سامنے آٹھ نو فٹ کے فاصلے پر کھڑے ہو گئے اور مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔

www.defmb.pk

''عمران۔ تمہارے دو ساتھی اور آ رہے ہیں۔ ان سے پہلے مرنا پسند کرو گے یا ان کے ساتھ'' ۔۔ بلیک پینتھر نے عمران سے پوچھا۔

''ہمارا کوئی ساتھی نہیں ہے۔ یقیناً وہ سی آئی اے یا شوگرانی ایجنٹ ہوں گے'' ۔۔ عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں آنے دو۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کون ہیں'' ۔۔ بلیک پینتھر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دو افراد

ہاتھ بلند کئے ہال میں داخل ہوئے اور وہ سب ان کی طرف دیکھنے لگے۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر سیاہ نقاب تھا۔ ان کے پیچھے ایک گن بردار تھا۔ اسے دیکھ کر بلیک پینتھر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اس کے لئے یکسر اجنبی تھا۔

اس سے پہلے کہ کوئی بات کرتا گن بردار نے اچانک رخ بدلا اور فائر کر دیا۔ وہ دونوں محافظ چھلنی ہو کر گر گئے جنہوں نے عمران اور جولیا کو کور کیا ہوا تھا۔ کارٹر نے تیزی سے ریوالور کا رخ گن بردار کی طرف کیا ہی تھا کہ نقاب پوش کے ساتھی نے اچھل کر اس کے ہاتھ پر پاؤں کی ٹھوکر ماری اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر عمران کے قریب جا گرا۔ عمران نے فوراً ریوالور اٹھایا اور بلیک پینتھر پر تان لیا جبکہ ٹھوکر رسید کرنے والے نے بھی اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور کارٹر پر تان لیا۔ تمام سائنسدان حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

www.deffme.pk

''تم کون ہو''۔۔ بلیک پینتھر گن بردار کی طرف دیکھ کر غرایا۔

''ایکسٹو۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ بلیک پینتھر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی حیرت سے اچھل پڑی۔ سرداور بھی حیرت سے بلیک زیرو کو دیکھنے لگے تھے جبکہ کئی سائنسدان بھی ایکسٹو کے نام پر چونکے بغیر نہ رہ سکے۔ شاید انہوں نے ایکسٹو کا نام پہلے سنا ہوا تھا اور اس کے کارناموں سے واقف تھے۔

www.define.pk

''ایکس۔ٹو''۔۔ بلیک پینتھر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''اور یہ کون ہے''۔۔ بلیک پینتھر نے نقاب پوش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''نقاب اتارو''۔۔ ایکسٹو نے نقاب پوش کو حکم دیا اور اس نے نقاب اتار دیا۔ وہ بلیک پینتھر کا ماتحت تھا۔

''بلیک پینتھر۔ کیا تمہیں سانپ سونگھ گیا ہے۔ بولتے کیوں نہیں''۔۔

عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں۔ میں تم سب کو فنا کرا دوں گا"۔۔ بلیک پینتھر نے غضبناک لہجے میں کہا اور پھرتی سے کوٹ کی اندرونی جیب میں لگا قلم نکال لیا جس کی سطح پر تین چار چھوٹے چھوٹے بٹن نصب تھے۔

"اوہ۔ یہ قلم مجھے دو تا کہ میں تمہاری دھمکی کو تحریر کر لوں"۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے معصوم سے لہجے میں کہا۔

www.define.pk

"خبردار۔ میرے قریب مت آنا ورنہ بھسم ہو جاؤ گے"۔۔ بلیک پینتھر نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم مجھ پر منتر پھونکو گے"۔۔ عمران نے خوفزدہ ہو کر پوچھا اور رک گیا۔ "ہاں۔ یہ دیکھو۔ میرے گرد نظر نہ آنے والی لہروں کا حصار ہے۔ تمہاری کوئی گولی یا بم اس حصار کو توڑ کر مجھ تک نہیں پہنچ سکتا"۔۔ اس نے قلم کا ایک بٹن دبا کر اپنے گرد گھماتے ہوئے کہا۔

یہ سن کر سب لوگ حیران رہ گئے۔ عمران بھی ایک لمحے کے لئے پریشان ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے صفدر کے ہاتھ سے ریوالور چھین کر بلیک پینتھر پر فائر کر دیا لیکن ریوالور کی گولی اس کے جسم سے چھ انچ پیچھے ہی گر گئی۔ عمران نے فرش سے گولی اٹھا کر دیکھی وہ سرد اور پچکی ہوئی تھی جیسے کسی لوہے کی دیوار سے ٹکرا کر پچک گئی ہو۔

''بلیک پینتھر۔ اب میرا بھی کمال دیکھو۔ یہ گولی میری حفاظت کرے گی''۔ عمران نے کہا اور اس نے کسی جادو کی طرح منہ ہی منہ میں بڑبڑا کر گولی پر پھونک ماری اور پھر اس نے اپنے گرد گھمایا اور بلیک پینتھر پر دے مارا۔ اس کی توجہ ایک لمحے کے لئے گولی کی طرف مبذول ہوئی اور وہ بے اختیار اپنی جگہ سے بائیں جانب ہٹا۔ اسی لمحے عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ بلیک پینتھر لڑکھڑاتا ہوا میز سے جا ٹکرایا اور اس کے ہاتھ سے قلم چھوٹ گیا۔ اس نے سنبھلنے کی

www.define.pk

کوشش کی مگر عمران نے اس کی ناک پر مکا رسید کر دیا۔ وہ درد سے بلبلاتا ہوا جھکا ہی تھا کہ عمران نے اس کے سینے پر فلائنگ کک ماری اور بلیک پینتھر کراہتا ہوا فرش پر آ گرا۔ عمران نے فوراً ہی ریوالور نکالا اور بیک وقت دو فائر کر کے اس کے ایک بازو اور ایک ٹانگ میں سوراخ کر دیا۔ بلیک پینتھر چیخنے اور تڑپنے لگا۔ سب لوگ عمران کی پھرتی پر حیران ہو رہے تھے۔

www.define.pk

"چیف میرا خیال ہے کہ اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کام ونگٹن پولیس کر لے گی"۔ عمران نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"سرداور کو میں ساتھ لے جاؤں گا"۔ بلیک زیرو نے کہا اور جیب سے موبائل فون نکالا اور اس پر ونگٹن پولیس کے سربراہ کو کال کرنے لگا۔

وانگٹن پولیس خصوصی ہیلی کاپڑوں کے ذریعے بلیک پینتھر کے ہیڈ کوارٹر پہنچی تھی۔ پولیس چیف کرنل ہڈسن خود بھی آیا تھا۔ اس دوران ایکسٹو کی ہدایت پر تنویر، کیپٹن بابر، جوزف، چوہان اور صفدر نے عمارت کے مختلف کمروں میں سوئے ہوئے بلیک پینتھر کے ماتحتوں کو گرفتار کر کے ایک کمرے میں بند کر دیا تھا جنہیں بعد میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ ''یہ لوگ بھی بلیک پینتھر کے ساتھی ہیں۔ پولیس چیف کرنل ہڈسن نے وہاں موجود سائنس دانوں کے بارے میں پوچھا۔ بلیک پینتھر فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ''نہیں کرنل۔ یہ

www.define.pk

مختلف ملکوں کے اعلیٰ ترین سائنس دان اور ایٹمی ماہرین ہیں۔ بلیک پینتھر کو جیسے ہی پتہ چلتا تھا کہ کسی سائنس دان نے کوئی نئی ایجاد کی ہے وہ اس کا فارمولا چوری کر لیتا تھا یا سائنس دان کو اغوا کر کے یہاں لے آتا تھا۔ یہاں اس سے فارمولا معلوم کیا جاتا یا فارمولے کے مطابق ایجاد مکمل کرائی جاتی تھی اور وہ ایجاد دوسرے ممالک کو فروخت کر دی جاتی تھی"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔ "تو آپ کا بھی کوئی سائنس دان اغوا کیا گیا تھا"... کرنل ہڈسن نے پوچھا۔ "ہاں۔ سرداور ہمارے مشہور سائنس دان ہیں۔ انہوں نے بھی ایک سائنسی آلہ ایجاد کیا تھا لیکن بلیک پینتھر کو بھنک مل گئی اور اس نے سرداور کو اغوا کرا لیا۔ یہ ایجاد اتنی اہم تھی کہ بلیک پینتھر نے اس کا ایک کروڑ ڈالر میں روسیاہ سے سودا کر لیا تھا۔ اگر ہم فوری ایکشن نہ لیتے تو کل رات یہ فارمولا مکمل کرا کر روسیاہ بھاگ جاتا"... بلیک زیرو نے سر ہلاتے

www.deffmr.pk

ہوئے کہا۔

''حیرت ہے مسٹر ایکسٹو کہ آپ نے صرف دو دن میں پینتھر گروپ کا نہ صرف کھوج لگا لیا بلکہ بلیک پینتھر کو بھی گرفتار کر لیا اور اس کے اکثر ساتھیوں کو بھی فنا کر ڈالا جب کہ ہم ایک عرصہ سے ناکام ہو رہے تھے''... کرنل ہڈسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کی وجہ آپ کے ماتحتوں کی غفلت اور لاپرواہی''... عمران نے کہا۔

www.aetnne.pk

''واقعی۔ میں اعتراف کرتا ہوں۔ کاش آپ جیسے دماغ ہمارے پاس بھی ہوتے''... کرنل ہڈسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بات دماغ کی نہیں کرنل۔ آپ لوگ اعلیٰ دماغ کے مالک ہیں دراصل بلیک پینتھر نے آپ کے ملک میں کوئی واردات نہیں کی۔ اگر وہ آپ کا بھی کوئی سائنس دان اغوا کا لیتا تو آپ اس کی تلاش میں

پوری دنیا کو الٹ کر رکھ دیتے''.... بلیک زیرو نے ایکسٹو کی آواز میں کہا۔

''آپ کا خیال درست ہے مسٹر ایکسٹو۔ شاید اس نے ہمارے ملک میں اسی لئے کوئی واردات نہیں کی''.... کرنل ہڈسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس کی صورت دیکھ لیں۔ شاید آپ اسے پہچان لیں''.... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جھک کر بے ہوش پڑے بلیک پینتھر کے چہرے سے ماسک میک اپ نوچ لیا۔ اس کی صورت دیکھ کر کرنل ہڈسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کرنل تھامسن''.... کرنل ہڈسن کے منہ سے نکلا۔

''کیا آپ اسے جانتے ہیں''.... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ گریٹ لینڈ کا سابق پولیس چیف ہے۔ گزشتہ برس کرپشن

www.aefins.pk

کے الزام میں ڈس مس کئے جانے کے بعد خبر ملی تھی کہ اس نے دریائے ٹیمز میں کود کر خودکشی کر لی ہے"... کرنل ہڈسن نے کہا۔

"پہلے نہیں کی تھی مگر اب کر لی ہے"....عمران نے بلیک پینتھر کے منہ سے خارج ہونے والی نیلی جھاگ دیکھ کر کہا تو کرنل ہڈسن چونک پڑا۔ اس نے جھک کر اس کی نبض دیکھی اور طویل سانس لے کر رہ گیا۔ شاید بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے کوئی زہریلی چیز نگل لی تھی کہ ایک ٹانگ اور ایک بازو بے کار ہو جانے کے بعد وہ زندگی سے مایوس ہو گیا تھا۔

www.define.pk

پولیس کے ہیلی کاپٹر میں اغوا شدہ سائنس دانوں کو سوار کر دیا گیا۔ دوسرے میں عمران اور اس کی ٹیم کے علاوہ پولیس چیف اور ایکسٹو کے روپ میں بلیک زیرو تھے جبکہ تیسرے میں بلیک پینتھر کے قریبی ساتھی اور پولیس کے ارکان سوار تھے۔ سب سے پہلے عمران کی ٹیم والا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا کیونکہ اس میں پولیس چیف کرنل ہڈسن بھی تھا۔ اس کے برابر میں ایکسٹو بیٹھا تھا جبکہ عمران اور دوسرے ممبران کے پیچھے بیٹھے تھے۔ انہیں ولنگٹن ایئرپورٹ پر اترنا تھا۔

چند منٹ بعد ہیلی کاپٹر ایئرپورٹ پر اترا۔ سب سے پہلے ایکسٹو اور

www.deme.pk

کرنل ہڈسن ہیلی کاپٹر سے باہر آئے۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی۔ وہاں پولیس کے بڑے بڑے افسران ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سب کو چند لمحوں بعد وی آئی پی گیسٹ ہال میں عزت واحترام کے ساتھ لایا گیا جہاں ان کی خاطر تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔ چائے پینے کے دوران ایک افسر نے کرنل ہڈسن کے پاس آ کر سرگوشی کے انداز میں کچھ کہا اور وہ یکدم گھبرا کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

''مسٹر ایکسٹو۔ میں ایک منٹ میں آتا ہوں''.... اس نے بلیک زیرو سے کہا اور افسر کے ساتھ ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری میز پر جولیا اور صفدر کے ساتھ بیٹھا عمران کن آنکھیوں سے بلیک زیرو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بلیک زیرو نے اب بھی سیاہ نقاب لگایا ہوا تھا اور سب لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا اس لئے وہ عمران

www.define.pk

سے بات نہ کر سکا مگر عمران نے نگاہیں ملتے ہی بلیک زیرو کو آیہ کوڈ کے ذریعے پیغام دے دیا کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ اس کا پیغام سمجھ کر بلیک زیرو پر بے چینی سے طاری ہوگئی۔ وہ پولیس چیف کو باہر جاتے دیکھ چکا تھا اور اسکے چہرے پر اس نے بھی گھبراہٹ و پریشانی کے تاثرات دیکھے تھے مگر اس وقت ان کی حیثیت پولیس کے مہمانوں کی تھی اور وہ صورت حال معلوم کرنے کے لئے ہال سے باہر نہ جا سکتا تھا۔ صفدر بھی ماحول سے غافل نہ تھا۔ اس نے بھی پولیس چیف کے چہرے کے تاثرات کو محسوس کر لیا تھا۔

''یہ کرنل ہڈسن کیوں پریشان ہو کر باہر گیا ہے''.... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

پیٹ میں کوئی ہڈی پھنس گئی ہوگی''.... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

www.deme.pk

"پولیس چیف سے اس کے ایک ماتحت افسر نے آ کر کچھ کہا اور وہ پریشان ہو گیا"..... صفدر نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے اس کی بیوی اس سے ملنے آ گئی ہو یہاں"..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈرتا ہو گا بے چارہ میری طرح کیونکہ جولیا بھی جھٹ سے سینڈل اٹھا لیتی ہے"..... عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

www.dehne

"کیوں بکواس کر رہے ہو"..... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ سائنس دانوں کو ان کے ملکوں میں بھیج دیا جائے گا یا ابھی ان سے ان کے اغوا کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی"..... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے یہاں کی حکومت خصوصی طیاروں میں انہیں ان کے ملک روانہ کر دے گی۔ البتہ سرداور کو ہم خود اپنے ساتھ لے

جائیں گے''.... عمران نے کہا۔

''کیا آپ نے ان سے کہہ دیا ہے''.... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا کرنل ہڈسن تیزی

سے واپس آتا دکھائی دیا۔ عمران اور سب لوگ اس کی طرف متوجہ

ہو گئے ۔ کرنل ہڈسن نے ایکسٹو کے قریب آ کر جھک کر اسے کچھ کہا

اور ایکسٹو تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہاتھ سے عمران کو اشارہ کیا

اور کرنل ہڈسن کے ساتھ تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ عمران بھی پھرتی سے اٹھا اور ان دونوں کے پیچھے بڑھتا چلا گیا۔

www.define.pk

چند منٹ بعد یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی کہ سائنس دانوں سے بھرا ہیلی کاپٹر دریائے ٹیمز میں گر کر تباہ ہو گیا ہے جب کہ اس کے پیچھے آنے والا ہیلی کاپٹر شہر سے باہر کھیتوں میں گر کر تباہ ہو گیا ہے جس میں بلیک پینتھر کے گرفتار شدہ ساتھی اور پولیس کے ارکان تھے۔ اس ہیلی کاپٹر کا پائلٹ زندہ بچ گیا تھا اور اس نے اپنے موبائل فون پر پولیس ہیڈ کوارٹر کو حادثے کی خبر دیتے ہوئے بتایا تھا کہ روانگی کے دو تین منٹ بعد ہی اسکے آگے جانے والے سائنس دانوں کے ہیلی کاپٹر کا رخ بدل گیا اور وہ دریا کی سمت جانے لگا۔

پائلٹ نے اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر رابطہ نہ ہو سکا۔ اس پر وہ بھی اس کے پیچھے جانے لگا لیکن اچانک نیچے سے کوئی چیز ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے سے ٹکرائی اور زبردست چکا چوند کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں آگ بھڑک اٹھی۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا اور ہیلی کاپٹر کے زمین سے ٹکرانے سے دو تین سیکنڈ پہلے اس نے ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا دی۔

www.dealkar.pk

عمران اور بلیک زیرو کرنل ہڈسن کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر جب دریا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں کرنل کو اطلاع ملی کہ سائنس دانوں والے ہیلی کاپٹر کو ونگٹن سے تقریباً ستر میل دور دریا میں گرتے دیکھا گیا تھا اور مقامی پولیس ہیلی کاپٹر کے مسافروں کو بچانے اور دریا سے نکالنے کے لئے حرکت میں آچکی ہے لیکن جب

عمران وغیرہ وہاں پہنچے تو وہاں کوئی لاش موجود نہ تھی۔

یہ اطلاع ملنے پر عمران نے خود دریا میں اتر کر ہیلی کاپٹر کا جائزہ لیا تھا اور یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ ہیلی کاپٹر دریا میں گرا نہیں بلکہ اسے اتارا گیا تھا کیونکہ وہ دریا کی تہہ میں اپنے فریم پر نارمل انداز میں ٹکا ہوا تھا اور اس کے مسافروں کے غائب ہونے کا مطلب یہی تھا کہ پانی میں اترتے ہی پانی میں پہلے سے موجود نامعلوم افراد نے ہیلی کاپٹر سے تمام مسافروں کو نکال لیا تھا۔ البتہ یہ بات صیغہ راز میں تھی کہ سائنس دانوں کو ہیلی کاپٹر سے نکال لے جانے والے کون لوگ تھے اور مقامی ایجنٹ ٹائیگر کی رہائش گاہ پر عمران اور اس کے ساتھی پریشان بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

''ساری بھاگ دوڑ اور محنت بیکار گئی''.... کیپٹن بابر نے کہا

''چیف کی غلطی تھی کہ اس نے پولیس پر بھروسہ کر لیا۔ اسے چاہیے تھا

www.define.pk

کہ سرداور کو اپنے ساتھ رکھتا''... تنویر نے غصے سے کہا۔

''چیف کو یہ معلوم تو نہیں تھا کہ بلیک پینتھر کے مرنے کے بعد اس کا گروپ دوبارہ سائنس دانوں کو اغوا کرے گا''.... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بلیک پینتھر کے گروپ کی کارروائی نہیں ہے۔ ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ ہیلی کاپٹر کو دریا میں اتار کر اس میں سے مسافروں کو زندہ سلامت نکال کر لے جا سکیں۔ نہ ہی انہیں اس سے کوئی مطلب تھا۔ ان کا ہیڈ کوارٹر اب پولیس کے قبضے میں ہے جہاں سائنس دانوں سے کام لیا جاتا تھا اور وہ صرف انتقام کی غرض سے ہیلی کاپٹر کو تباہ کر سکتے تھے''.... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ ہیلی کاپٹر میں تو صرف سائنس دان اور چند پولیس افسر تھے۔ پولیس والوں نے ہیلی کاپٹر کا رخ تبدیل کرنے پر پائلٹ کو روکنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی''.... جولیا نے پوچھا۔

www.deffhe.pk

''اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ اغوا کرنے والوں کا کوئی آدمی ہیلی کاپٹر میں موجود تھا یا پھر انہوں نے اصل پائلٹ کی جگہ اپنا آدمی بٹھا دیا تھا اور پولیس والے اس تبدیلی کو محسوس نہیں کر سکے تھے'' .... عمران نے کہا۔

''اگر یہ بات مان لی جائے کہ پائلٹ کے روپ میں اغوا کرنے والوں کا ساتھی تھا تو پولیس نے اسے ہیلی کاپٹر کا رخ بدلنے سے کیوں نہیں روکا تھا یا اپنے ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع کیوں نہیں دی تھی'' .... تنویر نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

''یار۔ تم مجھ پر کیوں چڑھائی کر رہے ہو۔ کسی نے سن لیا تو مجھے مجرم سمجھ کر پکڑ لیا جائے گا'' .... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''غلطی تمہاری بھی ہے۔ تم چیف سے کہتے کہ سرداور کو اپنے کوئی ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا کہ اسے مفت میں مشورے دیتا پھروں'' .... عمران نے

www.define.pk

اس کی بات کاٹتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ چیف آپ کی بات مانتا ہے''.... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خاک مانتا ہے۔ اتنے سالوں سے ایک بات کہہ رہا ہوں مگر مانتا ہی نہیں۔ ہر مرتبہ ڈانٹ دیتا ہے'...عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کون سی بات''.... کیپٹن بابر نے حیرت سے پوچھا۔

www.deffine.pk

''وہی۔ جولیا اور میری۔ آگے تم خود سمجھ جاؤ''....عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔

''بکو مت۔ سنجیدہ رہو''.....جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں تو سنجیدہ ہوں مگر تمہارا چوہا ہی سنجیدہ نہیں ہوتا ورنہ ہمارے آنگن میں خوبصورت نونہال چہک رہے ہوتے''....عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''واقعی تم احمق ہو۔ تمہیں اس بات کا بھی احساس نہیں کہ ہم اپنے مشن میں کس بری طرح سے ناکام رہے ہیں۔ یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے''.....جولیا نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''آؤ چلیں''.....عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''کہاں''.....جولیا نے بے ساختہ پوچھا۔

''ڈوبنے کے لئے دریا پر''.....عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.deributi.pk

''اتنے غیرت مند نہیں ہو''.....تنویر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ کیونکہ تم غیرت مند ہو''.....عمران نے فوراً بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ یہ بتائیے کہ ہم اب کس منہ سے واپس جائیں گے''.....صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کوئی مسئلہ نہیں۔ اپنے منہ پر کالک مل لو اور تنویر کے ساتھ گدھے پر بیٹھ کر چلے جاؤ''....عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''گدھے پر کیوں۔ کیا ہمیں کوئی اور سواری نہیں مل سکتی''...صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''گدھے پر گدھا ہی اچھا لگتا ہے۔ ویسے چاہو تو تنویر کی پشت پر بیٹھ جانا''....عمران نے سر ہلا کر کہا۔

www.define.pk

''عمران صاحب۔ فضول باتیں چھوڑیئے اور کچھ سوچیئے''....کیپٹن بابر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے بھائی گاجر۔ اوہ سوری۔ میں تو صبح سے سوچ رہا ہوں کہ آخر مجھے کب تک ایکسٹو کے آسرے پر کنوارہ رہنا پڑے گا۔ اس سے تو بہتر ہے کہ میں یہیں کسی ایکریمین لڑکی کو اپنی زوجہ محترمہ بنا کر ہنی مون منانے افریقہ کے تاریک جنگلات میں چلا جاؤں جہاں ننگا نا دیوی کا

راج ہے اور''.... عمران شروع ہو گیا۔

''اوہ۔ تو باس۔ وہ قہر کی دیوی ہر جگہ نام لیتے ہی نازل ہو جاتی ہے۔ اس کا ذکر مت کرو''.... جوزف نے یکدم بوکھلا کر کہا۔

''ابے چل شب تار کی اولاد''.... عمران نے غصے سے کہا تو جوزف کا چہرہ انجانے خوف سے مزید سیاہ ہو گیا۔ صفدر، کیپٹن بابر اور چوہان ان کی نوک جھونک پر مسکرا رہے تھے جب کہ جولیا ناگواری سے عمران کو گھور رہی تھی۔ تنویر جوزف کی طرف دیکھ رہا تھا جو خاموش بیٹھا عمران کو سہمی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''چیف نے ہمارے لئے کیا پروگرام دیا ہے آپ کو''.... چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''فی الحال تو اس نے یہی پروگرام بنایا ہے کہ پکاڈلی تھیٹر میں شیکسپیئر کا ڈرامہ دیکھیں۔ اب معلوم نہیں جولیا میرے ساتھ جائے گی یا ایکسٹو

www.deflac.pk

کے ساتھ''.... عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ خدا کے لئے سنجیدہ ہو جائیں۔ ہم پہلے ہی بہت بیزار ہیں اپنی شکست سے۔ جیتی ہوئی بازی ہاتھ سے نکل جانے کا آپ کو ذرا بھی احساس نہیں ہے''.... کیپٹن بابر نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تمہارے چوہے کی غلطی ہے۔ کس کتے نے کاٹا تھا اسے کہ خواہ مخواہ کا رسک لیا جبکہ بڑی مشکل سے سرداور بلیک پینتھر کی قید سے آزاد کرایا تھا ہم نے''.... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.deFide.pk

''بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ کوئی اور بھی دشمن موقع کی تاک میں ہے''.... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ بے چارہ ہے اور تم بے چاری''.... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ٹھیک اسی لمحے اس کے واچ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا

اور وہ یکدم خاموش ہو گیا۔ یقیناً بلیک زیرو کال کر رہا تھا۔

www.define.pk

گریٹ لینڈ کے سراغ رساں شام تک صرف اتنی معلومات حاصل کر سکے تھے کہ دریا میں ہیلی کاپٹر گرنے کے دس منٹ بعد دریا کے مغربی کنارے کی طرف سے دو ٹرالر آتے دیکھے گئے تھے جن پر ایک ایک کنٹینر لدا ہوا تھا اور ان ٹرالوں کا رخ اس طرف واقع ایک قصبے کی طرف تھا۔ قصبے کے باہر واقع چیک پوسٹ پر ان ٹرالروں کی آمدورفت کا اندراج نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ان پر ملٹری کے نشانات تھے اور ڈرائیوروں نے فوجی یونیفارم پہن رکھے تھے۔ اس کے بعد وہ ٹرالر قصبے میں داخل نہیں ہوئے تھے اور نہ کسی نے انہیں دیکھا تھا۔

www.deffne.pk

بلیک زیرو کرنل ہڈسن کے آفس میں اس کے ماتحتوں کی رپورٹ آنے تک موجود رہا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے رہائشی ہوٹل پہنچا اور عمران کو واچ ٹرانسمیٹر پر بحیثیت ایکسٹو سارے حالات بتا کر ہدایت کی تھی کہ وہ اس کے پاس آ جائے۔ چنانچہ عمران نے اپنا میک اپ صاف کیا اور اصل شکل میں بلیک زیرو کے رہائشی ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔ لیکن ہوٹل کے باہر ٹیکسی سے اترتے ہوئے اس کی نگاہ اچانک ہی چند قدم پیچھے رکنے والی سفید رنگ کی بیوک پر پڑ گئی اور وہ چونکے بغیر نہ رہ سکا۔

www.deffnd.pk

اسے یاد آیا کہ اس گاڑی کو پانچ منٹ پہلے اس نے کنگسٹن سٹریٹ کے سگنل پر پہلو میں رکتے دیکھا تھا۔ اس کے بعد وہ سفر کے دوران سوچ و بچار میں مصروف رہا اور عقب کا جائزہ نہ لے سکا۔ اب اسی گاڑی کا وہاں دکھائی دینا ظاہر کرتا تھا کہ وہ اس کی ٹیکسی کا تعاقب کرتی

رہی ہے۔ ٹیکسی کرایہ ادا کرتے ہوئے اس نے یہ سب کچھ سوچا اور یکدم اسے خیال آیا کہ بلیک زیرو سے ملنے سے پہلے اس کار والے سے ملاقات کی جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ اس نے کن آنکھوں سے سفید بیوک کی طرف دیکھا۔ اس میں ڈرائیور کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ چنانچہ ٹیکسی کا بل ادا کرکے وہ بیوک کی طرف بڑھنے لگا اس کے ہاتھ میں ایک بڑا نوٹ تھا۔ بیوک والا محتاط نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''آپ کے پاس چینج ہوگا سر''....عمران نے قریب پہنچ کر کھڑکی سے نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''سوری''....اس آدمی نے نفی میں سر ہلایا۔

''اچھا۔ یہ میرے لئے بے کار ہے۔ آپ رکھ لیجئے''....عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا اور نوٹ اس کی گود میں پھینک دیا۔ اس آدمی

نے بے ساختہ سر جھکا کر نوٹ کی طرف دیکھا اور اسی لمحے عمران نے پھرتی سے ریوالور نکال کر اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

''خبردار۔ اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا ورنہ''۔۔ ساتھ ہی وہ سانپ کی مانند پھنکارا۔ وہ آدمی ریوالور دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گیا۔ عمران نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر عقبی دروازہ کھولا اور پھرتی سے اندر بیٹھتے ہوئے ریوالور کی نال اس آدمی کی گردن سے لگا دی۔

''صرف پانچ سیکنڈ کی مہلت دیتا ہوں۔ اپنی جیب سے ریوالور نکال کر فرنٹ سیٹ پر رکھ دو ورنہ میں فائر کر دوں گا''۔۔ عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''میرے پاس ریوالور نہیں ہے''۔۔ وہ آئینے میں عمران کو گھورتا ہوا بولا۔

''تین سیکنڈ گزر چکے ہیں اور تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے ریوالور پر

www.define.pk

سائلنسر فٹ ہے۔ نہ فائر کی آواز پیدا ہوگی اور نہ تمہاری چیخ نکل سکے گی۔ ہری اپ“۔۔عمران نے غراتے ہوئے کہا۔اس کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور اس آدمی نے جلدی سے اپنی دائیں جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

”ٹھہرو“۔۔عمران نے غراتے ہوئے کہا۔اس آدمی کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رک گیا۔

www.define.pk

”اپنے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ پر رکھ لو“۔۔عمران نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس شخص نے غصیلی نگاہوں سے آئینے میں عمران کی طرف دیکھا مگر اس کا چہرہ سپاٹ رہا۔عمران نے اس کی گدی سے ریوالور ہٹائے بغیر تھوڑا سا اٹھ کر اس کی دائیں جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ریوالور نکال کر عقبی نشست پر ڈال دیا۔ پھر عمران نے اپنا ریوالور سیدھے ہاتھ میں تھام کر اس کی بائیں جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس میں

جو کچھ تھا نکال لیا۔

''اب اپنا نام بتاؤ''۔۔عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''پارکر''۔۔اس آدمی نے بے بسی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تمہاری شکل کی طرح تمہارا نام بھی میک اپ زدہ ہے۔اصل نام بتاؤ''۔۔عمران نے آئینے میں اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''اوہ۔یہ میرا اصل نام ہی ہے''۔۔وہ چونکتا ہوا بولا۔

''میرا نام جانتے ہو''۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔مجھے کیا معلوم کہ تمہارا نام کیا ہے''۔۔وہ منہ بنا کر بولا۔

''تو پھر میرا تعاقب کس خوشی میں کر رہے تھے''۔۔عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر۔شرافت سے میرا ریوالور اور دوسری

چیزیں واپس کر دو ورنہ پچھتاؤ گے"۔۔ پارکر نے غصے سے کہا۔

"پہلے ہی اپنی غلطی پر پچھتا رہا ہوں پیارے۔ بہرحال سامان تمہیں واپس دے دوں گا۔ فی الحال تو تم کار آگے بڑھاؤ۔ مجھے جلدی ایک جگہ پہنچنا ہے اور ٹیکسی ڈرائیور کے پاس چینج نہیں تھا"۔۔عمران نے کہا۔ "میں دیتا ہوں چینج"۔۔وہ تیزی سے بولا۔

"اب کیا فائدہ۔ ٹیکسی تو جا چکی ہے اس لئے تم بھی چل دو ورنہ میرا ریوالور چل پڑے گا اور تمہاری کھوپڑی کا چینج بکھر جائے گا۔ چلتے ہو یا دباؤں ٹریگر"۔۔عمران نے کہا تو پارکر نے جلدی سے گیئر بدلا اور کار آگے بڑھا دی۔ عمران نے اس کا ریوالور اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالا اور اس کی جیب سے نکلنے والی چیزوں کا جائزہ لیا۔ اس میں ایک سگریٹ لائٹر اور کسی ہوٹل کے کمرے کی ایک چابی تھی جس پر نمبر لکھا ہوا تھا۔

www.iqrafine.pk

ٹائیگر کی رہائش گاہ سے تقریباً سو قدم پیچھے ایک گلی دیکھ کر عمران نے پارکر کو اس میں مڑنے کا حکم دیا۔ اس نے گلی میں کار موڑی اور عمران کی ہدایت پر کار روک دی۔ تب عمران نے پھرتی سے اس کے سر کے عقبی حصے پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔ پارکر کے حلق سے تیز کراہ نکلی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے اسے ہلایا جلایا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے بلیک زیرو کو کال کرنے لگا۔

www.dema.pk

''ہیلو طاہر۔ عمران کالنگ۔ اوور''۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس عمران صاحب۔ طاہر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی تو عمران نے اسے پارکر کے بارے میں بتا دیا۔

"فی الحال میں پارکر سے پوچھ گچھ کر لوں پھر تمہیں کال کروں گا ہوسکتا ہے پارکر سے کچھ اہم معلومات حاصل ہو جائیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔ یہ کہہ کر عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ گلی سنسان پڑی تھی اس نے پارکر کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھایا اور بیک سیٹ پر لٹا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار ریورس کر کے گلی سے نکالی اور ٹائیگر کے بنگلے کی طرف چل دیا۔

وہاں پہنچ کر اس نے گیٹ پر کار روکی اور ہارن بجایا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کے ایک ملازم نے گیٹ کھولا اور عمران کی شکل دیکھ کر ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھائی اور اندر آ کر برآمدے

www.define.pk

کے پاس روک دی۔ وہ انجن بند کر کے اترا اور پھر دوسری طرف آ کر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بے ہوش پڑے پارکر کو نکال کر کندھے پر اٹھائے برآمدے میں داخل ہو گیا۔ وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو وہاں موجود اس کے ساتھی اسے دیکھ کر چونک پڑے۔

عمران نے پارکر کو فرش پر ڈال دیا۔

''یہ کسے اٹھا لائے ہو عمران''۔ تنویر نے حیرت سے پوچھا۔

''یہ ایک مرغا پھنس گیا تھا۔ تمہارے لئے یہاں لے آیا ہوں۔

اسے تم نے ہی کھانا ہے''۔ عمران نے معصوم لہجے میں کہا۔

''اللہ تمہارے نصیب کرے۔ مجھے بھوک نہیں ہے''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن ایکسٹو نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔ انکار کرو گے تو اپنی شامت کو آواز دو گے۔ کہو تو کہہ دوں چیف سے کہ چوہے نے بلی کو

www.dentne.pk

کھانے سے انکار کر دیا ہے"۔۔عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر، چوہان اور کیپٹن بابر بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا بھی مسکرا دی۔

"سیدھی بات تو تم کرتے ہی نہیں ہو۔ بولو کیا کرنا ہے"۔۔تنویر عمران کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"پارکر کو پار کر دو تم نے پیدا ہونے کے بعد کبھی پارکر پین استعمال کیا ہے"۔۔عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

www.define.pk

"کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ جو کرنا ہے اسے بتاؤ"۔۔جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بتا دیتا ہوں لڑتی کیوں ہو بیویوں کی طرح"۔۔عمران نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس نے اپنا نام پارکر بتایا ہے لیکن ایکسٹو کو یقین ہے کہ اس کا یہ اصل نام نہیں ہے۔ اسے دوسرے کمرے میں لے جاؤ اور اسے ہوش

میں اٹھا کر اس کا اصل نام معلوم کرو۔ اس کے علاوہ بھی کچھ معلوم کر سکو تو کر لینا‘‘۔۔عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو تنویر اس کا مطلب سمجھ کر اٹھا اور بے ہوش پڑے پارکر کو کندھے پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔

’’عمران صاحب۔ یہ پارکر کون ہے اور آپ اسے کہاں سے شکار کر لائے ہیں‘‘۔۔صفدر نے پوچھا۔

www.define.pk

’’میں نے صرف اس کا نام ہی پوچھا ہے۔میرا تعاقب کر رہا تھا۔ مجھے پتہ چل گیا اور میں ایکسٹو کی ہدایت پر اسے یہاں لے آیا۔اب پتہ چلے گا کہ یہ کون ہے اور کس خوشی میں میرا پیچھا کر رہا تھا‘‘۔۔عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’ہو سکتا ہے وہ بلیک پینتھر کے گروپ کا ممبر ہو اور آپ کو بغیر میک اپ کے پہچان گیا ہو‘‘۔۔کیپٹن بابر نے امکان ظاہر کرتے ہوئے

کہا۔

''ہوسکتا ہے وہ بلیک پینتھر کے گروپ کا ممبر ہو اور آپ کو بغیر میک اپ کے پہچان گیا ہو''۔ کیپٹن بابر نے امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن آؤ۔ ہم تنویر کی مدد کریں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تنویر پر قابو پا کر بھاگ جائے''۔ عمران نے یکدم اٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن بابر اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیا۔ ڈرائنگ روم سے نکل کر وہ اس کمرے میں پہنچے جس میں تنویر اور پارکر موجود تھے۔ پارکر کے دونوں ہاتھ پشت کی جانب بندھے ہوئے تھے اور وہ فرش پر بیٹھا تنویر کو گھور رہا تھا۔

''ہاں۔ کیا بتایا ہے اس نے''۔ عمران نے تنویر سے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ تمہارے بارے میں کہہ رہا تھا کہ تم خواہ مخواہ غلط فہمی کا شکار ہو کر اسے پکڑ لائے ہو''۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''سنو پارکر۔ تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتانا ہے۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے''۔۔عمران نے پارکر کو گھورتے ہوئے کہا۔

''سب سے پہلے اس کا میک اپ صاف کرو۔ باقی کام بعد میں ہو گا''۔۔عمران نے پھر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر باہر چلا گیا اور چند لمحوں بعد ایک رومال پانی سے بھگو کر لے آیا۔ اس نے گیلے رومال کو پارکر کے چہرے پر رگڑا اور میک اپ اترنے پر اس کی اصل شکل ظاہر ہو گئی۔ اب وہ ایکریمین کی بجائے جیوش نظر آ رہا تھا۔

''مسٹر پارکر۔ تم اگر زندہ رہنے کی آرزو رکھتے ہو تو میرے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دینا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ زیادہ دیر تک تمہارا وجود برداشت کریں۔ تمہاری شکل سے تو یہ پتہ چل گیا ہے کہ تم ایکریمین نہیں ہو۔ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے اور تمہارا سربراہ کون ہے''۔۔عمران نے پارکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.define.pk

''میں کچھ نہیں جانتا''۔۔ پارکر نے سخت لہجے میں کہا۔

''آل رائٹ۔شروع ہو جاؤ اور معلومات حاصل کئے بغیر پیچھے مت ہٹنا''۔۔عمران نے سر جھٹک کر کیپٹن بابر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پلٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.define.pk

میٹروپول ہوٹل کے ایک کمرے میں ایک دراز قامت شخص کرسی پر بیٹھا فون پر نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

''ہیلو۔ گورڈن سپیکنگ''۔۔ سلسلہ ملنے پر دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''مائیکل بول رہا ہوں گورڈن''۔۔ دراز قامت شخص نے سخت لہجے میں کہا۔

www.define.pk

''یس باس''۔۔ رسیور سے گورڈن کی آواز ابھری۔

''فوراً پکاڑلی ہوٹل پہنچو اور پارکر کو تلاش کرو''۔۔ مائیکل نے تحکمانہ

لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پکاڑلی ہوٹل۔ وہاں وہ کس جگہ ہوگا باس''۔ گورڈن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید ہال میں یا آس پاس کہیں ہوگا۔ اصل میں اس نے نصف گھنٹہ پہلے اطلاع دی تھی کہ اسے پاکیشیائی ایجنٹ عمران نظر آ گیا ہے اور وہ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ اس اطلاع کے ساتھ آٹھ منٹ بعد اس نے دوسری رپورٹ دی کہ عمران پکاڑی ہوٹل پہنچا ہے اور ٹیکسی سے اترا ہے۔ میں نے پارکر کو ہدایت کی کہ وہ عمران کا پیچھا کرتا رہے اور اس کا ٹھکانہ یا ہوٹل میں اس کا کمرہ نمبر معلوم کر کے مجھے اطلاع دے لیکن اس نے ابتک کوئی اطلاع نہیں دی۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو''۔ مائیکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر۔ میں جا رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے گورڈن نے

www.define.pk

مودبانہ لہجے میں کہا تو مائیکل نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے ایک سگریٹ سلگایا اور کش لیتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ملانے کے بعد انتظار کرنے لگا۔

''ہیلو۔ انجیلا بول رہی ہوں''۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نوجوان نسوانی آواز سنائی دی۔

''مائیکل بول رہا ہوں انجیلا۔ کیا رپورٹ ہے''۔۔ مائیکل نے پوچھا۔

www.define.pk

''باس۔ ابھی تک کرنل کے ماتحتوں نے کوئی رپورٹ نہیں دی اسے''۔۔ انجیلا نے جواب دیا۔

''دوسری آپریٹر نے کس وقت تمہاری سیٹ سنبھالی ہے''۔۔ مائیکل نے پوچھا۔

''اس کی ڈیوٹی نو بجے سے تین بجے تک ہے''۔۔ انجیلا نے کہا۔

''کسی سے اس کے گھر کا ایڈریس معلوم کر کے مجھے فوراً بتاؤ۔

پانچ منٹ کے اندر اندر'' ۔۔ مائیکل نے سخت لہجے میں کہا۔

''رائٹ سر۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو کال کرتی ہوں'' ۔۔انجیلا نے کہا تو مائیکل نے رسیور رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد اس کے سامنے میز پر رکھے ہوئے موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ مائیکل نے موبائل فون آن کیا اور بات کرنے لگا۔

''ہیلو۔ مائیکل بول رہا ہوں انجیلا'' ۔۔ مائیکل نے کہا۔

www.define.pk

''سر۔ دوسری آپریٹر مس جوزی کا ایڈریس معلوم ہو گیا ہے'' ۔۔انجیلا نے کہا۔

''ہاں۔ بتاؤ'' ۔۔ مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے انجیلا نے ایڈریس بتا دیا۔

''فلیٹ میں اس کے ساتھ اس کی صرف بوڑھی ماں رہتی ہے'' ۔۔ انجیلا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ کرنل کے لئے آنے والی کالز کا خیال رکھنا۔ ہیلی کاپٹر اور ایکسٹو کے بارے میں جو بھی کال آئے مجھے فوری اطلاع دینا۔ ذرا سی غفلت بھی ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے''۔۔ مائیکل نے کہا اور موبائل آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

''ہیلو۔ جوپیٹر بول رہا ہوں'' رسیور سے ایک آواز سنائی دی۔

www.define.pk

''مائیکل بول رہا ہوں جوپیٹر''۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم فرمائیں''۔۔ دوسری طرف سے جوپیٹر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک ایڈریس نوٹ کرو''۔۔ مائیکل نے کہا اور پھر اس نے پولیس چیف کرنل ہڈسن کی فون آپریٹر مس جوزی کا ایڈریس بتا دیا۔

''یس باس۔ میں نے ایڈریس ذہن نشین کر لیا ہے''۔۔ جوپیٹر نے

کہا۔

''تم فوراً ایک ساتھی کو لے کر جوزی کے فلیٹ جاؤ اور اسے اغواء کر کے یہاں لے آؤ۔ بہت احتیاط سے کام ہونا چاہیے۔ کسی پڑوسی کو خبر نہ ہو''۔۔ مائیکل نے کہا۔

''رائٹ باس۔ کیا اسے بے ہوش کر کے لانا ہے''۔۔ جوپیٹر نے پوچھا۔

www.define.pk

''ظاہر ہے۔ ہوش میں تو وہ شور شرابا کرے گی۔ اس کی ماں کو بھی صبح تک کے لئے بے ہوش کرنا ضروری ہے''۔۔ مائیکل نے اسے ہدایات دینے کے بعد فون بند کر دیا۔ چند لمحے ہی گزرے تھے کہ کی جیب سے سیٹی کی ہلکی آواز ابھرنے لگی تو اس نے چونکتے ہوئے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور سگریٹ لائٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی سے نکل رہی تھی۔ اس نے لائٹر کا ایک بٹن دبایا اور سیٹی کی آواز بند ہو

گئی اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز ابھرنے لگی۔

''ہیلو مائیکل۔ ماسٹر کالنگ۔ اوور''۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ مائیکل رسیونگ یو۔ اوور''۔۔ اس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا پولیس ہیڈ کوارٹر سے کوئی رپورٹ ملی ہے۔ اوور''۔۔ دوسری طرف سے ماسٹر نے پوچھا۔

www.define.pk

''یس سر۔ انجیلا نے بتایا ہے کہ پولیس ابھی تک مزید کوئی نئی بات معلوم نہیں کر سکی۔ اوور''۔۔ مائیکل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''رائٹ۔ ایکسٹو اور اس کے ایجنٹوں کا سراغ ملا۔ اوور''۔۔ ماسٹر نے پوچھا۔

''یس سر۔ پارکر نے عمران کو دیکھا تھا اور اس کے تعاقب میں پکاڑلی

ہوٹل تک پہنچا تھا ابھی تک اس نے نئی رپورٹ نہیں دی۔ یقیناً عمران اسی ہوٹل میں مقیم ہوگا۔اوور''۔۔مائیکل نے تیزی سے کہا۔

''سنو مائیکل۔آپریشن سے پہلے میں نے عمران کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔صرف اس کی نقل وحرکت پر نگاہ رکھی تھی تاکہ وہ بلیک پینتھر تک پہنچے اور ہمیں خود اس کی تلاش میں جدوجہد نہ کرنی پڑے۔ اس مقصد میں ہم نے کامیابی حاصل کی اور بلیک پینتھر کے خاتمے کے بعد آپریشن میں بھی ہمیں کامیابی ہوئی۔لیکن اب وہ لوگ ہماری تلاش میں ہیں اس لئے ان سے دفاع کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا جائے عمران بہت عیار آدمی ہے۔اسے ہمارے بارے معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو وہ ہمیں فنا کر ڈالے گا۔اوور''۔۔ماسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

یس باس۔وہ پہلے ہی ہمارے ملک کو بہت نقصان پہنچا چکا ہے اسے

www.deffie.pk

ہلاک کرنا ضروری ہے۔اوور“۔۔مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس لئے جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی تمہاری گرفت میں آئیں تم انہیں ختم کر دینا۔اوور“۔۔ماسٹر نے کہا۔

”رائٹ سر۔میں ابھی اپنے آدمیوں کو ہدایات دیتا ہوں۔اوور“۔۔ مائیکل نے جواباً کہا۔

”اور ہاں۔ایکسٹو جب بھی کرنل ہڈسن سے ملنے اس کے آفس آئے اس کا تعاقب کر کے راستے میں ہی اسے ختم کر دینا کیونکہ وہ ہمارے لئے سب سے خطرناک شخص ہے۔اوور اینڈ آل“۔۔ماسٹر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔مائیکل نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

”ہیلو۔کون“۔۔دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ماریا۔تم فوراً میرے پاس پہنچو۔تمہیں پولیس ہیڈ کوارٹر میں کام کرنا

www.deficiel.pk

ہے''۔۔ مائیکل نے کہا۔

''رائٹ سر۔ مجھے وہاں کیا کام کرنا ہوگا''۔۔ ماریا نے پوچھا۔

''کرنل ہڈسن کی فون آپریٹر مس جوزی کے میک اپ میں ڈیوٹی کرنی ہے تو نے۔ تم یہاں آ جاؤ ہمارے آدمی جوزی کو اغواء کر کے لا رہے ہیں۔ میں خود تمہارا میک اپ کروں گا تا کہ کوئی محسوس نہ کر سکے''۔۔ مائیکل نے کہا۔

www.define.pk

''رائٹ سر۔ میں دس منٹ میں پہنچ رہی ہوں''۔۔ ماریا نے کہا تو مائیکل نے رسیور کریڈل پر رکھا اور موبائل فون آن کر کے کسی کو کال کرنے لگا۔

پارکر نے کافی دیر تشدد برداشت کرنے کے بعد زبان کھول دی۔ اس نے جو کچھ بتایا تھا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بے حد تعجب خیز تھا۔ اس وقت عمران میک اپ میں بلیک زیرو کے پاس بیٹھا اسے پارکر سے حاصل ہونے والی معلومات بتا رہا تھا۔

''یہودی ایجنٹوں کو بھی بلیک پینتھر کی تلاش تھی۔ سرداور کے اغواء سے چند دن پہلے ایک اسرائیلی سائنسدان کو اس وقت اغواء کیا گیا جب وہ گریٹ لینڈ سے تل ابیب جا رہا تھا۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس نے شک کیا کہ اس کے اغواء میں پاکیشیا کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ وہ کھوج لگانے پاکیشیا آئے لیکن اس دوران سرداور کو بلیک پینتھر کے گروپ نے

www.define.pk

اغواء کرلیا اور اسرائیلی ایجنٹوں کو بھی علم ہو گیا کہ ان کے سائنسدان کے اغواء میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ انہوں نے ہمارے ممبران کی نگرانی کی اور انہیں ہمارے ونگٹن آنے کے پروگرام کا علم ہو گیا۔ چنانچہ ان کی ٹیم کے لیڈر نے ہماری جدو جہد سے فائدہ اٹھانے کا منصوبہ بنایا اور ہمارے ساتھ ہی یہاں آ کر ہماری کارکردگی کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے اپنے طور پر بھی بلیک پینتھر گروپ کے ارکان کی تلاش جاری رکھی اور جب ہم بلیک پینتھر کے ہیڈ کوارٹر پہنچے تو اس نے فوری طور پر منصوبہ بنا لیا کہ وہ ہماری کامیابی کا پھل ہم سے چھین لے گا''۔۔ عمران نے بلیک زیرو کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم کیوں بے خبر رہے۔ کیوں پتہ نہ چلا کہ ہمارے علاوہ وہ اسرائیلی ایجنٹ بھی''۔۔ بلیک زیرو نے سوال کیا۔

www.define.pk

''یہ بھی اس آدمی کی اعلیٰ ذہانت کا ثبوت ہے کہ اس نے ہمیں محسوس نہیں ہونے دیا''۔۔ عمران نے بلیک زیرو کی بات کاٹتے ہوئے ہنس کر کہا۔

''میں نے اس بات پر کافی غور کیا ہے کہ ہمیں اسرائیلی ایجنٹوں کی نقل و حرکت کیوں محسوس نہیں ہوئی۔ ماسٹر کو معلوم تھا کہ اگر اس کے کسی آدمی کا ہم سے ٹکراؤ ہو گیا تو ہم ان کے ساتھ الجھ جائیں گے اور ہم پوری طرح بلیک پینتھر گروپ پر توجہ نہ دے سکیں گے اور نتیجے میں ہمارا مشن ناکام ہو جائے گا۔ ہماری کامیابی کو اپنی کامیابی میں بدلنے کے لئے ہی ماسٹر نے ہمیں چھیڑنے کی کوشش نہ کی۔ دوسری بات سکاٹ لینڈ میں اس کے مخبر بھی کام کر رہے تھے۔ چنانچہ جب تم نے پولیس چیف کرنل ہڈسن کو بلیک پینتھر کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کی اطلاع دی تو ماسٹر کے مخبر نے کرنل ہڈسن سے تمہاری ہونے والی گفتگو کے بارے

www.define.pk

میں فوراً ماسٹر کو اطلاع دی اور یہ بھی بتایا کہ پولیس ہیلی کاپٹرز میں آئرلینڈ کے جنگل کی طرف جا رہی ہے۔ تب ماسٹر نے فوری اقدامات کئے۔ اس لئے دریائے ٹیمز کی دوسری طرف واقع قصبے کے قریب سے گزرنے والے دو فوجی ٹرالروں پر قبضہ کیا اور ان پر لدے کنٹینرز میں بھرا کھانے پینے کا سامان جنگل میں پھینک کر کنٹینرز خالی کرا لئے۔ پھر ٹرالرز کو دریا کے کنارے پہنچا دیا۔ یہ سب کچھ اس کے آدمیوں نے کیا جبکہ وہ خود بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے پاس موجود رہا اور جب پولیس والے ہیلی کاپٹر میں سائنسدانوں کو سوار کر رہے تھے تو اس نے خاموشی سے اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو گرفت میں لے کر اس کا لباس اور ہیڈ ماسک پہنا اور ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا جبکہ اس کے باقی ساتھی ادھر ادھر چھپے رہے"۔۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا یہ سب کچھ پار کر نے بتایا ہے''۔۔ بلیک زیرو نے حیرت

www.debe.pk

سے پوچھا۔

"نہیں پیارے۔ یہ میری سوچ ہے کہ ماسٹر نے کیسے کارروائی کی ہوگی۔ پارکر نے تو مختصراً بتایا تھا اور اسے مائیکل سے معلوم ہوا تھا۔ اس آپریشن جسے ماسٹر نے بلیک آپریشن کا نام دیا تھا ماسٹر ہی سائنسدانوں والے ہیلی کاپٹر کو اڑا کر اس جگہ لے گیا تھا جہاں اس کے آدمی فوجی کنٹینرز سمیت پہنچ چکے تھے۔ غالباً ماسٹر نے ہیلی کاپٹر زمین سے بلند کرتے ہی ہیلی کاپٹر میں کوئی گیس پھیلا دی تھی جس سے ہیلی کاپٹر میں موجود سائنسدان اور پولیس آفیسرز بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر اس کے آدمیوں نے نیچے سے کارروائی کی اور پیچھے آنے والے ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا۔ ماسٹر نے ہیلی کاپٹر کو مقررہ مقام پر اتارا جہاں اس کے غوطہ خور ساتھیوں نے ہیلی کاپٹر میں بے ہوش پڑے افراد کو ہیلی کاپٹر سے نکال کر کنٹینروں میں بھرا اور وہاں سے

www.define.pk

روانہ ہو گئے۔ وہ کہاں گئے۔ یہ پارکر کو معلوم نہیں لیکن اس کا اندازہ ہے کہ انہیں اسرائیل لے جایا گیا ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اسرائیلی ہم سے کیا چاہتے ہیں"۔۔ عمران کے خاموش ہونے پر بلیک زیرو نے پوچھا۔ "غالباً وہ ہماری نگرانی کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف کیا اقدام اٹھاتے ہیں۔ وہ ہمارے اقدامات سے باخبر رہنا چاہتے ہیں۔ تم بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیے"۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "پہلے تو مائیکل کو پکڑ کر معلوم کرنا چاہیے کہ سائنس دان اسرائیل پہنچا دیئے گئے ہیں یا بھی انہیں کسی اور جگہ چھپایا گیا ہے اور اگر وہ اسرائیل پہنچ چکے ہیں تو پھر ہمیں بھی وہاں جانا چاہیے"۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر مسکرایا اور واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے صفدر کو کال کرنے لگا۔

www.define.pk

جولیا، کیپٹن بابر، چوہان، جوزف، تنویر اور صفدر ٹائیگر کے ڈرائنگ روم میں چائے پیتے ہوئے عمران کا انتظار کر رہے تھے جو ایکسٹو سے ملنے گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد صفدر کے واچ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور اس نے جلدی سے واچ کا ونڈ بٹن باہر کھینچ لیا۔

''ہیلو صفدر۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور''۔ واچ ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

www.define.pk

''یس چیف۔ صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور''۔ صفدر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا تم لوگ میک اپ میں ہو۔ اوور''۔ ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس سر۔اوور"۔۔صفدر نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"پارکر نے مائیکل کا جو ایڈریس بتایا ہے تنویر اور کیپٹن بابر جانتے ہیں۔تم نے ان دونوں کے ہاتھ مائیکل کے ٹھکانے پر پہنچنا ہے۔ دوسری گاڑی میں جوزف اور چوہان تمہارے پیچھے رہیں گے۔اور مائیکل کے بنگلے سے پچاس قدم آگے ٹھہر کر انتظار کریں گے۔عمران تم لوگوں کو لیڈ کرے گا۔اوور"۔ ایکسٹو نے کہا۔

www.define.pk

"عمران صاحب تو یہاں نہیں ہیں چیف۔اوور"۔۔صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔تم لوگوں نے ٹھیک دس بجے وہاں پہنچ جانا ہے۔ عمران وہاں تم سے پہلے پہنچ چکا ہو گا۔اوور"۔۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہمیں وہاں کیا کرنا ہو گا چیف۔اوور"۔۔تنویر نے پوچھا۔

"عمران کی ہدایات پر عمل۔ ہمارا ٹارگٹ مائیکل ہے۔اس سے ہمیں

پتہ چل سکتا ہے کہ سائنس دان اس وقت کہاں ہیں۔ اوور اینڈ آل''۔۔ایکسٹو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔صفدر نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''ہمیں چلنا چاہیے۔ ساڑھے نو بجے ہیں اور ہمیں نصف گھنٹے میں اپنے ٹارگٹ پر پہنچنا ہے''۔۔صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ دو تین منٹ بعد ان کی کاریں اپنے ٹارگٹ کی طرف دوڑ رہی تھیں۔ مائیکل کی رہائش گاہ وہاں سے تقریباً بیس منٹ کے فاصلے پر تھی۔ اگلی کار میں صفدر اور تنویر عقبی نشست پر بیٹھے تھے اور کیپٹن بابر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ دوسری کار چوہان ڈرائیو کار رہا تھا اور جوزف عقبی سیٹ پر بیٹھا تھا۔تقریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد کیپٹن بابر نے کار ایک کشادہ گلی میں موڑی اور چند قدم آگے جا کر سائیڈ پر روک دی۔ ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق چوہان آگے بڑھتا گیا اور وہاں سے تقریباً پچاس

www.dehmedia.pk

قدم آگے پہنچ کر کار روک دی۔ اس نے پیچھے کا جائزہ لیا۔ بابر کی کار کی ہیڈ لائٹس سمیت تمام بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔ چوہان نے بھی تمام لائٹس آف کیں اور آنے والے لمحات کے لئے خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔

www.define.pk

عقبی گلی سنسان پڑی تھی۔ عمران احتیاط سے گلی میں داخل ہوا۔ اس طرف عمارتوں کی عقبی دیواریں تھیں جن پر نکاسی آب کے پائپ نصب تھے۔ وہ دبے پاؤں چلتا ہوا ایک عمارت کے عقب میں پہنچا۔ بالائی منزل پر دو کھڑکیاں نظر آ رہی تھیں جو بند تھیں اور ان کی دوسری طرف تاریکی تھی۔ ایک کھڑکی کے قریب ہی سیوریج کا پائپ تھا جس میں زمین تک دو دو فٹ کی بلندی پر کلپ لگے ہوئے تھے۔ اس نے جوتے اتار کر کوٹ کی بیرونی جیبوں میں ٹھونسے اور پائپ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بلند ہونے لگا۔

وہ کلپوں پر پیروں کے پنجے جماتا ہوا آسانی سے کھڑکی تک پہنچ گیا۔

www.paksociety.pk

پھر اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر کھڑکی پر دباؤ ڈالا۔ خوش قسمتی سے کھڑکی اندر سے لاک نہیں تھی۔ ہاتھ کا دباؤ پڑتے ہی کھڑکی کھل گئی اندر اندھیرا تھا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ چند لمحوں بعد وہ پائپ چھوڑ کر کھڑکی میں پہنچ چکا تھا پھر وہ اس کمرے میں اتر گیا۔ باہر سے آنے والی ہلکی ہلکی روشنی میں اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ خالی تھا اور اس کا دروازہ بند دکھائی دے رہا تھا۔

www.dehkad.pk

وہ کھڑکی بند کر کے اس دروازے کی طرف بڑھا۔ قریب پہنچ کر اس نے دروازے سے کان لگایا اور سن گن لینے کی کوشش کی مگر باہر مکمل سناٹا محسوس ہوا۔ تب اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا اور نچلے پورشن کی چھت تھی جس کے سامنے والی منڈیر تقریباً چار پانچ فٹ بلند تھی اور ایک گن بردار شخص وہاں ٹہلتا ہوا عمارت کے فرش کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بائیں ہاتھ پر نیچے جانے والے زینے تھے۔

عمران نے پیچھے ہٹ کر دروازہ بند کیا لیکن ایک انچ کے قریب کھلا رہنے دیا۔ پھر وہ گن بردار پر قابو پانے کا سوچنے لگا۔ دفعتاً اسے اپنے جوتوں کا خیال آیا۔ اس نے فوراً ہی جیبوں میں ٹھونستے ہوئے دروازے سے باہر کا جائزہ لیا۔ گن بردار اب دروازے کے بالکل سامنے منڈیر کے پاس کھڑا سگریٹ کے کش لیتا ہوا دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران نے فوری طور پر رسک لینے کا فیصلہ کیا اور کوئی آواز پیدا کیے بغیر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

باہر آ کر اس نے اپنا سائیلنسر لگا ریوالور ہاتھ میں لیا اور دبے پاؤں گن بردار کی طرف بڑھا۔ ابھی وہ اس سے ایک قدم پیچھے تھا کہ گن بردار کو اس کی موجودگی کا احساس ہو گیا۔ وہ جلدی سے عمران کی طرف مڑا اور اسی لمحے عمران نے تیزی بڑھ کر ریوالور کی نال اس کے سینے پر رکھ دی اور گن بردار بے اختیار اچھل پڑا۔

''خبردار۔کوئی آواز مت نکالنا ورنہ سینے میں سوراخ کر دوں گا''۔۔

عمران نے سرگوشی کے انداز میں وارننگ دیتے ہوئے کہا۔

''تم۔تم کون ہو''۔۔اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاتھ بلند کرلو اور گن میرے حوالے کر دو''۔۔عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو اس آدمی نے گن کندھے سے اتاری اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس سے گن لے لی۔گن اپنے کندھے سے لٹکا کر عمران نے اسے کمرے میں چلنے کا حکم دیا اور خود گھوم کر اس کے پیچھے آ گیا۔وہ آدمی اس کے آگے آگے کمرے کی طرف بڑھا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔عمران اس کی کمر سے ریوالور لگائے اندر آیا اور ایک ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ تھوڑا سا بند کر دیا۔کمرے میں اب نیم اجالا تھا۔

''کیا نام ہے تمہارا''۔۔عمران نے اس آدمی سے سوال کیا اور گھوم کر اس کے سامنے آ گیا۔

''راجر''۔۔وہ خوفزدہ لہجے میں بولا۔

''تمہارے علاوہ عمارت کے اندر کتنے آدمی ہیں اور گیٹ پر کون ہے۔غلط بیانی مت کرنا ورنہ تمہارے مرنے کا نیچے والوں کو پتہ بھی نہیں چلے گا''۔۔عمران نے دوسرا سوال کرتے ہوئے کہا۔

''چار آدمی ہیں''۔۔ایک گیٹ پر ہے باقی کمروں میں ہیں''۔۔راجر نے آہستہ سے کہا۔

www.define.pk

''تمہارا باس کس کمرے میں ہے''۔۔عمران نے اس کے سینے پر ریوالور کی نال کو دائرے میں گھماتے ہوئے کہا۔

''بائیں ہاتھ کے پہلے کمرے میں''۔۔راجر نے کانپتے ہوئے کہا۔

''باقی تین آدمی کس کمرے میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں''۔۔عمران نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔میں تو دو گھنٹے سے یہاں ہوں۔مگر تم کون ہو اور کیا

چاہتے ہو“۔۔راجر نے کہا۔

”نیچے چلو۔ میں تمہارے باس سے ملنا چاہتا ہوں۔لیکن یاد رکھو تم نے کسی کو سگنل دینے کی کوشش کی تو میں بلا دریغ فائر کھول دوں گا“۔۔ چلو باہر“۔۔عمران نے سفاکانہ لہجے میں کہا تو راجر پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ پھرتی سے پلٹا اور اس نے عمران کے ریوالور پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔عمران غافل نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے ریوالور والا ہاتھ بلند کیا اور نیچے سے راجر کی پنڈلی پر ٹھوکر رسید کر دی اور راجر کراہتا ہوا جھکا ہی تھا کہ عمران نے اس کے سر پر ریوالور دستہ رسید کر دیا۔راجر کراہتا ہوا منہ کے بل فرش پر گرا اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے دوبارہ اس کے سر پر ضرب جما دی۔

راجر فرش پر لڑھک گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوتی چلی گئی۔

www.define.pk

عمران نے اسے ہلا جلا کر دیکھا اور پھر اطمینان سے دروازے کی طرف بڑھا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے منڈیر کے پاس آ کر احتیاط سے نیچے جھانکا۔ یہاں سے گیٹ کے پاس ایک گن بردار کرسی پر بیٹھا تھا۔ گن اس نے گود میں رکھی ہوئی تھی۔ برآمدے کے باہر ایک کار کھڑی تھی۔ ایک آدمی اسے ٹیک لگائے سگریٹ سلگا رہا تھا اور اس کے کندھے سے گن جھول رہی تھی۔

www.deflib...

عمران نے گھڑی پر وقت دیکھا اور پھر دبے پاؤں زینے کی طرف بڑھا۔ زینے برآمدے میں اترتے تھے۔ وہ کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر زینے اترنے لگا۔ زینوں کے موڑ پر پہنچ کر اس نے چہرہ آگے بڑھایا اور برآمدے میں جھانکا۔ برآمدے میں کوئی نہ تھا۔ اس میں بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور بائیں جانب راہداری نظر آ رہی تھی۔ وہ دبے پاؤں آگے بڑھا اور چند زینے اتر کر برآمدے میں آ گیا۔ برآمدے

کے باہر کھڑی کار کی دوسری جانب ٹیک لگائے کھڑا شخص اب ٹہلتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

عمران جھکے جھکے راہداری کی طرف بڑھا مگر اس کی نگاہیں گیٹ کی طرف مرکوز تھیں۔ وہ راہداری کے پاس پہنچا۔ راہداری میں کوئی نہ تھا۔ اس میں کئی کمرے تھے جن کے دروازے بند تھے۔ عمران راہداری میں داخل ہو گیا۔ اب وہ باہر موجود دونوں گن برداروں کی نگاہوں سے اوجھل تھا۔ کوئی آہٹ پیدا کئے بغیر عمران پہلے کمرے کے دروازے پر پہنچا۔ پھر کی ہول پر جھک کر سوراخ سے کمرے میں جھانکا کمرے میں سامنے ایک میز کے پیچھے دراز قامت شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سگریٹ لائٹر تھا وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ یقیناً حیرت ہوئی۔ لائٹر بالکل ویسا ہی تھا جیسا پارکر کی جیب سے برآمد ہوا تھا۔ وہ سیدھا ہوا اور دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا

www.dearne.pk

کہ اچانک اندر سے مائیکل کی آواز ابھرنے لگی۔

''ہیلو ماریا۔ مائیکل کالنگ۔ اوور''۔۔ مائیکل نے کہا۔ عمران اس کی آواز سن کر دوبارہ جھکا اور کی ہول سے اندر جھانکنے لگا۔ مائیکل ہگریٹ لائٹر منہ کے قریب کئے بول رہا تھا۔

''یس باس۔ ماریا رسیونگ یو۔ اوور''۔۔ لائٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

www.define.pk

''سناؤ۔ کرنل ہڈسن کو کوئی اہم کال آئی ہے یا نہیں۔ اوور''۔۔ مائیکل نے پوچھا۔

''نو سر۔ ایک دو ذاتی فون آئے ہیں۔ ہمارے مطلب کی کوئی کال نہیں آئی۔ اوور''۔۔ ماریا نے جواب دیا۔ یہ سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ پولیس چیف کی فون آپریٹر مائیکل کی ایجنٹ ہے۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے ہی کرنل ہڈسن کو ہیلی کاپٹر کے اغواء سے متعلق کوئی رپورٹ ملے یا ایکسٹو سے اس کی فون پر بات ہو مجھے فوراً کال کرنا۔ اگر کسی خطرے میں پڑ جاؤ تو مجھے سگنل کر دینا۔ اوور اینڈ آل''۔۔ اندر سے مائیکل کی آواز آئی اور مائیکل نے لائٹ ٹرانسمیٹر آف کیا اور میز پر رکھا شراب کا گلاس اٹھا کر گھونٹ لینے لگا۔ عمران نے سیدھے ہو کر دروازے پر دستک دی۔

www.define.pk

''کم ان''۔۔ اندر سے مائیکل کی آواز آئی۔ اس کا مطلب تھا کہ دروازہ اندر سے لاک نہیں تھا۔ عمران نے ہینڈل گھمایا اور یکدم دروازہ کھول کر مائیکل پر ریوالور تان لیا۔

''اوہ''۔۔ مائیکل بے اختیار اچھل پڑا اور اس نے شراب کا گلاس میز پر رکھ دیا۔

''خبردار۔ اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا۔ ہاتھ بلند کر لو''۔ عمران نے

تیزی سے اندر قدم رکھتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ بند کر دیا۔ مائیکل کا چہرہ سپاٹ تھا مگر آنکھوں سے حیرت وغصہ جھلک رہا تھا۔

''تم کون ہو اور اندر کیسے داخل ہوئے ہو''۔۔ مائیکل نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم بتاؤ۔ تمہیں میں کس نام سے پکاروں''۔۔ عمران نے اس کے چہرے پر نگاہیں گاڑتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''میرا نام رائیڈر ہے''۔۔ وہ عمران کو گھورتا ہوا بولا۔

''ارے۔ رائیڈر ہیگرڈ۔ تم تو بہت مشہور شخصیت ہو''۔۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''۔۔ مائیکل کی آنکھوں میں الجھن نمودار ہوئی۔

''مطلب یہ کہ تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے شدید حیرت ہو رہی ہے۔ گنز

آف نیوران اور عقابوں کا نشیمن جیسے شہرہ آفاق ناول لکھنے والا رائیڈر ہیگرڈ یہاں موجود ہو گا۔ مجھے اس کی توقع نہ تھی۔ میں تو کسی اور کی تلاش میں یہاں آیا تھا'' ۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''تم کس کی تلاش میں آئے تھے'' ۔۔ مائیکل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''مائیکل کی تلاش میں۔ کیا یہ اس کا بنگلہ نہیں ہے'' ۔۔ عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہاں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے'' ۔۔ اپنا نام سن کر مائیکل نے چونکتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ عمران نے یکدم ریوالور کی نال میز پر رکھے گلاس کی طرف کر کے فائر کیا اور گلاس کے ٹکڑے اڑ گئے۔ شیشے کی چند کرچیاں مائیکل کے چہرے سے ٹکرائیں اور کئی جگہوں سے خون بہنے لگا۔ بے آواز ریوالور کے فائر کا دھماکہ نہیں ہوا تھا البتہ

www.dchie.pk

گا۔اس ٹوٹنے سے اچھی خاصی آواز بلند ہوئی تھی۔عمران نے ریوالور کا رخ دوبارہ اس کے سینے کی طرف کر دیا۔

''اوہ۔پاگل آدمی''۔مائیکل نے غصے سے جبڑے بھینچے۔

''یہ پاگل آدمی کی وارننگ ہے کہ تم نے ہاتھ نیچے کرنے کی ذرا سی بھی کوشش کی تو دوسری گولی تمہارے دل میں سوراخ کر ڈالے گی مسٹر رائیڈر رہیگرڈ''۔۔عمران نے باہر سے آتے تیز قدموں کی آہٹیں سنتے ہوئے ہنس کر کہا۔پھر وہ آگے بڑھا اور میز کی دائیں جانب سے ریوالور کی نال مائیکل کے پہلے سے لگا دی۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر گھس آئے مگر اندر کا منظر دیکھ کر یکدم رک گئے۔انہوں نے اپنے کندھوں سے گنیں اتارنے کی کوشش کی مگر عمران نے تیزی سے ایک آدمی پر فائر کیا اور پھرتی سے ریوالور دوبارہ مائیکل کی کمر سے لگا دیا۔گولی ایک گن بردار کے سینے میں لگی اور وہ چیخ کر فرش پر آ گرا

www.define.pk

تب عمران نے مائیکل کی پشت پر آ کر ریوالور کی نال اس کی پیٹھ سے لگائی اور رواچ کا ونڈ بٹن باہر کھینچ لیا اس نے بڑبڑانے کے انداز میں صفر کو کوڈ ورڈز میں مختصر ہدایت کی۔ اسی لمحے باہر سے دوڑتے قدموں کی آہٹیں بلند ہونے لگیں۔

www.define.pk

دوسرا گن بردار اپنے ساتھی کا حشر دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا۔عمران نے باہر سے آتے قدموں کی آہٹوں کی پرواہ نہ کی۔ایک آدمی کو گولی مارنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ کمپاؤنڈ میں موجود دونوں گن بردار مرنے والے کی چیخ سن کر اندر دوڑیں اور عمران کے ساتھیوں کو اندر آنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

''تم ہاتھ بلند کر لو مسٹر ورنہ تمہارے باس کی کھوپڑی اڑا دوں گا''۔۔

www.dehne.pk

عمران نے دوسرے آدمی کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تو گن بردار نے فوراً ہی ہاتھ بلند کر لئے۔مائیکل بھی ہاتھ اٹھائے کھڑا بے بسی سے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ایک دو لمحوں بعد دونوں گن بردار دوڑے ہوئے

''ان سے کہو کہ ہتھیار پھینک کر ہاتھ بلند کر لیں۔ مجھے ان سے مائیکل کا پتہ معلوم کرنا ہے''۔۔عمران نے مائیکل کو حکم دیا۔

''تم جو کوئی بھی ہو یہاں سے زندہ نہیں جا سکو گے''۔۔ مائیکل نے اپنے آدمیوں کو ہاتھ بلند کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے عمران کو دھمکی دی۔ دونوں افراد نے اپنی گنیں پھینک کر ہاتھ بلند کر دیئے۔تب عمران نے یکدم مائیکل کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا ریوالور نکال لیا۔

''اب بتاؤ مسٹر رائیڈر ہیگرڈ۔ ان تینوں میں سے مائیکل کون ہے''۔۔عمران نے کہا۔

''ان میں سے کوئی نہیں''۔۔ مائیکل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

www.downloadurdu.pk

" کیا تمہارا باس درست کہہ رہا ہے دوستو" ۔۔عمران نے ان سے پوچھا۔

"ہاں ۔ہم میں سے کوئی بھی مائیکل نہیں ہے" ۔۔ایک آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" بکومت ۔جب تک تم مجھے مائیکل کا پتہ نہیں بتاؤ گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا" ۔۔عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

" جوگر ۔یہ پاگل تم دونوں کی نگاہوں سے کیسے بچ کر اندر آیا ہے" ۔۔مائیکل نے بعد میں آنے والے دونوں آدمیوں کو گھورتے ہوئے پوچھا" ۔۔

معلوم نہیں باس ۔گیٹ کی طرف سے نہیں آیا۔ وہاں ہم دونوں ہوشیار کھڑے تھے" ۔۔جوگر نامی شخص نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو کیا آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکا ہوں''۔۔عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں کیا معلوم''۔۔جوگر نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔اسی لمحے باہر سے قدموں کی ہلکی سی چاپ ابھری اور پھر صفدر، کیپٹن بابر کے ساتھ اندر گھس آیا۔اندر آتے ہی انہوں نے مائیکل کے آدمیوں پر ریوالور تان لئے۔انہیں دیکھ کر مائیکل کی آنکھوں میں خوف جھلکنے لگا۔

''کیا یہ تمہارے ساتھی ہیں''۔۔مائیکل نے عمران سے مخاطب ہوکر کہا۔

''ہاں مسٹر رائیڈر۔یہ بھی تمہیں دیکھنے کا شوق رکھتے ہیں''۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ مسٹر رائیڈر ہے۔معلوم نہیں اصلی ہے یا نقلی۔اس کا چہرہ صاف

www.define.pk

کرنا پڑے گا‘‘۔۔عمران نے صفدر اور کیپٹن بابر سے کہا۔
’’نہیں۔میرا چہرہ اصلی ہے‘‘۔۔مائیکل نے تیزی سے کہا۔
’’پھر یہ دونوں نقلی ہیں‘‘۔۔عمران نے غصے سے کہا اور بعد میں آنے والے دونوں افراد پر گولیاں برسا دیں اور وہ کوئی آواز نکالے بغیر فرش پر ڈھیر ہو گئے۔تیسرا آدمی خوف سے لرزنے لگا۔
’’تم بتاؤ۔مائیکل کون ہے۔جھوٹ بولا تو میرا ریوالور سچ اگل دے گا‘‘۔۔عمران نے تیسرے آدمی کو گھورتے ہوئے کہا تو اس نے مائیکل کی طرف دیکھا اور مائیکل نے اسے آنکھ سے اشارہ کر دیا۔
’’مم۔معلوم نہیں‘‘۔۔اس آدمی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔اس کے خاموش ہوتے ہی عمران کے ریوالور نے شعلہ اگلا اور اس آدمی کے سینے میں سوراخ ہو گیا۔عمران کی درندگی دیکھ کر مائیکل خوف سے لرزنے لگا۔صفدر اور کیپٹن بابر کے ریوالوروں کا رخ اب مائیکل کی

www.dem...

طرف تھا۔عمران نے مائیکل کی کنپٹی پر ریوالور کی نال رکھ دی۔

''مسٹر مائیکل۔تم بولو۔تمہارا نام مائیکل ہے یا سائیکل''۔۔عمران نے طنزیہ لہجے میں پوچھا اور اس کے سامنے آ گیا۔

''مم۔مائیکل۔تم کون ہو''۔۔مائیکل نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''جائنفل۔جلوتری کا بھائی۔یعنی ماسٹر اف سپائسز۔ماسٹر کا پتہ ہے نا''۔۔عمران نے معصوم لہجے میں کہا۔

www.deffoe.pk

''ہاں''۔۔مائیکل نے عمران کو عجیب سے نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے ماسٹر۔جلدی بولو ورنہ ان چاروں کے بعد تمہیں بھی گولی مار کر اپنا دل ٹھنڈا کرلوں گا''۔۔عمران نے کہا۔

''مم۔ما۔ماسٹر''۔۔مائیکل نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔یعنی چوروں کا بادشاہ''۔۔عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مم۔معلوم نہیں۔میں کسی ماسٹر کو نہیں جانتا''۔۔۔مائیکل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''پھر تو تمہارا زندہ رہنا بے کار ہے''۔۔عمران نے ریوالور سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھہرو۔ٹھہرو۔وہ یہاں نہیں ہے''۔۔مائیکل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.dean.pk

''تو کیا تمہارے گھر میں ہے''۔۔عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں وہ تل ابیب پہنچ چکا ہے''۔۔مائیکل نے آہستہ سے کہا۔

''تل ابیب۔اتنی جلدی۔کیا گدھا گاڑی پر گیا ہے وہاں''۔۔عمران نے کہا۔

ہوئے کہا۔

''گویا تم بتانا نہیں چاہتے۔ دوسرے الفاظ میں تم زندہ نہیں رہنا چاہتے''۔۔عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔عمران کے ساتھی عمران کے وقت ضائع کرنے پر بیزار ہو رہے تھے۔

''آپ ہٹ جائیں۔ میں اس سے ابھی اگلوالیتا ہوں''۔۔صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.delme.pk

''ٹھیک ہے۔ میں ہٹ جاتا ہوں''۔۔۔عمران نے مائیکل کی پشت کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تو مائیکل صفدر کی طرف متوجہ ہوا اور عمران نے پھرتی سے ریوالور کا دستہ اس کی کنپٹی پر رسید کر دیا وہ کراہتا ہوا لڑکھڑایا اور فرش پر گرتا چلا گیا۔

رات اتنی سیاہ نہ تھی کیونکہ آسمان پر پھیلے ستاروں کی زمین پر پہنچنے والی روشنی سے مدھم سا اجالا ہو رہا تھا۔ اس مدھم سی روشنی میں چار چوپائے خودرو جھاڑیوں میں آگے پیچھے جنوب کی سمت میں سفر کر رہے تھے۔

یہ چوپائے دراصل انسان تھے اور انہوں نے سیاہ لباس پہن رکھے تھے۔ وہ ہاتھ پاؤں کے بل جانوروں کی طرح اونچی نیچی زمین پر جھاڑیوں کی آڑ لیتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ یہ جھاڑیاں وہاں بکثرت موجود تھیں اور ان کی بلندی تین فٹ تک تھی جو کم از کم تین فٹ کے قطر میں پھیلی ہوئی تھیں۔

www.dehne.pk

سیاہ پوش جس سمت میں آگے بڑھ رہے تھے اس جانب کافی فاصلے پر

افق سیاہ ہو رہا تھا۔ یہ سیاہی دراصل اس طرف مغرب سے مشرق کی طرف پھیلے ہوئے جنگل کی تھی۔ چاروں سیاہ پوش خاموشی سے جنگل کی طرف محو سفر تھے۔ ان سے تقریباً بیس قدم آگے دو اور سیاہ پوش چل رہے تھے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد پہلے دو سیاہ پوش درختوں کے پاس پہنچ کر رک گئے۔ دو منٹ بعد پیچھے آنے والے چاروں افراد بھی ان کے پاس پہنچ گئے۔

www.define.pk

وہ لوگ چند منٹ وہاں آرام کرنے کے بعد اٹھے اور جنگل میں چلنے لگے۔ سب سے آگے والے شخص کے ہاتھ میں ایک پنسل ٹارچ تھی جس کی محدود روشنی کا دائرہ زمین پر پڑ رہا تھا۔ وہ سب ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے۔ جنگل کافی گھنا تھا۔ راستے میں پھیلی خودرو جھاڑیوں سے بچتے ہوئے تقریباً ایک فرلانگ چلنے کے بعد سب سے اگلا سیاہ پوش رک گیا۔

جنگل ختم ہونے والا ہے۔ اپنے ریوالور نال اور احتیاط سے قدم اٹھاؤ“۔۔۔اس نے پلٹ کر آہستہ سے بقیہ پانچوں سے کہا۔

”جنگل کے بعد کیا ہے“۔۔۔ایک ساتھی نے آہستہ سے پوچھا۔

”جنگل کے بعد منگل اور منگل کے بعد بدھ“۔۔۔نارچ برادر سیاہ پوش نے معصوم سے لہجے میں کہا جو دراصل عمران تھا اور سوال کرنے والا تنویر تھا۔ عمران کے جواب پر ان کے بقیہ ساتھی بھی مسکرا دیئے اور عمران کی ہدایت پر اپنے لباسوں سے سائیلنسر لگے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لئے۔

”جنگل کی دوسری جانب بارڈر ہے۔ ہمیں بارڈر کراس کرنا ہے۔ فوجی محافظوں سے مڈبھیڑ ہو جائے تو میرے کاشن کے بغیر کوئی کاشن مت لینا۔ ہمیں فوجیوں سے ٹکرائے بغیر آگے جانا ہے۔ آؤ“۔عمران نے کہا اور پلٹ کر چل دیا۔ صفدر، کیپٹن بابر، تنویر،

www.default.pk

چوہان اور جولیا اس کے پیچھے قدم اٹھانے لگے۔ تقریبا پانچ منٹ چلنے کے بعد عمران نے ٹارچ بجھا دی یہاں جنگل گھنا نہیں تھا اور ستاروں کی مدھم روشنی پہنچ رہی تھی جس میں وہ چند فٹ تک کی چیز دیکھ سکتے تھے۔ درختوں کے درمیان فاصلہ بڑھنے لگا۔ آخری درختوں کے پاس پہنچ کر وہ درختوں کی آڑ لینے لگے۔ عمران نے ایک درخت کی آڑ میں رک کر اپنے لباس سے چھوٹی سی دوربین نکالی۔ دوربین کے عدسے مخصوص قسم کے تھے جن سے تاریکی میں بھی چالیس قدم تک کی چیز واضح طور پر دیکھی جا سکتی تھی۔

www.define.pk

اس نے دوربین آنکھوں سے لگا کر درختوں کی دوسری جانب کا جائزہ لیا۔ اس طرف اونچے نیچے ٹیلے تھے جو دو تین فٹ سے زیادہ بلند نہ تھے۔ ٹیلوں والی زمین خاردار تاروں کی قد آدم باڑ تھی۔ باڑ کی دوسری جانب فوجی محافظ پہرہ دے رہے تھے وہ فوجی ایک دوسرے سے

تقریباً بیس پچیس قدم کے فاصلے پر ٹہل رہے تھے۔ تھوڑے فاصلے پر پھر ٹیلوں کا سلسلہ تھا جو کافی بلند تھا اور ان کا پھیلاؤ اتنا زیادہ تھا کہ ان کے پیچھے فوجی ٹرک چھپائے جا سکتے تھے۔ وہاں برقی روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ البتہ محافظوں کے کندھوں پر موجود گنوں پر ٹارچیں نصب تھیں جنہیں ضرورت کے وقت استعمال کیا جا سکتا تھا۔

''صفدر۔ ہمیں کم از کم دو محافظوں کی جگہ لینی ہے''۔۔ آؤ۔ عمران نے قریبی درخت کی آڑ میں کھڑے صفدر سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''میرا اسگنل ملنے پر تم نے آگے بڑھنا ہے اور دونوں محافظوں کے درمیان سے گزرنا ہے''۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے دوبارہ کہا اور پھر وہ زمین پر بیٹھا اور ہاتھ پاؤں پر چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا صفدر نے اس کی تقلید کی۔ وہ ٹیلوں کی آڑ لیتے ہوئے

www.dev...

خاردار تاروں کے پاس پہنچ گئے۔ باڑ کی سب سے نچلی تار زمین سے تقریباً آٹھ انچ بلند تھی۔ عمران سینے کے بل لیٹ گیا۔ پھر اس نے جیب سے تار کاٹنے والا پلاس نکالا اور نچلی تار کو کاٹنے لگا۔ صفدر اس کے قریب لیٹا دونوں محافظوں کی نگرانی کر رہا تھا۔ جو باڑ سے تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلے پر اور ایک دوسرے سے پچیس قدم دور کھڑے سگریٹ پھونک رہے تھے۔ اس فاصلے کے درمیان واقع ٹیلوں کے سبب وہ لیٹے ہوئے عمران اور صفدر کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔

www.dehe.pk

عمران نے تار کاٹ کر اس کے دونوں سرے دائیں بائیں لپیٹ کر چھوڑ دیئے۔ اب دوسری تار تقریباً ڈیڑھ فٹ کی بلندی پر تھی اور ان کے گزرنے کے لئے یہ فاصلہ کافی تھا۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا پھر وہ دونوں آگے پیچھے باری باری باڑ کے نیچے سے گزر کر دوسری طرف آ گئے۔ صفدر ہاتھ میں ریوالور لئے بائیں جانب کھڑے محافظ کی طرف

رینگنے لگا جبکہ عمران دائیں طرف موجود محافظ کی طرف بڑھا۔ اس محافظ سے تقریباً پانچ چھ فٹ پیچھے ٹیلے کی آڑ میں رک کر اس نے جیب سے سگریٹ لائٹر نکالا۔ یہ بظاہر سگریٹ لائٹر تھا مگر اس سے زہریلی سوئیاں فائر کی جاتی تھیں۔

اس نے محافظ کی گردن کا نشانہ لیا اور لائٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ لائٹر سے باریک سی سوئی نکلی اور محافظ کی گردن میں گھس گئی۔ محافظ رک کر اپنی گردن کھجانے لگا مگر ایک دو لمحوں بعد وہ لڑکھڑا کر گر گیا۔ اسی لمحے صفدر کی جانب والا محافظ بھی گر گیا۔ صفدر نے بھی اس پر سوئی فائر کی تھی۔ پھر ایک منٹ کے اندر اندر ان دونوں نے محافظوں کی وردیاں اتار کر اپنے جسموں پر چڑھا لیں اور محافظوں کو گھسیٹ کر ٹیلوں کی آڑ میں چھپا دیا۔ اب وہ ان کی جگہ کھڑے تھے۔ ان کے دائیں اور بائیں کھڑے محافظ اس تبدیلی سے بے خبر رہے۔ عمران نے واچ

www.dear.pk

ٹرانسمیٹر پر کیپٹن بابر کی فریکونسی سیٹ کی اور سرگوشی کے انداز میں کال کرنے لگا۔

''ہیلو کیپٹن۔ عمران کالنگ اوور''۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس عمران صاحب۔ کیپٹن بابر اٹنڈنگ یو۔ اوور''۔۔ ایک لمحے بعد واچ ٹرانسمیٹر سے کیپٹن بابر کی آواز ابھری تو عمران نے سرگوشیانہ انداز میں اسے ہدایات دیں اور ٹرانسمیٹر آف کر کے ٹہلتا ہوا دائیں جانب کھڑے محافظ کی طرف بڑھنے لگا۔ اندھیرے اور سر پر آہنی خود کے سبب وہ محافظ عمران کی شکل نہیں دیکھ سکتا تھا۔ عمران نے قریب پہنچ کر جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور ایک سگریٹ نکال کر اپنے ہونٹوں میں دبایا اور پیکٹ اس محافظ کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے پیکٹ سے ایک سگریٹ کھینچ لیا۔ عمران نے پیکٹ جیب میں رکھا اور

www.define.pk

پھر لائٹر نکالا اور اس محافظ نے سگریٹ ہونٹوں میں دبا لیا۔ عمران نے یوں لائٹر اس کے چہرے کی طرف بڑھا دیا۔ جیسے اس کا سگریٹ سلگانا چاہتا ہو مگر پھر اس نے لائٹر کا مخصوص بٹن دبا دیا۔

دوسرے ہی لمحے محافظ نے تیزی سے اپنی شہ رگ کو کجھایا اور پھر لڑ کھڑا کر گرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے ہاتھ پر سنبھال کر زمین پر لٹا دیا۔ محافظ بے جان ہو چکا تھا۔ عمران نے ایک منٹ میں سے یونیفارم سے محروم کیا اور کھڑا ہو گیا۔ اس نے باڑ کی جانب دیکھا۔ اس کے چاروں ساتھی باڑ کے نیچے سے گزر کر بڑے ٹیلوں کی جانب رینگ رہے تھے۔ عمران کو کوئی خیال آیا اور اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن باہر کھینچا اور گھڑی کو منہ کے قریب لا کر کیپٹن بابر کو نئی ہدایات دیں پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے دوسری جانب کھڑے محافظ کی نگرانی کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن بابر رینگتا ہوا اس کے قریب آ پہنچا اور

www.dem...

وہاں پڑی یونیفارم پہننے لگا جو عمران نے مردہ محافظ کے جسم سے
اتاری تھی۔ یونیفارم پہن کر وہ کھڑا ہو گیا اور عمران بیٹھ کر سینے کے بل
لیٹ گیا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کے پیچھے رینگنے لگا جو ٹیلوں کی طرف
رینگتے چلے جارہے تھے۔

www.define.pk

''قصبے کا سب سے اچھا ہوٹل کہاں ہے''۔ یہ سوال کرنے والے لبنانی شخص کو ٹیکسی ڈرائیور نے غور سے دیکھا۔

''کیا آپ پہلی مرتبہ آئے ہیں جناب''۔۔ اس نے لبنانی سے پوچھا۔

''نہیں۔ بیس سال پہلے آیا تھا۔ اس وقت یہ قصبہ چھوٹی سی بستی تھی''۔۔۔ لبنانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''ہاں۔ لیکن جب سے فوج نے اس علاقے پر قبضہ کیا اس میں کافی آبادی ہو گئی ہے۔ سرحدی علاقہ ہونے کی وجہ اور فوجیوں کی آمدورفت سے یہاں کافی رونق رہتی ہے''۔۔ ڈرائیور نے سر ہلا کر

رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔

"یہ شہر کا سب سے اچھا اور مہنگا ہوٹل ہے۔ غیر ملکیوں کی تفریح طبع کے لئے اس میں ناچ گانا بھی ہوتا ہے۔ سیکورٹی کا بھی بہترین انتظام ہے"۔۔ چند لمحوں بعد اس نے ٹیکسی ایک تین منزل ہوٹل کے بیرونی گیٹ کے پاس روکی اور لبنانی سے مخاطب ہو کر کہا۔ لبنانی نے اپنے موٹے لبنانی ساتھی کو اترنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی اترا اور ٹیکسی کا کرایہ ادا کر کے موٹے ساتھی کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ دائیں جانب پارکنگ میں خاصی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں جن میں فوجی جیپیں بھی تھیں اور آرمی کے نشانات والی کاریں بھی۔ وہ دونوں ہال میں داخل ہونے لگے تو دروازے پر کھڑے گارڈ نے انہیں روکا اور باری باری ان کی تلاشی لی۔ وہ دونوں کاؤنٹر پر پہنچے جہاں ادھیڑ عمر کلرک نے کاروباری انداز میں ان کا استقبال کیا۔

www.define.pk

''فرمائیے جناب''۔۔کاؤنٹر پر کھڑے ادھیڑ عمر نے کہا۔

''ہمیں ایک ڈبل بیڈ کمرہ چاہیئے''۔۔نوجوان لبنانی نے کہا۔

''مل جائے گا جناب۔سیکنڈ فلور پر ہے''۔۔۔کلرک نے رجسٹر کھولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رجسٹر میں ان دونوں کے ضروری کوائف کی خانہ پری کی اور ایک ویٹر کو کمرہ دکھانے ان کے ساتھ بھیج دیا۔ویٹر کے پیچھے پیچھے وہ زینوں کی طرف بڑھ گئے۔اسی لمحے ہال کے ایک گوشے میں بیٹھا ایک گنجے سر اور سنہری موچھوں والا سفید فام شخص اٹھا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

''ذرا مجھے ان دونوں کے اندراجات بتاؤ''۔۔۔کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے کلرک سے کہا۔

''دونوں لبنانی ہیں سر''۔۔۔کلرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''معلوم ہے مجھے۔تم رجسٹر کھولو۔گنجے سر والے نے سخت لہجے میں کہا

www.define.pk

تو ادھیڑ عمر سہم گیا۔ اس نے رجسٹر کھولا اور گنجے سر والے کے سامنے کر دیا۔

''عباد اور فواد۔ فواد موٹے آدمی کا نام ہے یا دوسرے کا''۔۔ گنجے سر والے نے کلرک سے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ موٹے کا نام عباد ہے۔ فواد اس کا ساتھی ہے''۔۔۔ کلرک نے تیزی سے کہا۔

www.deffnc.pk

''یہاں آنے کا مقصد تفریح کے علاوہ بھی کچھ ہے یا نہیں''۔۔ گنجے سر والے نے رجسٹر پر دیکھا ہوا پوچھا۔

''نہیں سر۔ فواد بچپن میں ایک مرتبہ یہاں آیا تھا اب دوسری مرتبہ محض یہاں کی ترقی و رونق دیکھنے آیا ہے''۔۔۔ کلرک نے کہا۔

''احمق آدمی۔ یہ بات تو تم نے یہاں لکھ دی ہے۔ کوئی نئی بات بتاؤ''۔۔ گنجے سر والے نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''نئی بات انہوں نے کوئی نہیں کی ورنہ ضرور بتا تا مسٹر ویل۔ کیا آپ کو ان پر کوئی شبہ ہو گیا ہے''۔۔ کلرک نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''یہی سمجھ لو۔ ہمیں ہر آدمی پر شبہ کر کے اس کی اصلیت معلوم کرنا ہوتی ہے''۔۔ گنجے سر والے نے رجسٹر بند کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

''رائٹ سر۔ رائٹ سر''۔۔ کلرک نے زور سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''کس کمرے میں انہیں بھیجا ہے''۔۔ گنجے سر والے نے پوچھا۔

''سیکنڈ فلور پر روم نمبر سیونٹین میں''۔۔ دونوں نے ایک ہی ڈبل بیڈ روم لیا ہے''۔۔ کلرک نے کہا۔

''کتنے دن کے لئے''۔۔ گنجے سر والے نے زینوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ایک ہفتے کے لئے ۔ ہو سکتا ہے اگلا ہفتہ بھی یہاں

گزاریں"۔۔کلرک نے کہا۔

"ہونہہ۔ایک پیگ بناؤ"۔۔گنجے سر والے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو کلرک نے پلٹ کر عقب میں واقع شیشے کی الماری سے شراب کی بوتل اٹھائی اور ایک گلاس میں پیگ بنا کر اس کے آگے رکھ دیا۔گنجا زینوں کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھتا ہوا شراب کے گھونٹ لینے لگا۔چند لمحوں بعد زینوں کی طرف سے وہی ویٹر آتا دکھائی دیا جو لبنانی مسافروں کو کمرہ دکھانے گیا تھا۔جونہی وہ قریب سے گزرنے لگا گنجے نے اسے روک لیا۔

"دونوں لبنانی جنہیں تم کمرہ دکھانے گئے تھے انہوں نے تم سے کیا باتیں کی ہیں"۔۔گنجے نے ویٹر سے پوچھا۔

"چائے کے بارے میں پوچھا کہ تمہارے ہوٹل میں چائے کیسی ہے"۔۔ویٹر نے کہا۔

www.define.pk

''پھر۔ تم لے جاؤ گے ان کی چائے''۔۔ گنجے نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی وہ غسل کریں گے۔ پھر ہال میں بیٹھ کر چائے پیئیں گے''۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔ یہ سن کر گنجے نے سر ہلایا اور ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہال سے نکل کر وہ پارکنگ میں آیا اور جیب سے موبائل فون نکال کر کال کرنے لگا۔

''ہیلو۔ گارڈنر سپیکنگ''۔۔ سلسلہ ملنے پر آواز سنائی دی۔

www.define.pk

''جارج بول رہا ہوں۔ کیا کر رہے ہو''۔۔ گنجے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے غم میں وہسکی سے دل بہلا رہا ہوں''۔۔ گارڈنر نے جواب دیا۔

''میرے غم کی اتنی فکر ہے تو یہاں چلے آؤ۔ میں اسکالا ہوٹل میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں''۔۔۔ جارج نے ہنس کر کہا۔

''اوہ۔ کیا کوئی خاص بات''۔۔ گارڈنر نے پوچھا۔

''ہاں۔ دو لبنانی چند منٹ پہلے یہاں آئے ہیں۔ مجھے ان پر شک ہے''۔۔۔ جارج نے کہا۔

''کس قسم کا شک''۔۔۔ گارڈنر کی آواز میں حیرت کا عنصر شامل تھا۔

'اگر کوئی آدمی کہے وہ اس قصبے کی سیر کرنے آیا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے''۔۔۔ جارج نے پوچھا۔

www.define.pk

''اس قصبے کی سیر۔ کوئی پاگل ہی یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ یہاں کون سے قابل دید مقامات ہیں جن کی سیر کرے گا وہ''۔۔۔ دوسری طرف سے گارڈنر کی بے ساختہ ہنسی سنائی دی۔

''اسی بات نے مجھے شبہ میں ڈالا ہے جبکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ چھوٹا سا سرحدی شہر ہے جس کی پچاس فیصد سے زائد آبادی آرمی کی ہے اور آرمی کی وجہ سے اس شہر میں رونق ہے''۔۔ جارج نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے"۔۔ گارڈنر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی مجھے لبنانی نہیں لگتا۔ اس کے بھدے ہونٹ اور سر کے بال لبنانیوں جیسے نہیں ہیں بلکہ افریقیوں جیسے ہیں۔ بہرحال تم آؤ اور انہیں چیک کرو"۔۔۔ جارج نے کہا۔

www.define.pk

"آل رائٹ۔ میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔ او کے"۔۔ گارڈنر نے کہا تو جارج نے موبائل آف کیا اور دوبارہ ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی زمین پر رینگتے ہوئے ٹیلے کی دوسری جانب پہنچے تو اس جانب دور تک کوئی محافظ موجود نہ تھا۔ البتہ دائیں جانب کچھ فاصلے پر واقع ایک بلند ٹیلے کی دوسری جانب روشنی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران نے چند لمحوں تک سوچا پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر صفدر اور کیپٹن بابر کو باری باری کال کر کے اس طرف آنے کی ہدایت کی اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

www.define.pk

''تم تینوں یہاں رک کر صفدر اور کیپٹن بابر کا انتظار کرو۔ وہ آ جائیں تو ان کے ساتھ اس ٹیلے کی طرف آ جانا اور وہاں رک کر میرا انتظار کرنا۔ میں جا کر اس کی طرف کا جائزہ لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی جیپ وغیرہ

مل جائے کیونکہ ہمارا سفر طویل ہے"۔۔عمران نے جولیا، چوہان اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ اٹھا اور اس بلند ٹیلے کی طرف بڑھنے لگا جو کم از کم سو قدم کے فاصلے پر تھا۔وہ ٹیلے کے پاس جا پہنچا پھر وہ ٹیلے کے پہلو کی جانب ہاتھ پاؤں کے بل چلنے لگا۔اس جانب آ کر اس نے دوسری طرف کا جائزہ لیا۔ ٹیلے سن چد قدم آگے چند فوجی خیمے لگے ہوئے تھے جبکہ خیموں اور ٹیلے کے درمیان چند فوجی ٹرک اور دو جیپیں کھڑی تھیں۔خیموں کا فرنٹ دوسری جانب تھا اور اسی جانب گیس لیمپ روشن تھے۔

عمران نے چند لمحوں کے لئے سوچا پھر قریب ترین خیمے کی طرف بڑھنے لگا اس کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔کچی زمین پر بلی کی طرح چلتا ہوا وہ خیمے کے عقب میں آیا اور ایک سوراخ سے اندر کا جائزہ لینے لگا۔خیمے کے اندر ایک میز کے گرد چار فوجی بیٹھے تاش کھیل رہے

www.define.pk

تھے۔ ان میں سے ایک فوجی کے کندھے کے سٹارا سے کیپٹن ظاہر کر رہے تھے جبکہ ایک لیفٹینینٹ اور دو نائیک تھے۔ ان کے آگے شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں جبکہ خیمے کے دروازے کا پردہ گرا ہوا تھا۔ خیمے کی چھت کے ساتھ ایک ٹارچ لگی ہوئی تھی جس کی روشنی میز سمیت ان فوجیوں کا احاطہ کر رہی تھی۔ کیپٹن کے سوا وہ سب غیر مسلح تھے۔ کیپٹن کے ہولسٹر میں اس کا پسٹل دکھائی دے رہا تھا۔

www.define.pk

ان کا جائزہ لے کر عمران واپس پلٹا اور ٹیلے کے پہلو میں پہنچ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے چلتا ہوا ٹیلے کی دوسری جانب پہنچا تو اس کے ساتھی چند قدم کے فاصلے پر آ رہے تھے۔ عمران ان کا انتظار کرنے لگا۔ جلد ہی وہ قریب آ پہنچے۔ کیپٹن بابر اور صفدر فوجی یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ عمران نے ان دونوں کو اپنے پروگرام سے آگاہ کیا اور پھر ان دونوں کے ہمراہ دوبارہ ٹیلے کی دوسری طرف بڑھنے لگا۔

دوسری جانب آ کر وہ ہاتھ پاؤں کے بل اس خیمے کی طرف بڑھنے لگا جس میں فوجی تاش کھیل رہے تھے۔

قریب پہنچ کر وہ کھڑے ہو گئے خیمے کا عقبی پردہ ایک ڈوری سے بندھا ہوا تھا۔عمران نے جیب سے چاقو نکالا اور پردے کی ڈوری آہستہ آہستہ کاٹنے لگا۔اس نے ڈوری کو ہلائے بغیر کاٹا اور پھر یکدم خیمے میں داخل ہو کر اس نے میز کے گرد بیٹھے فوجیوں پر گن تان لی۔عمران کو دیکھ کر وہ چاروں حیرت وخوف سے ساکت ہو گئے۔

''تم میں سے کسی کے منہ سے ہلکی سی بھی آواز نکلی تو میں بھون دوں گا۔۔ ہاتھ بلند کرلو''۔۔۔عمران نے کہا تو ان چاروں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر ہاتھ بلند کر لئے۔تب صفدر اور کیپٹن بابر خیمے کے اندر گھس آئے اور انہوں نے وہاں بیٹھے فوجیوں پر گنیں تان لیں۔ ان دونوں کے آنے پر وہ چاروں اور زیادہ خوفزدہ

www.deferne.pk

نظر آنے لگے۔ عمران آگے بڑھا اور کیپٹن کے عقب میں آ کر گن اس کی گردن سے لگا دی اور پھر اس نے دوسرا ہاتھ جھکایا اور کیپٹن کے ہولسٹر سے پسٹل نکال کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

''سنو۔ ان چاروں میں سے جو بھی اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت کرے یا منہ سے آواز نکالے اسے بھون دینا''۔ عمران نے آہستہ سے صفدر اور کیپٹن بابر سے کہا اور پھر وہ خیمے کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھوڑا سا پردہ ہٹا کر باہر جھانکا۔ خیموں کے باہر کوئی نہ تھا۔ چند قدم کے فاصلے پر دو فوجی ٹرک کھڑے تھے۔ خیموں اور ٹرکوں کے درمیان کشادہ جگہ پر ایک بانس گڑا ہوا تھا۔ جس پر ایک گیس کیمپ جل رہا تھا۔ عمران پلٹا اور جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر کیپٹن کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ وہ چاروں ہاتھ بلند کئے ساکت بیٹھے عمران کی طرف خوفزدہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

www.deffro.pk

”سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہم سے تعاون کرو اور تمہارا تعاون صرف اتنا چاہیے کہ تم خاموش رہو۔ تم میں سے کسی نے بولنے کی کوشش کی تو اس کو ہمیشہ کے لئے اس طرح خاموش کرا دوں گا کہ دوسرے خیموں میں موجود تمہارے ساتھیوں کو بالکل پتہ نہیں چلے گا“۔ عمران نے آہستہ سے فوجیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور ریوالور کا رخ سامنے بیٹھے نائیک کی طرف کر دیا۔ وہ چاروں اس کے ریوالور کی طرف دیکھنے لگے اور عمران نے یکدم ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے سامنے بیٹھے نائیک کی پیشانی میں سوراخ ہو گیا۔ وہ یکدم تڑپا اور پھر کرسی پر ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کی پیشانی سے خون ابل ابل کر اس کے سینے پر آ رہا تھا۔ باقی تینوں فوجیوں کے چہرے خوف سے سیاہ پڑ گئے۔ عمران نے ریوالور کی نال کیپٹن کی گردن سے لگائی اور جیب سے مخصوص لائٹر نکال لیا۔

www.deflnet.pk

’’اب تم تینوں اپنی آنکھیں بند کر لو اور سر جھکا لو‘‘۔۔عمران نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا اور ان تینوں نے خوفزدہ ہو کر چہرے اپنے سینوں پر جھکا لئے۔تب عمران نے لائٹر کا رخ ایک آدمی کے سر کی طرف کر کے بٹن دبایا اور لائٹر سے نکلنے والی زہریلی سوئی اس کے سر میں گھس گئی۔اس کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی اور وہ بے جان ہو کر کرسی سے نیچے آ گرا۔اس کے ساتھ بیٹھے فوجی نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے عمران نے اس پر بھی سوئی فائر کر دی سوئی اس کی پیشانی میں گھس گئی اور وہ بھی بے جان ہو کر فرش پر آ گرا۔ان کا انجام دیکھ کر فوجی کیپٹن کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔

’’تم اگر مرنا نہیں چاہتے تو اٹھو اور میرے آگے آگے اس طرف سے باہر چلو‘‘۔۔عمران نے کیپٹن کو حکم دیتے ہوئے کہا۔کیپٹن خوف سے لرزتا ہوا اٹھا اور عمران کے اشارے پر خیمے کے عقبی دروازے کی

www.deffin.pk

طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کیپٹن بابر اور صفدر کو مرنے والے فوجیوں کی وردیاں اتار لانے کا اشارہ کیا اور کیپٹن کی کمر سے ریوالور لگا کر خیمے سے نکل کر ٹیلے کی طرف بڑھنے لگا۔

www.define.pk

جارج ہال میں داخل ہو کر زینوں کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ گارڈنر کے آنے سے پہلے ان لبنانی مسافروں کو دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ دونوں اندر کیا کر رہے ہیں۔ زینے طے کر کے وہ سیکنڈ فلور پر پہنچا اور روم نمبر سیونٹین کی طرف بڑھنے لگا۔ اس وقت راہداری میں اس کے سوا کوئی موجود نہیں تھا وہ دبے قدموں سے روم نمبر سیونٹین کے پاس آیا اور دروازے پر رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازے سے کان لگا کر اندر کی سن گن لی لیکن اندر خاموشی تھی۔

www.define.pk

جارج نے دائیں بائیں دیکھا پھر کسی کو نہ پا کر دروازے پر جھکا اور کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ سامنے میز کے پاس موٹا لبنانی بیٹھا ہوا تھا لیکن

اس کا ساتھی نظر آ رہا تھا جس کا نام فواد بتایا گیا تھا۔ شاید وہ واش روم میں تھا کیونکہ عباد کے پیچھے رکھا بیڈ خالی نظر آ رہا تھا۔ فواد کو نہ پا کر جارج کو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ عباد کو کمرے میں چھوڑ کر باہر تو نہیں چلا گیا۔ اگر وہ واش روم میں تھا تو پھر اندر خاموشی کیوں تھی اور پانی گرنے کی آواز کیوں نہیں آ رہی تھی۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچتا کمرے کا دروازہ یکدم کھلا اور جارج بوکھلا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ ایک ریوالور کی نال اس کے سینے سے آ لگی۔ اس نے سامنے دیکھا تو موٹے لبنانی کا ساتھی فواد دروازے میں کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

''خاموشی سے ہاتھ اٹھا کر اندر آ جاؤ مسٹر ورنہ فائر کی آواز کسی کو نہ سنائی دے گی اور تم سیکنڈ فلور سے زندگی کے لاسٹ فلور پر پہنچ جاؤ گے''۔ فواد نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کی دھمکی

www.deve.pk

سن کر جارج بوکھلا گیا اور ہاتھ بلند کر کے آگے بڑھنے لگا۔ فواد پیچھے ہٹ گیا۔ موٹے لبنانی عباد کے ہاتھ میں بھی اب سائیلنسر لگا ریوالور نظر آ رہا تھا اور وہ میز کے پاس کھڑا سرخ سرخ آنکھوں سے جارج کو گھور رہا تھا۔

''عباد۔ دروازہ بند کر دو''۔ فواد نے موٹے کو حکم دیا تو موٹا عباد آگے بڑھا اور دروازہ بند کرنے کے لئے جارج کے قریب سے گزار ہی تھا کہ جارج نے پھرتی سے اس پر چھلانگ لگا دی۔ عباد لڑکھڑایا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ جارج نے فوراً اپنی جیب سے ریوالور نکالا اور فواد کی طرف فائر کرنے ہی والا تھا کہ فواد کے بے آواز ریوالور نے شعلہ اگلا اور جارج کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ اس نے کراہتے ہوئے اپنا ہاتھ پکڑ لیا۔ گولی نے اس کی کلائی زخمی کر دی تھی۔ اس لمحے عباد نے سنبھل کر جارج کے منہ پر زور دار

www.define.pk

گھونسا رسید کیا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا میز سے جا ٹکرایا۔ عباد سے غضبناک انداز میں گھورتا ہوا اس کی طرف لپکا۔

"نہیں ۔ رہنے دو۔ وقت کم ہے۔ دروازہ بند کر کے اس کی تلاشی لو"۔۔فواد تیزی سے بولا۔ عباد نے دروازہ بند کیا۔ فواد نے جارج کو ریوالور سے کور کر رکھا تھا۔ اور جارج اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ عباد اس کے قریب آیا اور اس کی پشت سے ریوالور لگا کر اس کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا۔ جارج ایک ہاتھ میں اپنا دوسرا زخمی ہاتھ تھامے کھڑا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے۔ عباد نے اس کی جیبوں سے موبائل فون اور ریوالور نکالا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔فواد نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

"ویل"۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"اندر کیوں جھانک رہے تھے"۔۔۔فواد نے پوچھا۔

www.deme.pk

''صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ تم کیا کر رہے ہو اور یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو''۔۔۔ جارج نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارا تعلق کس محکمے سے ہے۔ ملٹری یا سیکرٹ سروس سے''۔۔۔ فواد نے پوچھا۔

''انٹیلی جنس سے اور تم اب خود کو میرے حوالے کر دو ورنہ یہاں سے زندہ باہر نہ جا سکو گے''۔۔۔ جارج نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

www.dene.pk

''کیوں۔ ہم نے کوئی جرم کیا ہے''۔۔۔ فواد نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم دونوں لبنانی نہیں بلکہ کسی دشمن ملک کے ایجنٹ ہو۔ کیا یہ جرم نہیں ہے''۔۔۔ جارج نے کہا اور اسی لمحے جارج کے موبائل کی گھنٹی بجی جو عباد کے ہاتھ تھا۔ گھنٹی سن کر جارج چونک پڑا۔

''فون آف کر دو''۔۔۔ فواد نے عباد سے کہا تو عباد نے موبائل آف کر دیا۔ فواد کی نگاہیں جارج پر مرکوز تھیں۔

''باہر تمہارے کتنے ساتھی موجود ہیں''۔۔فواد نے پوچھا۔

''کوئی بھی نہیں۔لیکن ہوٹل کے چاروں طرف میرے ساتھیوں کا پہرہ ہے۔تم کسی طرح بھی بچ کر فرار نہیں ہو سکتے۔زندہ رہنا چاہتے ہو تو''۔۔۔جارج نے کہا۔

''شٹ اپ۔اپنی فکر کرو''۔۔۔فواد اس کی بات کاٹتا ہوا غرایا اور ساتھ ہی اس نے عباد کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کر دیا۔عباد جارج کی پشت کی جانب آیا۔ٹھیک اسی لمحے دروازے پر دستک ہونے لگی۔

''کون ہے''۔۔۔فواد نے دروازے کی طرف اور بلند آواز سے پوچھا۔

''پولیس۔دروازہ کھولو ورنہ توڑ دیا جائے گا''۔۔باہر سے سخت لہجے میں کہا گیا۔جارج نے گارڈنر کی آواز پہچان کر اطمینان کا سانس لیا۔

فواد نے عباد کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

قریب پہنچ کر اس نے دیوار سے لگے ہوئے دروازے کا بولٹ گرا دیا۔ فوراً ہی دروازہ جھٹکے سے کھلا اور گارڈنر ہاتھ میں ریوالور لئے اندر گھس آیا۔

جارج نے فوراً ہی اسے آنکھ سے اشارہ کیا مگر اس سے پہلے کہ گارڈنر اس کے اشارے کا مطلب سمجھتا فواد نے پھرتی سے آڑ سے نکل کر اس کے پہلو میں لات رسید کی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر واش روم کے دروازے کے پاس جا گرا۔ ٹھیک اسی لمحے جارج نے پلٹ کر عباد کے ریوالور پر ہاتھ مارا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔ جارج نے فوراً ہی جھک کر ریوالور اٹھانے کی کوشش کی لیکن بے جان ہو کر منہ کے بل فرش پر آ گرا۔ فواد کے بے آواز ریوالور کی گولی نے اس کی کھوپڑی میں سوراخ کر دیا تھا۔ گارڈنر پھرتی سے اٹھا اور اس نے اپنے ریوالور کی طرف جست

www.deFine.pk

لگائی مگر عباد نے اس پر چھلانگ لگا دی اور گارڈ نر لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جاٹکرایا۔

عباد نے فوراً ہی اچھل کر اس کے پیٹ میں لات رسید کر دی گارڈ نر کراہتا ہوا پیٹ پر ہاتھ رکھے جھکا ہوا تھا کہ عباد نے اس کے سر کے بال پکڑ کر جھٹکا دیا اور وہ منہ کے بل فرش پر آ گرا۔ اس نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی مگر عباد نے اس کے پہلو میں ٹھوکر رسید کر دی اور وہ پھر فرش چاٹنے لگا۔ عباد پر اس وقت عجیب سی وحشت طاری تھی۔ اس نے جھک کر گارڈ نر کی ٹانگ پکڑی اور دوسری ٹانگ پر پاؤں رکھ کر دونوں ٹانگیں چیرنا ہی چاہتا تھا کہ فواد غرایا۔

''بس کرو جوزف۔ ابھی اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے ہم نے''۔ فواد نے عباد سے کہا جو دراصل جوزف ہی تھا۔ فواد کا حکم سن کر عباد نے گارڈ نر کی ٹانگ چھوڑ دی۔ پھر اپنا ریوالور اٹھا کر گارڈ نر پر تان دیا۔

www.dehnet.pk

فوجی جیپ حرکت میں آئی اور خیموں کے عقب سے نکل کر بائیں جانب دوڑنے لگی۔ تقریباً نصف فرلانگ طے کرنے کے بعد وہ مشرق کی سمت مڑ گئی۔ اس طرف ناہموار زمین پر ایک فرلانگ تک دوڑنے کے بعد وہ ایک سڑک پر پہنچی اور جنوبی سمت میں دوڑنے لگی۔

''کیا تم لوگ غیر ملکی ایجنٹ ہو''۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے کیپٹن نے اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے فوجی سپاہی کی طرف کن انکھیوں سے دیکھا اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کیا بک رہے ہو کیپٹن فلپ ۔ کیا میں تمہیں ایجنٹ لگتا

ہوں''۔۔سپاہی نے گھبرا کر کہا۔

''ہاں۔تم نے میرے تین ساتھیوں کو جس بے دردی سے قتل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کتنے سفاک اور بے رحم ہو''۔۔کیپٹن نے کہا۔

''کیپٹن فلپ۔دل تو چاہتا ہے کہ تمہیں فلپس بلب کی طرح جلا کر فیوز کر ڈالوں لیکن مجبوری یہ ہے کہ ابھی مجھے تمہاری ضرورت ہے مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ جو کچھ فلسطینیوں کے ساتھ کر رہے ہو وہ کیا بے رحمی اور سفاکی و درندگی نہیں ہے۔تم اور تمہاری فوجیں روزانہ کسی نہ کسی فلسطینی آبادی پر بمباری کرتی ہیں اور نہتے مسلمانوں کا خون بہارتی ہیں۔کیا تمہیں ان پر کبھی رحم آیا ہے''۔۔۔سپاہی نے زہریلے لہجے میں کہا تو کیپٹن فلپ لاجواب ہو کر رہ گیا۔سپاہی اصل میں عمران تھ جبکہ اس کے ساتھی جیپ کے پیچھے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان

www.deffile.pk

کے جسموں پر بھی فوجی یونیفارم تھے۔ عمران نے کیپٹن فلپ کے ساتھ تاش کھیلنے والوں کو ہلاک کر کے فلپ کو اسی لئے زندہ رکھا تھا کہ وہ انہیں سرحدی علاقے سے بحفاظت نکال کر قریبی شہر تک پہنچا دے۔ عمران نے جیپ میں سوار ہونے سے پہلے کیپٹن سے ان کا نام پوچھ لیا تھا۔

ونگٹن میں اسرائیلی ایجنٹ مائیکل کو ٹائیگر کی رہائش گاہ پر لے جا کر عمران نے اس پر بے پناہ تشدد کر کے معلومات حاصل کی تھیں اور جب اس نے بتایا کہ ان کے گروپ لیڈر اور اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ڈپٹی چیف ماسٹر نے سائنسدانوں کو اغواء کر کے اسرائیلی حدود میں پہنچا دیا ہے تو تب عمران نے اسرائیل پہنچنے کا فیصلہ کیا تھا اس کے لئے انہیں ونگٹن سے اردن جانا پڑا۔ وہاں سے انہوں نے اردن سیکرٹ سروس کے چیف کی مدد حاصل کی جو عمران کا دوست اور قدر

www.define.pk

دان تھا۔ اس کے تعاون سے وہ اسرائیلی سرحد پر خاموشی اور راز داری کے ساتھ پہنچے تھے جبکہ بلیک زیرو کو عمران نے جوزف کے ہمراہ واشنگٹن سے براہ راست اسرائیل پہنچنے کا حکم دیا تھا اور اس کے اندازے کے مطابق وہ اپنی منزل پر پہنچ چکا تھا۔

یہ طریقہ کار الجھا ہوا تو تھا لیکن اس میں آسانی یہ تھی کہ وہ خود کو خفیہ رکھ سکتے تھے جبکہ لبنان کی جانب سے خطرات زیادہ تھے اور ایک ساتھ چھ افراد اسرائیل میں داخل ہونا ان کے لئے ممکن نہ ہوتا کیونکہ سائنس دانوں کے اغوا کے بعد اسرائیل کے تمام خفیہ ادارے شاہراہوں اور ایئر پورٹ کی نگرانی میں مصروف ہو گئے تھے۔ اور ان کی نگاہوں سے بچ کر نکل جانا ممکن نہ تھا۔

عمران نے مائیکل سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کو بتا دیا تھا کہ ان کا موجودہ سفر بلیک پینتھر والے واقعات سے مختلف

www.define.pk

اور انتہائی خطرناک ہے۔ بلیک پینتھر اور گریٹ لینڈ کو گورنمنٹ کی اعانت حاصل نہ تھی لیکن اب وہ براہ راست ایک ملک سے ٹکرانے جا رہے ہیں اور انہیں نہ صرف خود کو اسرائیلی فوج سے محفوظ رکھنا ہے بلکہ وہاں کی خفیہ ایجنسیوں کو بھی شکست دینا ہے۔ تب ہی وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو سکیں گے۔

مائیکل نے اگرچہ یقینی طور پر نہیں بتایا تھا کہ سائنسدانوں کو اسرائیل میں کس جگہ رکھا گیا ہو گا۔ لیکن اس نے امکان ظاہر کیا تھا کہ شاید تل ابیب کے نواحی قصبے میں واقع یروشلم ریسرچ سنٹر میں سائنس دانوں کو لے جایا گیا جو ملک کا سب سے اہم اور دفاعی نوعیت کا پراجیکٹ سمجھا جاتا ہے اور اسرائیل کے اعلیٰ ترین سائنسدان وہاں دفاعی ہتھیاروں پر ریسرچ کرتے ہیں۔ اس پراجیکٹ کی اہمیت کے لحاظ سے اس کی حفاظت کے بھی بہترین انتظامات کئے گئے ہیں۔

www.deftoe.pk

عمران جانتا تھا کہ اتنے خفیہ اور اہم پراجیکٹ سے سرداور اور دوسرے سائنسدانوں کو بحفاظت نکال لینا ممکن نہیں ہوگا لیکن ناممکن کو ممکن بنانا اس کی سرشت تھی۔ ماضی میں انہوں نے اسرائیل میں ایسے ایسے مشن کامیابی کی منزل تک پہنچائے تھے جو دنیا کا کوئی سیکرٹ ایجنٹ نہیں کر سکتا تھا۔ دنیا کی خطرناک ترین خفیہ ایجنسیاں کے جی بی اور سی آئی اے تک ایکسٹو اور اس کی ٹیم کی ذہانت اور دلیری کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئی تھیں۔

www.deffine.pk

عرصہ دراز بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیلی سرزمین پر قدم رکھا تھا اور ان میں عجیب سا جوش وجذبہ پیدا ہوگیا تھا۔ یہودیوں نے اس بار پھر انہیں چھیڑ کر اپنی شامت کو دعوت دی تھی اور عمران یہ طے کر کے یہاں آیا تھا کہ اس بار وہ اسرائیلیوں کو انتہائی عبرتناک سبق دے گا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اردن کی جانب سے سرحد پار کی

تھی حالانکہ اس جانب سے تل ابیب زیادہ دور تھا۔ وہ اپنے اصل ٹارگٹ پر پہنچنے سے پہلے یہودیوں کو اس جرم کی سزا دینا چاہتا تھا۔

''کیپٹن۔ ہم کب تک منزل پر پہنچ جائیں گے''۔۔۔عمران نے کیپٹن فلپ سے پوچھا۔

''اگر پھنس نہ گئے تو دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ ساٹھ کلومیٹر کا فاصلہ ہے''۔۔کیپٹن فلپ نے جواب دیا۔

www.dearme.pk

''ہم پھنس گئے تو تم بھی نہیں بچ سکو گے''۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا مگر کیپٹن فلپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ چند منٹ بعد راستے میں کافی فاصلے پر سرخ روشنی دکھائی دینے لگی جو کسی چیک پوسٹ کی تھی۔

''اس چیک پوسٹ سے بچ کر گزرنا ہے''۔۔عمران نے کیپٹن کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ سڑک کے دونوں جانب بڑے بڑے گڑھے ہیں۔ جن سے سڑک بنانے کے لئے مٹی نکالی گئی تھی۔ سڑک چھوڑی تو کسی گڑھے میں جا پڑیں گے"۔۔۔ کیپٹن فلپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چیک پوسٹ والوں کو مطمئن کرنا تمہارا کام ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کی۔ کیپٹن فلپ کے عقب میں صفدر بیٹھا تھا جس نے ریوالور کی نال فلپ کی گردن سے لگا رکھی تھی۔ اس نے احتیاطاً رومال نکال کر ریوالور والے ہاتھ پر ڈال لیا تاکہ چیک پوسٹ عملہ نہ دیکھ سکے۔ جلد ہی وہ چیک پوسٹ کے قریب جا پہنچے۔ وہاں ایک لمبے بانس سے سڑک کو بلاک کیا گیا تھا اور چیک پوسٹ کے باہر سڑک کے دونوں طرف دو دو مسلح محافظ کھڑے تھے۔

www.define.pk

کیپٹن فلپ نے جیپ روکی تو ایک محافظ قریب آیا۔ اس نے کیپٹن فلپ کو دیکھ کر سلام کیا اور پھر شناخت طلب کی۔ کیپٹن فلپ نے جیپ سے اپنا شناختی کارڈ نکال کر دکھایا۔ محافظ نے ٹارچ کی روشنی میں کارڈ دیکھا اور مطمئن ہو کر کارڈ واپس کر دیا۔ پھر اس نے سڑک سے رکاوٹ ہٹائی اور کیپٹن فلپ نے جیپ آگے بڑھا دی اس طرح کسی خطرے میں پڑے بغیر وہ چیک پوسٹ سے گزر آئے۔ اگلی چیک پوسٹ پانچ کلومیٹر طے کرنے کے بعد آئی۔ وہاں سے بھی وہ اسی طرح گزر آئے مگر تیسری چیک پوسٹ پر رکتے ہی وہاں کھڑے محافظوں نے جیپ کے قریب آ کر گنیں تان لیں یہ دیکھ کر عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔

"سر۔ ابھی ابھی بارڈر کیمپ سے اطلاع آئی ہے کہ چند نامعلوم افراد نے باؤنڈری وال کراس کر کے ہمارے تین چار محافظوں کو

www.oefine.pk

ہلاک کیا اور کیمپ کے ایک خیمے میں بھی تین افراد کو ہلاک کر کے ان سب کی یونیفارم اتار لی ہیں"۔۔ایک محافظ نے کیپٹن کو سلام کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن نے سٹپٹا کر عمران کی طرف دیکھا۔عمران کے ساتھی اپنی جگہوں پر خاموش بیٹھے ایکشن کے لئے تیار تھے۔

www.define.pk

گارڈ خوفزدہ نگاہوں سے فواد کی طرف دیکھ رہا تھا جو دراصل بلیک زیرو تھا اور جوزف کے ساتھ ونگٹن سے تل ابیب پہنچنے کے بعد ایک کوچ کے ذریعے یہاں پہنچا تھا مگر قصبے کی آبادی شروع ہوتے ہی کوچ سے اتر کر انہوں نے ٹیکسی لی تھی۔ اور ٹیکسی میں اس ہوٹل پہنچے تھے۔ کاؤنٹر پر کلرک سے بات چیت کے دوران ہی بلیک زیرو نے جارج کو چیک کر لیا تھا کہ وہ انہیں غور سے دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ کمرے میں پہنچنے کے بعد وہ اس کی آمد کا منتظر رہا تھا۔

www.deftr.pk

''اپنے ساتھی کا انجام دیکھ کر یقین کر لو کہ تمہارا ابھی یہی حشر ہوگا اگر تم

نے مزاحمت کی تو۔ اپنا اور اپنے ساتھی کا نام بتاؤ‘‘۔۔ بلیک زیرو نے گارڈنر کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

’’میرا نام گارڈنر ہے اور اس کا نام جارج ہے‘‘۔۔۔ گارڈنر نے جارج کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’کس محکمے سے تعلق ہے تم دونوں کا‘‘۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا اور پیچھے ہٹ کر دروازہ بند کر دیا۔

www.define.pk

’’ملٹری انٹیلی جنس سے۔ مگر تم کون ہو‘‘۔۔۔ گارڈنر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’پہلے میرے سوالوں کے جواب دو پھر سوال کرنا۔ تمہیں یہاں کس نے اور کیوں بلایا تھا‘‘۔۔ بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

’’جارج نے مجھے فون کیا تھا تمہارے بارے میں کہ تم مشتبہ افراد ہو اور تمہاری اصلیت معلوم کرنی ہے کیونکہ یہ کوئی تاریخی شہر نہیں ہے

جس کی سیر کے لئے کوئی لبنانی یہاں آنے کی زحمت کرے“۔۔گارڈنر نے کاہ۔

”تمہاری گاڑی کہاں ہے“۔۔۔بلیک زیرو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”ہوٹل کے باہر فٹ پاتھ کے ساتھ“۔۔۔گارڈنر نے چونکتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

”نمبر اور کلر بتاؤ۔تمہارا چیف کون ہے جسے تم رپورٹ کرتے ہو یا جس سے تم ہدایات لیتے ہو“۔۔بلیک زیرو نے جوزف کو مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا تو گارڈنر نے اپنی کار کا نمبر اور کلر بتانے کے بعد اپنے چیف کا نام بھی بتا دیا جس کا نام رافیل تھا۔جوزف نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار دیا اور گارڈنر بے جان ہو کر فرش پر لڑھک گیا۔اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔

"جوزف۔ ان دونوں کی گمشدگی زیادہ دیر تک نہیں چھپی رہے گی۔ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے۔ جارج کی تلاشی لے کر اس کا شناختی کارڈ اور موبائل فون وغیرہ نکال لو اور پھر میں تمہارا میک اپ کرتا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنا ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے جوزف سے کہا۔ جوزف، جارج کی لاش کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک زیرو گارڈنر کے لباس کی تلاشی لینے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اچھا ہوا جو انہیں اپنے مقصد کے لئے دو افراد مل گئے۔ اس سے پہلے اس کا ارادہ تھا کہ کسی آرمی آفیسر کو قابو کر کے اس کے میک اپ میں یہاں سے روانہ ہوں گے لیکن اب انہیں اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

www.dem...e.pk

تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ دونوں گارڈنر کی کار میں سفر کر رہے تھے بلیک زیرو گارڈنر کے میک اپ میں تھا اور جوزف، جارج کا ہمشکل بنا ہوا تھا۔ قصبے کی آبادی کے باہر سڑک پر واقع چیک پوسٹ پر انہیں

روکا گیا۔ بلیک زیرو نے گارڈز کا شناختی کارڈ چیک پوسٹ پر کھڑے محافظوں کو دکھایا اور جوزف نے جارج کا یہ کارڈ ان کے محکمہ کے جاری کردہ تھے اور رینک کے لحاظ سے دونوں کیپٹن تھے۔ شناختی کارڈ چیک کرنے کے بعد محافظوں نے رکاوٹ ہٹائی اور بلیک زیرو نے کار آگے بڑھا دی۔ ان کی منزل یہاں سے تقریباً ایک سو کلومیٹر دور تھی اور انہیں راستے میں کئی چیک پوسٹوں سے گزرنا تھا۔

www.dearin.pk

ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ پہاڑی علاقے میں جا پہنچے۔ پہاڑیوں میں سڑک بل کھائی ہوئی تھی اور اس میں جگہ جگہ موڑ تھے چنانچہ بلیک زیرو نے احتیاطاً کار کی رفتار کم کر دی۔ سڑک پر برائے نام ٹریفک تھی۔ زیادہ تر گاڑیاں فوجی ٹرک اور جیپیں تھیں۔ اس علاقے میں بھی ہر چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر چیک پوسٹ تھی۔ دفعتاً بلیک زیرو کی جیب میں موجود جارج کے موبائل کی گھنٹی بجنے لگی تو اس نے چونکتے

ہوئے موبائل فون نکال کر دیکھا۔ سکرین پر میجر رافیل کے الفاظ نظر آ رہے تھے۔ بلیک زیرو نے موبائل واپس جیب میں رکھ لیا۔ جلد ہی موبائل خاموش ہو گیا۔

''طاہر صاحب۔ کس کا فون تھا''۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے جوزف نے پوچھا۔

''گارڈنر کے باس کا''۔۔۔ بلیک زیرو نے سامنے سے آنے والی گاڑی کو راستہ دیتے ہوئے کہا۔

www.dembel.pk

''اوہ۔ کیا وہ گارڈنر سے بات کرنا چاہتا تھا''۔۔۔ جوزف نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جارج کو کال کیا گیا تھا۔ تم گارڈنر کا موبائل مجھے دو''۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو جوزف نے جیب سے گارڈنر کا موبائل نکال کر بلیک زیرو کے حوالے کیا ہی تھا کہ موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی

بلیک زیرو نے دیکھا میجر رافیل کی ہی کال تھی۔اس نے ایک لمحہ کے لئے سوچا پھر موبائل فون آن کر دیا۔

''ہیلو''۔۔۔اس نے گارڈنر کی آواز کی نقل کرتے ہوئے اس کے لہجے میں بات کی اور کھانسنے لگا۔

''رافیل بول رہا ہوں گارڈنر۔ جارج کہاں ہے۔اس نے میری کال کیوں وصول نہیں کی''۔۔۔دوسری جانب سے ایک غصیلی آواز سنائی دی۔

''معلوم نہیں سر۔ ہو سکتا ہے اس کے موبائل میں کوئی گڑ بڑ ہو گیا''۔۔۔بلیک زیرو نے گارڈنر کی آواز میں کہا۔

''شٹ اپ۔ وہ موجود ہے تو اس سے میری بات کراؤ''۔۔۔رافیل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ہا۔

''سر۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ میں تو خود اس وقت روڈ پر

www.pdfbooksfree.pk

ہوں''۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''تم یوں کرو اسکالا ہوٹل چلے جاؤ۔ وہاں ایک کمرے میں دو افراد کو قتل کیا گیا ہے جو لبنانی ہیں۔ پولیس وہاں پہنچ چکی ہے۔ معلوم کرو کہ انہیں کس نے قتل کیا ہے اور ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا تھا''۔۔۔ میجر رافیل نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''رائٹ سر''۔۔۔ بلیک زیرو نے کھانستے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''اوہ۔ کیا تم اس وقت شہر سے باہر ہو''۔۔۔ دوسری طرف سے چونکتی ہوئی آواز میں پوچھا گیا۔

''نہیں سر۔ میں شہر کے جنوبی حصے میں ہوں''۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے جلد رپورٹ کرو''۔۔۔ رافیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے موبائل بند ہوتے ہی اسے پاور آف کیا اور کھڑکی سے باہر سڑک کے نشیب کی طرف اچھال دیا۔

پھر اس نے جارج والا موبائل بھی جیب سے نکالا اور باہر اچھال دیا۔ سامنے کسی موڑ سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس نمودار ہوئیں اور تیزی سے قریب آنے لگیں۔ بلیک زیرو نے گھڑی پر وقت دیکھا تو اس وقت رات کے نو بج رہے تھے اور ابھی پچاس پچپن کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے ہوا تھا جبکہ اس روڈ پر انہیں ابھی اتنا ہی سفر اور کرنا تھا اس کے بعد انہیں سمت تبدیل کرنا تھی۔ چند لمحوں کے بعد سامنے سے آنے والی گاڑی لائٹ کے ذریعے انہیں رکنے کا اشارہ کرنے لگی۔ بلیک زیرو چونکا اور اس کے ذہن میں خطرے کے الارم گونجنے لگے۔ آنے والی کوئی فوجی جیپ تھی۔ بلیک زیرو نے جوزف کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کی اور رفتار کم کر کے سڑک کے کنارے کار روک دی۔ جلد ہی وہ فوجی جیپ قریب آئی اور ان سے دس قدم کے فاصلے پر رکتی چلی گئی۔

''سر۔ یہ شاید وہ لوگ ہوں گے جن کی تلاش میں آپ جا رہے ہیں اور آپ سے پوچھ گچھ میں وقت ضائع کیا جا رہا ہے''۔۔۔کیپٹن فلپ نے عمران سے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران تیزی سے بول پڑا۔

''ہم بارڈر کراس کرنے والوں کی تلاش میں جا رہے ہیں۔ کیمپ سے دوبارہ کال آئے تو انہیں بتا دینا۔ راستہ کھولو''۔۔۔عمران کی بات سمجھ کر کیپٹن فلپ نے محافظوں کی طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔

www.deflaa.pk

''رائٹ سر''۔۔۔اس محافظ نے پیچھے ہٹ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رکاوٹ والا بانس بلند کر دیا۔ کیپٹن فلپ نے جیپ

آگے بڑھائی اور رفتار میں اضافہ کرنے لگا۔ جیپ کے عقبی حصے میں بیٹھے اس کے ساتھیوں نے اطمینان کا سانس لیا لیکن عمران سوچ رہا تھا کہ بارڈر کیمپ والے ہوشیار ہو چکے ہیں اور کسی بھی وقت وہ پہچانے جا سکتے ہیں اس لئے انہیں جیپ چھوڑ دینی چاہیے۔ چنانچہ اگلی چیک پوسٹ کے پاس پہنچنے سے پہلے عمران کی ہدایت پر کیپٹن فلپ نے جیپ روک دی۔

www.define.pk

''کیپٹن۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم یہاں سے آگے سڑک کی بجائے کھیتوں میں سفر کریں۔ چونکہ تم بھی ہمارے ساتھ ہو گے اس لئے میں تمہاری رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں''۔۔۔ عمران نے فلپ سے نرم لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اس کا مشورہ نہیں دوں گا''۔۔۔ کیپٹن فلپ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کھیتوں اور باغوں میں ہم کسی خطرے کے بغیر اپنا سفر جاری رکھ سکیں گے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”دیکھو۔ سڑک پر میں لوگوں کو مطمئن کر سکتا ہوں لیکن دیہاتی علاقے میں سفر کرنے کا ہمارے پاس کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر ہم اگلی چیک پوسٹ سے نہ گزرے تو وہاں کا انچارج جسے ہماری اطلاع دی جا چکی ہو گی پچھلی چیک پوسٹ کو اطلاع دے گا کہ ہم ابھی تک یہاں نہیں پہنچے۔ نتیجے میں یہ سمجھا جائے گا کہ ہم راستے میں کسی حادثے کا شکار ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ہماری خیریت معلوم کرنے کے لئے جو لوگ یہاں پہنچیں گے وہ خالی جیپ دیکھ کر یا جیپ کو موجود نہ پا کر ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دیں گے اور اس طرح وسیع پیمانے پر ہماری تلاش شروع ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ آرمی دیہاتوں اور جنگلوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے“۔۔۔ کیپٹن فلپ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

www.dear.pk

''یار۔تم تو بہت عقل مند کیپٹن ہو۔ایک ہمارے کیپٹن گاجر ہیں جو منہ بسورے بیٹھے ہوتے ہیں اور کوئی نیک مشورہ ارشاد نہیں فرماتے''۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ حکم کیجیے۔ نیک سے نیک مشورہ آپ کی نذر کروں گا''۔۔عقب میں بیٹھے کیپٹن بابر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مشورہ یہی ہو گا کہ اب مجھے جولیا سے وہ کر لینی چاہیے مگر میں پردیس میں جولیا کو وہ نہیں بننا چاہتا''۔۔۔عمران نے معصوم لہجے میں کہا۔

'بکو مت۔ کیا یہیں وقت ضائع کرتے رہو گے''۔۔۔جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''چلو کیپٹن۔ ورنہ شادی سے پہلے ہی اولے پڑنے لگے گیں''۔۔۔عمران نے گھبرا کر کیپٹن فلپ سے کہا۔

www.dembe.pk

''مگر مطلع تو صاف ہے'' ۔۔۔کیپٹن فلپ نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھا اور جیپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ارے تمہیں کیا معلوم۔ مجھ پر تو بن بادل برسات ہونے لگتی ہے۔ تمہیں کبھی بیوی کے سینڈل کھانے کا تجربہ ہوا ہے'' ۔۔۔عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں ۔ میری ابھی شادی نہیں ہوئی'' ۔۔۔کیپٹن فلپ نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.pk

''میری بھی نہیں ہوئی۔ چلو اکٹھے کر لیں گے۔ مگر الگ الگ لڑکی سے'' ۔۔۔عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات پر صفدر، کیپٹن بابر اور چوہان کے علاوہ تنویر بھی مسکرا دیا جبکہ کیپٹن فلپ ہنس پڑا تھا۔

'تم کافی دلچسپ آدمی ہو'' ۔۔۔کیپٹن فلپ نے سامنے دیکھتے ہوئے

کہا۔

''چوکی پر کتنی نفری ہوتی ہے''۔۔۔عمران نے چیک پوسٹ پر کھڑے چار محافظوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آٹھ سپاہی اور ایک حوالدار جو چیک پوسٹ کا انچارج ہوتا ہے''۔۔۔کیپٹن فلپ نے کہا اور پھر چیک پوسٹ پر جیپ روک دی۔اسی لمحے چیک پوسٹ کی عمارت سے ایک محافظ باہر آیا۔اس کے جسم پر حوالدار کی یونیفارم تھی۔

www.define.pk

''سر۔آپ کو یہاں چند منٹ رکنا پڑے گا''۔۔اس نے قریب آ کر کیپٹن فلپ کو سیلوٹ کیا اور مودبانہ لہجے میں کہا۔

''کیوں''۔۔کیپٹن فلپ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں کمپنی کمانڈر کا حکم ملا ہے کہ کیپٹن فلپ اور اس کے عملہ کو یہاں روک کر چائے پلائیں اور وائرلیس پر کمانڈر سے آپ کی بات

عمران اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ کوئی گڑ بڑ ہے۔عمران جانتا تھا کہ اگر حوالدار کی بات نہ مانی گئی تو اسے کمانڈر کی حکم عدولی سمجھ کر انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے گی وہ لوگ جس شبہ کے تحت انہیں روک رہے تھے وہ یقین میں بدل جائے گا۔

''سر۔آیئے۔ چائے کی مجھے بھی طلب ہو رہی ہے۔آپ بھی ذرا تازہ دم ہو جائیں''۔۔۔عمران نے کیپٹن فلپ سے کہا اور جیپ سے اتر گیا۔کیپٹن فلپ نے اس کی طرف عجیب نگاہوں سے دیکھا اور وہ بھی انجن بند کر کے جیپ سے اتر آیا۔

''تم لوگ ہمارے آنے تک بیٹھے رہو''۔عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

www.define.pk

''نہیں۔ یہ بھی اندر چلیں''۔۔۔ حوالدار نے سخت لہجے میں کہا۔

''سر۔ کمانڈر صاحب کا حکم ہے آپ کے سارے ساتھی اندر بیٹھیں گے''۔۔۔ حوالدار نے کیپٹن فلپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سر۔ میں حوالدار صاحب کو اصل معاملہ بتا دیتا ہوں''۔۔ عمران نے کیپٹن فلپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون سا معاملہ''۔۔۔ فلپ نے چونکتے ہوئے کہا۔

www.pdfline.pk

''میری وارننگ یاد رکھنا کیپٹن''۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا حوالدار الجھن آمیز نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''آؤ۔ میں تمہیں راز بتاتا ہوں''۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جیپ کے عقب کی طرف اشارہ کیا اور وہ حوالدار عمران کے ساتھ اس طرف بڑھ گیا۔ جیپ میں بیٹھے اس کے ساتھی اندازہ لگانے میں

مصروف تھے کہ عمران کیا چکر چلانا چاہتا ہے۔ چیک پوسٹ کے چار محافظ جیپ کے سامنے دو قدم کے فاصلے پر کھڑے تھے۔

''حوالدار۔ جیپ میں میرے ساتھی سپاہیوں کو غور سے دیکھ کر بتاؤ کہ ان میں سے کسے پہچانتے ہو''۔ عمران نے جیپ کے عقب میں پہنچ کر حوالدار سے کہا۔ حوالدار چونکا اور آگے بڑھ کر جیپ میں بیٹھے افراد کا جائزہ لینے لگا۔ اسی لمحے عمران نے پھرتی سے اپنا ریوالور نکالا اور اس کے پہلو سے لگا دیا۔ حوالدار نے پلٹ کر دیکھا اور سائیلنسر لگا ریوالور بے اختیار اچھل پڑا۔

''منہ سے آواز مت نکالنا حوالدار ورنہ بے آواز ریوالور کی گولی تمہیں جہنم پہنچا دے گی''۔۔۔ عمران نے سرگوشی میں کہا۔ ساتھ ہی عمران نے اس کے ہولسٹر سے پستول نکال لیا۔ حوالدار خوفزدہ ہو گیا۔

''جلدی بتاؤ ہمیں کیوں روکا گیا ہے اور کمانڈر نے تمہیں کیا ہدایات

www.deffine.pk

دی ہیں“۔۔۔عمران نے دوبارہ سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مجھے آرڈر دیا گیا ہے کہ میجر پوکر کے آنے تک تم لوگوں کو حراست میں رکھو“۔۔۔حوالدار نے آہستہ سے کہا۔

”میجر پوکر کون ہے اور کہاں سے آ رہا ہے“۔۔۔عمران نے پوچھا۔

”وہ چیک پوسٹوں کا انچارج ہے اور یہاں آ کر وہ تم لوگوں کی شناخت کرے گا۔ وہ اگلی چوکی سے چل پڑا ہوگا“۔۔حوالدار نے کہا۔

www.define.pk

”ٹھیک ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم اسے راستے میں ملیں گے۔ چلو فرنٹ سیٹ پر بیٹھو اور کیپٹن فلپ کو جیپ ڈرائیو کرنے کا اشارہ کرو۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ رکاوٹ ہٹا دیں کیونکہ تم ہمیں اگلی چوکی پر لے جا رہے ہو“۔۔عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ عمران کے ساتھی ان کی باتیں سن رہے تھے۔ حوالدار آگے بڑھا تو عمران اس کے پہلو

سے پہلو لگائے دوسری طرف سے فرنٹ سیٹ کی طرف بڑھا اس کا ریوالور حوالدار کی پشت کو چھو رہا تھا۔ حوالدار فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ عقب میں بیٹھے کیپٹن بابر نے اس کی گردن پر اپنے ریوالور کی نال رکھ دی۔ کیپٹن فلپ حیرت سے عمران اور حوالدار کو دیکھ رہا تھا۔

''کیپٹن صاحب آپ ڈرائیونگ کریں''۔۔۔ عمران نے کیپٹن فلپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا تو عمران نے رکاوٹ کے پاس کھڑے محافظوں سے راستہ کھولنے کو کہا لیکن وہ حیران و پریشان کھڑے حوالدار کی طرف دیکھتے رہے۔

''راستہ کھول دو۔ میں انہیں اگلی چوکی تک چھوڑنے جا رہا ہوں''۔ حوالدار نے بلند آواز سے کہا تو ایک محافظ نے رکاوٹ ہٹائی اور کیپٹن فلپ نے جیپ آگے بڑھا دی۔ عمران اچک کر جیپ کے پچھلے حصے میں سوار ہو گیا۔ حوالدار نے کیپٹن فلپ کی طرف دیکھا

www.define.pk

اور چونک پڑا۔ صفدر نے فلپ کی گردن پر ریوالور کی نال رکھی ہوئی تھی۔ عمران نے چیک پوسٹ سے کچھ دور آ کر اپنے ساتھیوں کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کی اور ایک مناسب جگہ دیکھ کر کیپٹن فلپ کو جیپ روکنے کا حکم دیا۔ اس لمحے آگے واقع موڑ سے ایک گاڑی برآمد ہوئی اور تیزی سے قریب آتی چلی گئی۔ اس کی تیز رفتاری دیکھ کر عمران سمجھ گیا۔ کہ یہ وہی میجر پوکر کی گاڑی ہے۔ چنانچہ وہ جیپ سے اترتا چلا گیا۔

www.deme.pk

جیپ میں ایک فوجی افسر فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس نے بلیک زیرو کو ہاتھ سے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا مگر بلیک زیرو انجان بنا رہا جیسے اس کا اشارہ نہ سمجھ رہا ہو۔ تب جیپ کے عقبی حصے سے دو مسلح سپاہی اترے اور انہوں نے کار کے سامنے آ کر بلیک زیرو کی طرف گنیں تان لیں پھر جیپ میں بیٹھا ہوا افسر باہر آیا۔ وہ کیپٹن لگتا تھا۔

www.define.pk

''جوزف۔ اپنا نام اور عہدہ یاد رکھنا''۔۔۔ بلیک زیرو نے آہستہ سے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ فوجی کیپٹن نے ہولسٹر سے ریوالور

نکالا اور بلیک زیرو کی طرف بڑھا۔ قریب آ کر اس نے بلیک زیرو پر ریوالور تان لیا۔

"تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو"۔۔۔ اس نے بلیک زیرو کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"کیپٹن گارڈنر فرام انٹیلی جنس"۔۔ بلیک زیرو نے گارڈنر کی آواز میں کہا۔

www.define.pk

"شناختی کارڈ دکھاؤ"۔۔ کیپٹن نے چونکتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے جیب سے گارڈنر کا شناختی کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا اور کیپٹن نے کارڈ چیک کیا۔

"تمہارے ساتھ کون ہے"۔۔۔ اس نے کارڈ دیکھنے کے بعد جوزف کے بارے میں پوچھا۔

"کیپٹن جارج ہے۔ یہ چیکنگ کس لئے کی جا رہی ہے"۔۔۔ بلیک

زیرو نے پوچھا۔

''فی الحال تم دونوں ہاتھ بلند کر کے باہر آ جاؤ''۔۔۔کیپٹن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''کیپٹن۔تم کارڈ دیکھ چکے ہو کہ میں کون ہوں'' بلیک زیرو نے غصے سے کہا۔

''شٹ اپ۔ اس وقت تم میری حراست میں ہو اور شرافت سے میرے آرڈر کی تعمیل کرو''۔۔کیپٹن نے غراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے دروازہ کھولا اور ہاتھ بلند کر کے کار سے نکل آیا۔ جوزف نے بھی اس کی تقلید کی اور کار سے اتر آیا۔

''تم بھی ہاتھ بلند کر لو موٹے آدمی''۔۔۔کیپٹن نے جوزف کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''تمیز سے بات کرو مسٹر۔ میں کیپٹن جارج ہوں''۔۔۔جوزف

www.define.pk

غرایا۔

''شٹ اپ۔ میں جانتا ہوں کہ کیپٹن جارج مر چکا ہے۔ اور تم اس کے بھیس میں اس کے قاتل ہو''۔۔۔کیپٹن نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''جارج۔ کیپٹن کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم ہاتھ اٹھا لو۔ کوئی حرج نہیں ہے''۔۔۔ بلیک زیرو نے جوزف سے کہا تو اس نے ہاتھ بلند کر لئے۔

www.define.pk

''ان کی تلاشی لے کر اسلحہ نکال لو اور ان کے ہاتھ باندھ کر گاڑی میں بٹھاؤ''۔۔۔کیپٹن نے دونوں سپاہیوں کی طرف دیکھے بغیر انہیں حکم دیا۔

''کیپٹن۔ تم کون ہو اور کس کے حکم پر ہمیں گرفتار کر رہے ہو''۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میجر رافیل کے حکم پر۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ تم لوگ کیپٹن گارڈنر کے روپ میں جارج اور گارڈنر کے قاتل ہو اور گارڈنر کی کار شہر سے اس جانب سفر کرتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ ان دونوں کی ہوٹل کے کمرے میں لاشیں ملنے، ان کے شناختی کارڈ اور موبائل غائب ہونے کے بعد ہی میجر نے تمہیں فون کیا تھا اور تم سے بات کرنے کے بعد مجھے تم دونوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے''۔۔۔ کیپٹن نے بلیک زیرو کو گھورتے ہوئے کہا۔ اس دوران دونوں سپاہی قریب آئے اور اپنی گنیں کندھوں سے لٹکا کر ان کی تلاشی لینے کے لئے آگے بڑھے ہی تھے کہ بلیک زیرو حرکت میں آ گیا۔ اس نے اچھل کر کیپٹن کے ریوالور والے ہاتھ پر ٹھوکر رسید کی اور اپنے قریب آنے والے سپاہی کے منہ پر گھونسہ رسید کر دیا۔ کیپٹن کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر دور جا گرا اور سپاہی کراہتا ہوا لڑکھڑا گیا۔ جوزف کے قریب

www.urdufine.pk

آنے والا سپاہی ان کی طرف متوجہ ہوا تو جوزف نے پھرتی سے اس پر چھلانگ لگا دی۔ سپاہی سنبھل نہ سکا اور لڑکھڑا کر گر گیا۔

کیپٹن جلدی سے اپنے ریوالور کی طرف لپکا مگر بلیک زیرو نے اس پر جست لگائی اور کیپٹن لڑکھڑا گیا۔ بلیک زیرو نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کیا اسی لمحے جیپ کا ڈرائیور جیپ سے اتر کر کیپٹن کا ریوالور اٹھانے کے لئے دوڑا مگر بلیک زیرو نے پھرتی سے سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر اس پر فائر کر دیا۔ اسی لمحے دوسرے سپاہی نے بلیک زیرو پر جست لگائی اور بلیک زیرو کے ہاتھ سے ریوالور گر گیا۔ ڈرائیور کے پہلو میں گولی لگی تھی اور وہ سڑک پر گرا تڑپ رہا تھا۔ کیپٹن نے سنبھل کر جوزف پر چھلانگ لگائی اور جوزف نے اسے دونوں ہاتھوں پر روک کر اس کے منہ پر گھونسا رسید کر دیا۔

بلیک زیرو نے سنبھل کر دوسرے سپاہی کے منہ پر سر کی ٹکر رسید کر دی۔

وہ درد سے بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے اچھل کر اس کے سینے پر فلائنگ کک رسید کر دی۔ سپاہی کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور وہ پشت کے بل گر کر تڑپنے لگا۔ کیپٹن جوزف کا گھونسا کھا کر لڑکھڑاتا ہوا ایک سپاہی سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے پلٹ کر کیپٹن کے پہلو میں ٹھوکر رسید کی اور وہ کراہتا ہوا سڑک پر آ گرا۔

دوسرے سپاہی نے تیزی سے اٹھ کر بلیک زیرو پر چھلانگ لگا دی۔ www.define.pk

بلیک زیرو نے پھرتی سے پینترا بدلا اور سپاہی اپنے زور میں زمین پر آ گرا۔ بلیک زیرو نے فوراً پلٹ کر اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کی ضرب رسید کی اور وہ بے جان ہو کر زمین پر لڑھک گیا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ بلیک زیرو نے تیزی سے بڑھ کر اپنا ریوالور اٹھایا۔ اسی لمحے کیپٹن سنبھل کر اٹھا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے ریوالور کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

''بس ہاتھ باندکرلوکیپٹن ورنہ بھیجا اڑا دوں گا''۔بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا تو کیپٹن نے خوفزدہ ہوکرفوراً ہاتھ باندکر لئے۔ جوزف نے بھی اپناریوالورنکال کرزخمی سپاہی کوکورکرلیا۔

www.define.pk

سامنے آنے والی جیپ چند لمحوں میں ہی قریب آ پہنچی اور ان کی جیپ کے سامنے آ رکی۔ اس کے رکتے ہی اس کے عقبی حصے سے چار محافظ اترے اور انہوں نے کیپٹن فلپ کی جیپ کی طرف گنیں سیدھی کر لیں۔

''حوالدار۔ تم ان کے ساتھ یہاں کیوں کھڑے ہو۔ تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ کیپٹن اور اس کے ساتھیوں کو چیک پوسٹ پر حراست میں رکھنا''۔۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا میجر پوکر اترا اور کیپٹن فلپ کی طرف دیکھ کر حوالدار سے بولا۔

www.deh...

''خبردار۔ کوئی جواب مت دینا ورنہ''۔۔ حوالدار کے عقب میں بیٹھے کیپٹن بابر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کی نال حوالدار کی گردن میں چبھوئی۔

''حوالدار۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ اوہ۔ شاید تم گن پوائنٹ پر ہو''۔۔ میجر پوکر نے ایک دو لمحوں بعد حیرت سے کہا۔

''کیپٹن۔ تم سب ہاتھ بلند کر کے باہر آ جاؤ ورنہ میں فائر کا آرڈر دیدوں گا۔ ہری اپ''۔۔۔ پھر اس نے کیپٹن فلپ کی طرف دیکھ کر کہا۔

www.define.pk

''پوزیشن لے لو۔ میرا کاشن ملتے ہی فائر کر دینا''۔۔۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس صورتحال پر پریشان ہو گئے۔ میجر پوکر اپنی جیپ کے آگے کھڑا تھا۔ جبکہ دو محافظ کیپٹن فلپ کی جیپ کے سامنے اور دو بائیں جانب گنیں تانے

کھڑے تھے۔ عمران کے ساتھی سوچ رہے تھے کہ اگر میجر پوکر نے فائر کا حکم دیدیا تو وہ کیسے اپنا دفاع کر سکیں گے۔

''کیا کرنا ہے''۔۔ کیپٹن فلپ نے اپنے عقب میں بیٹھے صفدر سے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''میجر صاحب کی حکم کی تعمیل کرو تو بچ جاؤ گے''۔۔۔ حوالدار نے آہستہ سے کہا۔

www.define.pk

''کیپٹن۔ آخری وارننگ۔ جیپ سے باہر آ جاؤ ورنہ''۔۔۔ میجر پوکر نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے ہاتھ بلند کیا۔

''ورنہ میجر پوکر کی کھوپڑی اڑ جائے گی''۔۔۔ دفعتاً میجر پوکر کے عقب سے ایک احمقانہ آواز ابھری۔ میجر پوکر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر دیکھتا عقب میں کھڑے عمران نے اس کی گردن سے ریوالور کی نال لگا دی۔

کوئی حرکت مت کرنا میجر پولکا ورنہ گردن میں سوراخ ہو جائے گا۔ اپنے ماتحتوں سے کہو کہ ہتھیار پھینک کر ہاتھ بلند کر لیں‘‘۔۔۔عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

’’شٹ اپ۔ میرا نام پولکا نہیں پوکر ہے۔ تم کون ہو‘‘۔۔میجر پوکر نے غصے سے کہا۔

’’تم پوکر ہو اور میں جوکر ہوں۔ ہاتھ بلند کر لو اور میرے حکم پر دل و جان سے عمل کرو۔ ہری اپ‘‘۔۔عمران نے یکدم اس کے ہولسٹر سے پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

’’ہتھیار پھینک دو‘‘۔۔میجر پوکر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنے سپاہیوں سے کہا جو حیران و پریشان کھڑے تھے۔ ان سپاہیوں نے اپنی گنیں پھینک کر ہاتھ بلند کر لئے۔ تب صفدر کے اشارے پر تنویر اور چوہان جیپ سے اترے اور انہوں نے چاروں سپاہیوں پر اپنی گنیں

تان لیں۔ حوالدار اور کیپٹن فلپ حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے جو جیپ کی ہیڈ لائٹ کی روشنی میں میجر پوکر کے عقب میں کھڑا تھا۔ عمران میجر پوکر کی جیپ کو آتے دیکھ کر سڑک پار کر کے درخت کی آڑ میں جا چھپا تھا اور جب میجر پوکر اور اس کے ساتھی جیپ سے اتر گئے تو وہ خاموشی سے میجر پوکر کے عقب میں پہنچ گیا تھا۔

''حوالدار کو آؤٹ کر کے باہر آ جاؤ پیارے گاجر''۔ عمران نے کیپٹن بابر سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن بابر نے اس کی بات سنتے ہی ریوالور کا دستہ حوالدار کے سر پر رسید کیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر کیپٹن بابر جیپ سے نکل آیا۔

www.dene.pk

''بیگم کو بھی بلاؤ۔ وہ وہاں بیٹھی کیا کر رہی ہے''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر جولیا غصے سے دانت پیسنے لگی۔

''آپ جائے۔ شاید آپ کی ضرورت ہے انہیں''۔ صفدر نے

مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا۔ جولیا فوجی یونیفارم میں تھی اور اس کے سر پر ٹوپی تھی۔ وہ ہاتھوں میں گن لئے جیپ سے اتری۔ کیپٹن بابر، تنویر اور چوہان نے چاروں سپاہیوں پر گنیں تان رکھی تھیں۔ جولیا نے بھی ان کی تقلید کی۔

”نہیں۔ تمہارا شکار معمولی سپاہی نہیں میجر پوکر جیسا اعلیٰ افسر ہی ہو سکتا ہے“۔۔۔ عمران نے تیزی سے کہا اور جولیا نے گن کا رخ میجر پوکر کی طرف کر دیا۔ میجر کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

”میجر۔ اپنے ماتحتوں سے کہو کہ وہ کسی مزاحمت کے بغیر بے ہوش ہو جائیں۔ جو بے ہوش نہیں ہو گا اسے میرے آدمی جہنم پہنچا دیں گے“۔۔۔ عمران نے کیپٹن بابر کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے میجر پوکر سے کہا۔

”تم۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو“۔۔۔ میجر پوکر نے خوفزدہ لہجے میں

پوچھا۔ اس کے ماتحت بھی عمران کی دھمکی سے ہراساں نظر آ رہے تھے۔

"میجر پوکر کو دکھاؤ کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔۔۔ عمران نے کیپٹن بابر سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن بابر نے آگے بڑھ کر ایک فوجی کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا اور وہ کراہتا ہوا بے ہوش ہو گیا۔ پھر اس نے دوسرے کی طرف رخ کیا اور باری باری چاروں بے ہوش ہو گئے۔

"چلو۔ اپنی جیپ میں بیٹھو اور کیپٹن فلپ۔ تم میجر کی گاڑی ڈرائیو کرو گے"۔۔۔ عمران نے میجر پوکر سے تحکمانہ لہجے میں اور پھر کیپٹن فلپ کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"۔۔۔ کیپٹن بابر نے بے ہوش محافظوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ایک مرتبہ پھر ان کے سروں پر طبلہ بجاؤ اور انہیں کسی گڑھے میں

ڈال آؤ۔ صبح ہوش میں آ کر گھروں کو چلے جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔ کیپٹن فلپ جیپ سے اتر کر میجر پوکر کی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اس کے ساتھ تھا۔ تنویر، چوہان اور کیپٹن بابر بے ہوش سپاہیوں کا انتظام کرنے لگا۔ عمران چاہتا تو انہیں بے آواز ریوالور سے ختم کر سکتا تھا۔ لیکن ایک تو وہ اپنا اسلحہ ضائع نہ کرنا چاہتا تھا دوسرا مشین گن سے انہیں ختم کرتا تو فائرنگ کی آواز دور تک سنی جاتی۔

www.urdufine.pk

چلو میجر پوکر۔ اگر ہمارا ساتھ پسند نہیں تو بتاؤ ہم تمہاری لاش یہیں سڑک پر ڈال دیتے ہیں تا کہ آنے جانے والی گاڑیاں رات بھر تمہیں کچل کچل کر تمہارا بھرتا بنا دیں"۔۔۔ عمران نے میجر پوکر کی پشت میں ریوالور کی نال سے دباؤ ڈالتے ہوئے دوبارہ کہا۔ اس کی بات سن کر میجر پوکر خوف سے لرزا اور اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے

جولیا کو اشارہ کیا وہ تیزی سے آگے بڑھ کر جیپ کے پچھلے حصے میں بیٹھی اور جونہی میجر پوکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اس نے گن کی نال میجر پوکر کی گدی سے لگا دی۔ کیپٹن فلپ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ عمران کی ہدایت کے مطابق تنویر، چوہان، صفدر اور کیپٹن بابر چاروں محافظوں اور حوالدار کے بے ہوش جسم اٹھا کر سڑک کی دوسری جانب چند قدم آگے لے گئے اور وہاں ایک گڑھا دیکھ کر بے ہوش افراد کو اس میں ڈال آئے۔ پھر عمران کے اشارے پر وہ میجر پوکر کی جیپ میں سوار ہونے لگے۔

www.dem...pk

''تم فی الحال اسی جیپ میں پیچھے آؤ۔ کچھ دور جا کر جیپ کو سڑک سے اتار کر درختوں کی آڑ میں چھوڑ دینا اور پھر ہمارے ساتھ بیٹھ جانا''۔ عمران نے صفدر کو کوڈ ورڈ میں کہا تو صفدر نے سر ہلایا اور پہلی جیپ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران میجر پوکر کی جیپ میں کیپٹن فلپ

کے پیچھے بیٹھا اور کیپٹن فلپ کو جیپ موڑنے کا حکم دیا۔ کیپٹن فلپ نے یوٹرن لے کر جیپ کا رخ اس جانب کر دیا جس طرف میجر پوکر آیا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا میجر پوکر سامنے دیکھتا ہوا بے بسی سے ہونٹ چبا رہا تھا۔

''تم لوگ کہاں جانا چاہتے ہو اور مجھے ساتھ کیوں لے جا رہے ہو''۔۔ میجر پوکر نے چند لمحوں بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

www.dehra.pk

''میجر پوکر۔ ہماری منزل کا کیپٹن فلپ کو علم ہے اور تمہیں اس لئے ساتھ لے جا رہے ہیں کہ تمہیں زندہ رکھا جائے۔ اگر تمہیں چھوڑ دیا تو تمہیں لاش میں تبدیل ہونا پڑے گا اس لئے اسے ہمارا احسان سمجھو۔ کیا تم احسان کا بدلہ دے سکتے ہو''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بدلہ۔ میں سمجھا نہیں''۔۔۔ میجر پوکر نے حیرت سے کہا۔

''بدلے کا مطلب یہ ہے کہ تم دوسری چیک پوسٹوں سے گزرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہو۔ اس طرح منزل پر پہنچنے تک تم ہماری ڈھال بنے رہو گے اور تمہاری وجہ سے ہمیں کوئی روکنے کی جرات نہیں کر سکے گا اگر تم نے کسی چیک پوسٹ پر کسی کو اپنی پوزیشن سے آگاہ کرنے کی کوشش کی تو لیڈی کلر کی ساری گولیاں تمہاری گردن کے پار ہو جائیں گی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے آخری جملے میں بے پناہ ۔غاکی کا تاثر محسوس کر کے میجر پولر خوف سے کانپنے لگا تھا۔

www.denme.pk

اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ میزائل پراجیکٹ پر معمول کے مطابق کام ہو رہا تھا۔ وسیع رقبہ پر محیط اس پراجیکٹ کے احاطے کے گیٹ پر ایک جیپ آ کر رکی اور گیٹ کے باہر کھڑے چار مسلح گارڈز میں سے دو جیپ کی طرف بڑھ گئے جس میں دو فوجی افسر بیٹھے تھے۔ ان کے سٹارز دیکھ کر دونوں گارڈز نے انہیں سلوٹ کیا۔ پھر ایک مودبانہ لہجے میں ان سے شناخت طلب کی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے افسر نے اپنا شناختی کارڈ جیب سے نکال کر گارڈ کے حوالے کر دیا۔

''سر۔ آپ کس سلسلے میں آئے ہیں''۔ اس نے کارڈ کھول کر دیکھا

اور کارڈ واپس کرتے ہوئے کہا۔

''سیکورٹی انچارج کو ہماری آمد کی اطلاع دو۔ وہ جانتے ہیں''۔۔ افسر نے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ تو اس وقت گشت پر ہیں سر۔ آپ ذرا انتظار فرمائیں ہم انہیں فون پر اطلاع دیتے ہیں''۔۔ گارڈ نے ادب سے کہا۔

''پاگل کے بچے۔ ہم اتنی دیر باہر کھڑے رہیں گے۔ گیٹ کھول۔ ہم ان کے آفس میں انتظار کریں گے''۔۔ افسر نے غصے سے کہا۔

www.deffme.pk

''یس سر''۔۔ گارڈ نے گھبرا کر کہا پھر تیزی سے گیٹ کے پاس گیا گیٹ بند تھا۔ گیٹ پر ایک چوکور خانے کے قریب جا کر اس نے اندر کھڑے گارڈ سے کہا۔

''انٹیلی جنس سے کیپٹن کلاز آئے ہیں۔ میجر صاحب سے ملیں گے گیٹ کھول دو''۔۔۔ اس نے کہا تو چند لمحوں بعد گیٹ کھلا اور کیپٹن

کلاز نے جیپ آگے بڑھا دی۔ گیٹ سے اندر آ کر بائیں جانب واقع پارکنگ شیڈ میں کھڑی گاڑیوں کے پیچھے جیپ روکی اور انجن بند کر دیا۔ وہاں کھڑے ایک گارڈ نے آگے بڑھ کر ادب سے سلام کیا۔

''آؤ کیپٹن شوالانگ''۔۔کیپٹن کلاز نے ساتھ بیٹھے افسر سے کہا اور پھر وہ دونوں جیپ سے اترے اور گیٹ کے ساتھ واقع عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ گیٹ پر کھڑے گارڈز ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سیکورٹی آفس کے دروازے پر بھی دو گارڈز کھڑے تھے۔ انہوں نے سلام کیا۔

''انہیں میجر صاحب کے آفس روم میں لے جاؤ''۔۔۔اسی لمحے گیٹ سے ایک گارڈ تیزی سے ان کے پاس پہنچا اور وہاں کھڑے گارڈز سے کہا اور واپس گیٹ کی طرف چل دیا۔

''تشریف لائیے سر''۔۔دونوں گارڈز میں سے ایک نے آگے بڑھ

www.dehnpk

کران سے کہا پھر اس نے پلٹ کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ وہ دونوں اس کے پیچھے اندر آئے۔ راہداری میں کئی کمرے تھے۔ گارڈ تیسرے کمرے کے دروازے پر رکا اور دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گیا۔ کیپٹن کلاز اور کیپٹن شوالا نگ اس کمرے میں داخل ہوئے اس کمرے میں ایک کشادہ آفس ٹیبل کی دوسری جانب ایک کیپٹن بیٹھا فون پر بات کر رہا تھا۔ انہیں دیکھ کر اس نے فون بند کر دیا۔

www.define

''ہیلو کیپٹن کلاز۔ تشریف رکھیئے''۔۔۔اس نے ایک جانب رکھے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''میرا نام کیپٹن بروش ہے اور میں میجر صاحب کا اسسٹنٹ ہوں''۔۔کیپٹن بروش نے ان دونوں کے قریب آ کر ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

''یہ میرے دوست کیپٹن شوالا نگ ہیں''۔۔کیپٹن کلاز نے اپنے

ساتھی کیپٹن کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں پیچھے ہٹ کر صوفوں پر بیٹھ گئے۔

''میجر صاحب تو گشت پر ہیں آپ کس سلسلے میں آئے ہیں''۔۔کیپٹن بروش نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ایک ٹاپ سیکرٹ معاملہ ہے جس کا تعلق پراجیکٹ کی سیکورٹی سے ہے۔وہ کب آئیں گے''۔۔کیپٹن کلاز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.debpk

''تقریباً نصف گھنٹے بعد۔ویسے میں نے ان کے موبائل نمبر پر انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دیدی ہے''۔۔۔کیپٹن بروش نے کہا۔

''کیا ہم ان سے وہیں جا کر نہیں مل سکتے''۔۔۔کیپٹن کلاز نے پوچھا۔

''سوری۔وہ نجانے اس وقت پراجیکٹ کے کس حصے میں ہوں گے اس لئے آپ کو ان کا یہیں انتظار کرنا ہوگا۔اتنے میں آپ چائے

سے دل بہلا سکتے ہیں‘‘۔۔۔کیپٹن بروش نے معذرت کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر رکھی بیل پر ہاتھ مارا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک گارڈ اندر آیا

’’یس سر‘‘۔۔۔گارڈ نے کیپٹن بروش سے کہا۔

’’مہمانوں کے لئے چائے لے آؤ‘‘۔۔۔کیپٹن بروش نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا تو گارڈ باہر چلا گیا۔ دروازہ بند ہونے پر کیپٹن کلاز نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر نکالا۔ پھر ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبایا اور لائٹر منہ کے قریب لایا۔ اس نے لائٹر کے پہلو میں چھوٹے سے بٹن پر دباؤ ڈالتے ہوئے لائٹر جلایا اور کیپٹن بروش بے اختیار اپنی گردن کھجانے لگا مگر دوسرے ہی لمحے وہ اپنی جگہ پر ہمیشہ کے لئے ساکت ہوتا چلا گیا۔

’’جوزف۔ دروازے کا بولٹ چڑھا کر وہیں ٹھہرو‘‘۔۔۔کیپٹن

www.deFine.pk

کلاز نے تیزی سے لائٹر جیب میں ڈالتے ہوئے کیپٹن شوالنگ سے سرگوشی کی۔ کیپٹن کلاز دراصل بلیک زیرو تھا جو راستے میں روکنے والے کیپٹن کلاز کو یرغمال بنا کر اس کی جیپ میں جوزف کے ساتھ یہاں پہنچا تھا۔ جوزف نے اٹھ کر دروازے کا بولٹ چڑھایا اور بلیک زیرو تیزی سے کیپٹن بروش کی یونیفارم اتارنے لگا۔ اس نے پراجیکٹ سے ایک میل پیچھے کیپٹن کلاز کو بے ہوش کرنے کے بعد اس کی وردی پہنی تھی۔ اب بلیک زیرو کیپٹن بروش کی یونیفارم پہن رہا تھا۔ یونیفارم پہننے کے بعد اس نے اپنے لباس سے چھوٹا سا میک اپ باکس نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور وہ چونک پڑا۔

"کون"۔ اس نے کیپٹن بروش کے لب و لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

''چائے لایا ہوں سر''۔۔باہر سے آواز آئی۔

''فی الحال واپس لے جاؤ۔ چیف کے آنے کے بعد لانا''۔۔بلیک زیرو نے کہا تو گارڈ کے واپس جاتے قدموں کی آہٹیں سنائی دیں اور بلیک زیرو اطمینان سے اپنا کام کرنے لگا۔

www.define.pk

''کچھ نا معلوم افراد اردن سے ہمارے ملک میں داخل ہوئے ہیں۔ کمپنی کمانڈر نے بارڈر کے اس واقعہ کی مجھے فون پر اطلاع دی ہے۔ اس بیان کے مطابق باڑ کے پاس ٹہلنے والے چار محافظوں کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارم اتار لی گئیں۔ پھر بارڈر کے کیمپ میں ایک لیفٹیننٹ سمیت دو سپاہیوں کو ہلاک کیا گیا اور ان کی وردیاں بھی اتار لی گئیں۔ باڑ کے پاس گشت کرنے والوں نے وہاں پڑے محافظوں کی لاشیں دیکھ کر کیمپ میں اطلاع دی تو وہاں کیپٹن فلپ کے خیمے میں تین سپاہیوں کی لاشیں پائی گئیں۔ لیکن کیپٹن فلپ ایک جیپ

سمیت وہاں سے غائب پایا گیا۔ کمپنی کمانڈر کو اطلاع دی گئی اور اس کے حکم پر تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ کیپٹن فلپ چند سپاہیوں کے ہمراہ وہاں سے شہر کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے۔ تب کمانڈر نے چیک پوسٹوں کو حکم جاری کیا کہ کیپٹن فلپ اور اس کے ساتھیوں کو حراست میں لے لیا جائے جبکہ اس نے چیک پوسٹوں کے انچارج کو ان کی گرفتاری کا حکم دیدیا۔ آخری اطلاع کے مطابق وہ لوگ ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے اور کیپٹن فلپ کی جیپ راستے میں خالی کھڑی مل گئی ہے جبکہ انچارج سے ابھی رابطہ قائم نہیں ہو رہا''۔۔۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ڈائریکٹر جنرل کے کمرے میں سیکرٹ سروس کا سربراہ جنرل کارلوس اپنے سامنے بیٹھے اپنے زیرک ترین ماتحت میجر دایان سے کہہ رہا تھا۔

''انچارج میجر پو کر رہی ہے نا''۔۔۔ میجر دایان جو جنرل کارلوس کی

www.dehme.pk

بات غور سے سن رہا تھا۔ آخری جملے پر بے اختیار چونک کر بولا۔

''ہاں۔ اور کمپنی کمانڈر نے شک کا اظہار کیا ہے کہ بارڈر کراس کرنے والوں نے کیپٹن فلپ کو یرغمال بنا رکھا ہے تاکہ چیک پوسٹوں سے وہ کسی رکاوٹ کے بغیر گزر کر شہر تک پہنچ سکیں۔ یقیناً وہ عام مجرم نہیں ہیں اور وہ یقیناً گوریلا کارروائیوں کے لئے ہمارے ملک میں داخل ہوئے ہیں''۔۔۔ جنرل کالوس نے جواب دیا۔

www.define.pk

''آپ کو کتنی دیر پہلے کمپنی کمانڈر نے اطلاع دی تھی''۔۔۔ میجر دایان نے جنرل کارلوس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نصف گھنٹہ پہلے''۔۔۔ جنرل کارلوس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گویا اب تک میجر پوکر ان لوگوں کے ساتھ شہر پہنچ چکا ہو گا''۔۔۔ میجر دایان نے فکرمندی سے کہا۔

''کیا مطلب۔ وہ شہر کیوں جائے گا اور کن لوگوں کے ساتھ''۔۔۔ جنرل کارلوس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''آپ ذرا کمپنی کمانڈر سے تازہ صورتحال معلوم کیجئے۔ میں دو منٹ کے لئے اجازت چاہتا ہوں۔ میجر دایان نے اٹھتے ہوئے کہا تو جنرل کارلوس نے اثبات میں سر ہلایا اور میجر دایان دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے سے باہر آ کر اس نے اپنے کمرے کا رخ کیا جو دوسری راہداری میں تھا۔ وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں اس کا ماتحت کیپٹن ڈیوڈ بیٹھا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ میجر کو دیکھ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ترملہ جانے کی تیاری کر لو۔ ہم ہیلی کاپٹر سے جائیں گے۔ ہیلی پیڈ کے انچارج کو فوراً فون کرو کہ ہمارے لئے سپیشل ہیلی کاپٹر تیار رکھے۔ اوکے''۔۔۔ میجر دایان نے اپنے ماتحت سے کہا۔

www.deffo.pk

''رائٹ سر۔ معاملہ کیا ہے''۔۔۔کیپٹن ڈیوڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ابھی آ کر بتاتا ہوں ہم پانچ منٹ میں یہاں سے چل رہے ہیں''۔۔۔میجر نے تیزی سے کہا اور پھر پلٹ کر کمرے سے نکل آیا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا ڈائریکٹر جنرل کے کمرے میں داخل ہوا تو جنرل کارلوس فون کا رسیور رکھ رہا تھا۔

www.define.pk

''میجر۔کمپنی کمانڈر نے ایک نئی اطلاع دی ہے۔کیپٹن فلپ اور میجر پوکر جیپ میں چند سپاہیوں کے ہمراہ شہر کی بیرونی چیک پوسٹ سے گزر چکے ہیں لیکن میجر پوکر نے کمپنی کمانڈر کی کال رسیو نہیں کی''۔۔۔جنرل کارلوس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ کال رسیو کر ہی نہیں سکتا جناب''۔۔۔میجر دایان نے کہا اور اس کے لبوں پر عجیب سے مسکراہٹ پھیل گئی۔

''کیوں''۔۔۔جنرل کارلوس نے چونکتے ہوئے اسے گھورا۔

''اس لئے کہ اسے بھی کیپٹن فلپ کی طرح یرغمال بنا لیا گیا ہے اور اسے گن پوائنٹ پر لے جایا جا رہا ہے''۔۔میجر دایان تیزی سے بولا۔

''کہاں۔کہاں لے جایا جا رہا ہے''۔۔۔جنرل کارلوس نے بے تابی سے پوچھا۔

www.define.pk

''یروشلم ریسرچ سنٹر۔اور میں بھی وہاں جا رہا ہوں''۔۔۔میجر دایان نے جبڑے بھینچے ہوئے کہا۔

''میجر۔کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون لوگ ہیں''۔۔جنرل کارلوس نے یکدم پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں سر۔ریسرچ سنٹر کی موجودہ اہمیت جانتے ہوئے آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے گھر میں گھس کر ہمارا شکار چھیننے کی

جرات کون کرسکتا ہے‘‘۔۔۔میجر دایان نے کہا۔

’’اوہ۔ پاکیشیائی ایجنٹ‘‘۔۔۔جنرل کارلوس ایک لمحہ سوچنے کے بعد یکدم حیرت سے اچھل پڑا۔

’’یس سر۔لیکن آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ان بھیڑیوں کو ان کے مقصد میں کامیاب ہونے سے پہلے ہی پٹہ ڈال دوں گا۔ اجازت دیجئے۔ ہیلی کاپٹر تیار ہو گیا ہمارے لئے‘‘۔۔۔ میجر دایان نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

’’جلدی جاؤ میجر۔ مجھے حالات سے مطلع کرتے رہنا‘‘۔۔۔جنرل کارلوس نے مضطربانہ لہجے میں کہا اور میجر دایان نے اسے سیلوٹ کیا اور پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.deffne

کیپٹن کلاز اور کیپٹن شوالنگ کی آمد کے بارے میں سیکورٹی انچارج میجر شمعون کو موبائل فون پر اطلاع ملی تھی اور وہ پراجیکٹ کی سیکورٹی کے انتظامات کا معمول کے مطابق جائزہ لینے کے دوران سوچتا رہا تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس سے ان دونوں کو کیوں وہاں بھیجا گیا ہے لیکن وہ کوئی اندازہ نہ لگا سکا کیونکہ پراجیکٹ میں کئی دنوں سے کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا جس کے لئے انٹیلی جنس والوں کو وہاں آنے کی زحمت کرنا پڑی۔

سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا ہے۔ پراجیکٹ کے آس پاس

www.define.pk

کوئی فلسطینی آبادی بھی نہیں تھی کہ ان کی طرف سے کسی خطرے کا اندیشہ ہوتا۔ پراجیکٹ کی طرف آنے والے تمام راستوں پر آرمی چیک پوسٹیں بنی ہوئی تھیں اوران کی نگاہ سے بچ کر جانور بھی پراجیکٹ تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ میجر شمعون تقریباً نصف گھنٹے بعد فارغ ہو کر واپس اپنے آفس پہنچا۔ کمرے میں کیپٹن بروش موجود نہ تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بیل بجائے تو چند لمحوں بعد ایک گارڈ اندر آیا۔

www.define.pk

''مجھ سے ملنے کے لئے انٹیلی جنس کے جو ممبرز آئے ہیں انہیں بلاؤ اور ہاں۔ کیپٹن بروش کہاں ہے''۔۔۔ میجر شمعون نے گارڈ سے پوچھا۔

''سر۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ایک مہمان کے ساتھ باہر گئے ہیں''۔۔۔ گارڈ نے بتایا۔

''اوہ۔ اور دوسرا مہمان''۔۔۔ میجر شمعون نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کا پتہ نہیں۔ کیا وہ یہاں نہیں ہے''۔۔ گارڈ نے چونک کر کمرے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اندھے ہو۔ یہاں ہوتا تو دکھائی نہ دیتا۔ باہر کھڑے گارڈ سے پوچھو کہ اسے کیپٹن بروش کچھ کہہ گیا ہے''۔۔ میجر شمعون نے غصے سے کہا۔

''سر۔ مجھے تو انہوں نے یہی کہا تھا کہ وہ کیپٹن شوالانگ کو آپ سے ملانے لے جا رہے ہیں اور کیپٹن کلاز کمرے میں ریسٹ کر رہے ہیں۔ آپ کے آنے تک انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے''۔۔۔ گارڈ نے کہا۔

''مگر وہ یہاں نہیں ہے۔ جاؤ معلوم کرو''۔۔۔ میجر شمعون نے حیرت سے کہا اور گارڈ پلٹ کر کمرے سے نکل گیا۔ میجر شمعون نے ایک سگریٹ سلگایا اور سوچنے لگا کہ کیپٹن بروش کیپٹن شوالانگ کو اس سے

ملا نے کیوں لے گیا جبکہ اس نے کیپٹن بروش کو ہدایت کی تھی کہ ان دونوں کو وہیں بٹھائے۔

''سر۔ کیپٹن کلاز آفس سے باہر نہیں گیا اور نہ کسی نے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا ہے''۔۔۔ تقریباً ایک منٹ بعد گارڈ اندر آیا اور مودبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا بک رہے ہو۔ کیپٹن بروش اور کیپٹن شوالا نگ کو دیکھو اور انہیں میرے پاس بھیجو''۔۔۔ میجر شمعون نے غراتے ہوئے کہا اور گارڈ باہر جانے لگا تو میجر شمعون کو کوئی خیال آیا۔

''ٹھہرو۔ تم چائے لاؤ۔ میں اسے کال کرتا ہوں''۔۔۔ میجر شمعون نے گارڈ سے کہا۔ اس کا حکم سن کر گارڈ نے سر ہلایا اور کمرے سے نکل گیا۔ میجر شمعون نے اپنی جیب سے موبائل فون نکالا اور اس پر کیپٹن بروش کے نمبر ملا کر انتظار کرنے لگا۔ ایک دو لمحوں بعد کمرے میں بیل

www.deffine.pk

کی آواز ابھری تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے بے اختیار میز کے نیچے دیکھا۔ میز کے سرے پر کیپٹن بروش کی کرسی کے نیچے فرش پر ایک موبائل فون پڑا تھا اور اس کی بیل بج رہی تھی۔ میجر شمعون کو حیرت ہوئی کیونکہ وہ موبائل فون کیپٹن بروش کا تھا جسے وہ پہچانتا تھا۔ اس نے جھک کر موبائل اٹھا لیا۔

''اوہ۔ موبائل تو یہاں پڑا ہے''۔۔۔ میجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنا موبائل آف کیا تو دوسرا موبائل بھی خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کی لکیریں پھیل گئیں۔ وہ اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اسی لمحے گارڈ اس کے لئے چائے لے آیا اور اس نے چائے میز پر رکھ دی۔

''سنو۔ کیپٹن بروش کا موبائل یہاں رہ گیا ہے۔ تم جاؤ اور اسے بلا لاؤ اور کیپٹن کلاز کے بارے میں بھی معلوم کرو''۔۔۔ میجر نے کہا تو گارڈ

www.define.pk

سر ہلا کر کمرے سے باہر چلا گیا اور میجر شمعون کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے چائے کی پیالی اٹھائی ہوئی تھی کہ اچانک اس کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ہیلو''۔۔۔ میجر شمعون نے پیالی رکھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ہیلو''۔۔۔ میجر رافیل بول رہا ہوں میجر شمعون''۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''یس میجر رافیل۔ آپ کیسے ہیں۔ میں ابھی آپ کو فون کرنے ہی والا تھا''۔۔۔ میجر شمعون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.dear.pk

''یہ بتائیے کہ میرے ماتحت کیپٹن گارڈنر اور کیپٹن جارج وہاں آئے ہیں یا نہیں''۔۔۔ میجر رافیل نے پوچھا۔

''نہیں تو۔ یہاں تو کیپٹن کلاز اور کیپٹن شوالنگ آئے ہیں آپ کے محکمہ سے''۔۔۔ میجر شمعون نے کہا۔

''اوہ۔ کیپٹن کلاز کو تو میں نے گارڈنر اور جارج کی گرفتاری کے لئے

بھیجا تھا مگر وہ پراجیکٹ پر کیا کرنے چلا گیا‘‘۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

’’معلوم نہیں۔ میری غیر موجودگی میں دونوں آئے تھے۔ میں اس وقت گشت پر تھا اور میرے اسسٹنٹ کیپٹن بروش نے مجھے فون پر ان کی آمد کی اطلاع دی۔ مگر جب میں راؤنڈ سے واپس آیا تو کیپٹن کلاز غائب تھا اور کیپٹن شوالنگ کیپٹن بروش کے ساتھ پراجیکٹ کے اندر گیا ہوا تھا۔ اب سمجھ نہیں آتی کہ کیپٹن کلاز کہاں ہے‘‘۔۔۔ میجر شمعون نے کہا۔

’’سنو میجر۔ میں نے کسی کو پراجیکٹ پر نہیں بھیجا اور یقیناً تمہارے پاس آنے والے وہی دو افراد ہیں جو پہلے کیپٹن گارڈنر اور کیپٹن جارج کو قتل کر کے قصبے سے باہر گئے تھے۔ میں نے ان دونوں کی گرفتاری کے لئے کیپٹن کلاز کو بھیجا تھا۔ تم انہیں گرفتار کر لو۔ پراجیکٹ

خطرے میں ہے۔ میں خود آ رہا ہوں"۔۔۔۔میجر رافیل کی غراہٹ آمیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ میجر شمعون بوکھلا گیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگا مگر اسی لمحے اندر آنے والے شخص سے ٹکرا گیا۔ اس نے تیزی سے سنبھل کر غصے سے اس آدمی کی طرف دیکھا اور بے اختیار اچھل پڑا۔

www.define.pk

یروشلم ریسرچ سنٹر کے گیٹ تک آنے والی سڑک ڈھلوان تھی۔ یہ سڑک ترملہ کی طرف سے آتی تھی اور کئی میل تک پہاڑیوں میں بل کھاتی یہاں پہنچتی تھی۔ ریسرچ سنٹر پہاڑیوں کے دامن میں ایک وسیع و عریض وادی میں قائم کیا گیا تھا۔ سنٹر کی حفاظت کے لئے ارد گرد کی پہاڑیوں پر طیارہ شکن توپیں نصب کی گئی تھیں جبکہ سنٹر میں روشنی کا اعلیٰ انتظام تھا۔ چاروں طرف بلندی پر نصب سرچ لائٹس کی روشنی براہ راست سنٹر کی عمارت کا احاطہ کر رہی تھیں۔

www.define.pk

عمارتوں کے گرد چار پانچ میل کا پختہ احاطہ تھا جس پر رات کے وقت

سیکورٹی کی پٹرولنگ گاڑیاں گشت کرتی رہتی تھیں۔ اس کے علاوہ خار دار تاروں کی باڑ میں ہر دس میٹر کے فاصلے پر ایک پول تھا اور ہر پول پر سرچ لائٹ نصب تھی۔ سیکورٹی آفس کی عمارت کے احاطے کے گیٹ کے باہر جانب تھی جبکہ سنٹر کا پاور ہاؤس دائیں ہاتھ تھا۔ اس میں بڑے بڑے چار پاور یونٹ تھے۔ لیکن صرف دو پاور یونٹ چلائے جاتے تھے جبکہ دو یونٹ سپیئر تھے۔ دو یونٹوں میں کسی وقت کوئی خرابی پیدا ہو جاتی تو محفوظ یونٹوں کو چلایا جاتا تھا۔ اس طرح سنٹر کی برقی رو کا سلسلہ ہمیشہ بحال رہتا تھا۔ پہلے دو یونٹ سے برقی رو بند ہوتے ہی خودکار سسٹم کے تحت فوراً ہی دوسرے یونٹ کام کرنے لگتے تھے۔ سنٹر کے مشرقی جانب کشادہ گراؤنڈ میں ہیلی پیڈ تھا جس پر دو ہیلی کاپٹر موجود رہتے تھے۔ یہ ہیلی کاپٹر سنٹر میں کام کرنے والے سائنسدانوں اور آفیسروں کو دارالحکومت لانے اور لے جانے کے لئے

www.deFine.pk

استعمال ہوتے تھے۔

ریسرچ سنٹر کی شمالی پہاڑیوں میں اس وقت فوجیوں کا چھوٹا سا گروپ ستاروں کی مدھم روشنی میں آگے بڑھ رہا تھا۔ یہ گروپ دراصل عمران اور اس کے ساتھیوں کا تھا۔ انہوں نے دو میل پیچھے سڑک سے جیپ اتار کر ایک بڑی سی چٹان کی آڑ میں چھپا دی تھی۔ جیپ میں میجر پوکر اور کیپٹن کی لاشیں تھیں۔ وہاں سے وہ پیدل ہی اس طرف روانہ ہوئے تھے اور اس وقت ریسرچ سنٹر سے صرف دو فرلانگ کے فاصلے پر احتیاط اور خاموشی سے چل رہے تھے۔ ریسرچ سنٹر سے تقریباً ایک فرلانگ پیچھے انہیں ایک پہاڑی کی دوسری جانب سے کسی گاڑی کی آواز سنائی دی تو عمران رک گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو وہاں ٹھہرنے کی ہدایت کی اور اکیلا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تنویر، جولیا، کیپٹن بابر، چوہان اور صفدر اس کا انتظار کرنے لگے۔

www.define.pk

''آؤ۔ پہاڑی کی دوسری جانب چھوٹا سا کیمپ ہے۔ وہاں چند سیکورٹی گارڈ اور ایک جیپ ہے۔ ہمیں اس سے بچ کر آگے بڑھنا ہے''۔۔ پانچ چھ منٹ بعد عمران نے واپس آ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب عمران کے پیچھے چل پڑے۔ عمران انہیں گائیڈ کرتا ہوا کیمپ سے تقریباً پچاس قدم فاصلے سے گزرا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پہاڑی کے قریب پہنچ گئے جس کی دوسری جانب وادی میں ریسرچ سنٹر تھا۔ عمران نے میجر پوکر سے سنٹر کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ چنانچہ پہاڑی کے گرد گھوم کر وہ دوسری جانب پہنچے تو چند قدم کے فاصلے پر خاردار تاروں کی باڑ تھی اور باڑ کے اندر پاور ہاؤس کی کشادہ عمارت تھی۔

پاور ہاؤس کی عقبی دیوار اور باڑ کے درمیان تقریباً چھ فٹ کا فاصلہ تھا اور بیس بائیس فٹ لمبی دیوار کے دونوں سروں پر دو دو گارڈز کھڑے

www.deline.pk

پہرہ دے رہے تھے۔ البتہ اس طرف سرچ لائٹ کی روشنی براہ راست نہ پڑنے کے سبب روشنی کم تھی۔ عمران کے ساتھی عمران کے ساتھ پتھروں کی آڑ میں بیٹھے گارڈز کا جائزہ لے رہے تھے اور عمران کی حرکت میں آنے کے منتظر تھے۔

عمران نے دو منٹ بعد صفدر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور دائیں جانب پتھروں کی آڑ لیتا ہوا آگے رینگنے لگا۔ صفدر بھی اس کی تقلید کرنے لگا۔ عمران اور صفدر دونوں فوجی یونیفارمز میں تھے۔ وہ پاور ہاؤس کے دائیں جانب کھڑے گارڈز کے بالمقابل پہنچے۔ اس وقت دونوں گارڈز کے منہ ان کی مخالف سمت میں تھے۔ عمران نے صفدر سے سرگوشی اور پھر وہ دونوں اپنی گنیں کندھوں سے لٹکا کر کھڑے ہو گئے۔ صفدر نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر عمران کو تھمایا اور عمران نے ایک سگریٹ پیکٹ سے نکال کر ہونٹوں میں دبا لیا۔

''نہیں۔ میرے پاس لائٹر نہیں ہے''۔۔۔صفدر نے قدرے بلند آواز میں کہا اور اس کی آواز سن کر باڑ کی دوسری جانب کھڑے گارڈز یکدم ان کی طرف پلٹے اور حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔

''اوہ۔ یہ تو آرمی والے ہیں''۔۔۔ایک گارڈ نے دوسرے سے کہا۔

''ہاں۔لیکن یہاں کیا کر رہے ہیں''۔۔۔دوسرے نے حیرت سے پوچھا۔

www.define.pk

''دوست۔ ذرا ماچس تو دینا''۔۔۔عمران نے ان کی طرف رخ کر کے انہیں مخاطب کر کے کہا اور پھر آگے بڑھا اور باڑ کے قریب آ گیا۔ وہ دونوں محافظ بھی عمران کی طرف بڑھے۔ صفدر ہاتھ میں سگریٹ لائٹر دبائے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دونوں گارڈز عمران کے قریب آ گئے تھے۔

''تم دونوں اس طرف کیسے گھوم رہے ہو''۔۔۔ایک گارڈ نے اپنی

جیب سے لائٹر نکالتے ہوئے پوچھا کہ اچانک ہی دوسرے گارڈ کے منہ سے سی کی آواز نکلی اور وہ اپنی گردن کھجانے لگا۔ پہلے گارڈ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا ہی تھی کہ دوسرا گارڈ بے جان ہو کر زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ پہلا گارڈ اسے سنبھالنے کے لئے جھکا ہی تھا کہ بوکھلا کر اپنی پیشانی ٹٹولنے لگا۔ ایک لمحہ بعد وہ بھی لڑکھڑایا اور زمین پر گرتا چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد عمران اور صفدر ان گارڈز کی یونیفارم پہنے عمارت کی اندرونی سمت بڑھ رہے تھے جبکہ دونوں مردہ گارڈز ایک گہری کھائی میں ایک جان دو قالب پڑے نظر آ رہے تھے۔

www.define.pk

سامنے اس کا ماتحت کیپٹن بروش کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا جس کا رخ میجر شمعون کے سینے کی طرف تھا اس کے عقب میں ایک موٹا آدمی فوجی وردی میں ملبوس دروازہ بند کر رہا تھا۔

''اوہ۔تمہاری یہ جرات''۔۔۔میجر شمعون نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

www.define.pk

''آہستہ بولو میجر ورنہ فائر کھول دوں گا۔ ہاتھ بلند کرلو''۔۔۔کیپٹن بروش نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔تم بروش نہیں ہو''۔۔۔میجر شمعون اس کی آواز سن کر حیرت سے اچھلا۔

''ہاں۔اسی لئے تمہارے عہدے کا خیال کئے بغیر تمہیں بھی بروش کی طرح جہنم واصل کر دوں گا''۔۔کیپٹن بروش نے دھمکی دیتے ہوئے کہا جو دراصل بلیک زیرو تھا۔ جوزف نے دروازہ بند کر کے اپنا ریوالور نکالا اور میجر شمعون پر تان لیا۔تب میجر شمعون نے خوفزدہ ہو کر ہاتھ اٹھا دیئے اور بلیک زیرو اس کے عقب میں آیا اور اس کے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔پھر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''تم نے کیپٹن بروش کو قتل کر دیا ہے''۔۔۔میجر شمعون نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔تم بتاؤ کہ کسے ہمارے بارے میں اطلاع دے رہے تھے فون پر''۔۔۔بلیک زیرو نے سخت لہجے میں پوچھا۔

www.define.pk

''میجر رافیل کو۔ وہ آ رہا ہے۔ تم بچ کر نہیں جا سکتے''۔۔۔ میجر شمعون نے غصے سے کہا۔

''اپنی فکر کرو میجر۔ تمہارے پراجکٹ کو ڈائنامیٹک کر دیا گیا ہے۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد یہاں سب کچھ فنا ہو جائے گا''۔۔۔ بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

''کیا''۔۔۔ میجر شمعون کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

www.paksociety.com

''ہاں۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہماری ساتھ یہاں سے نکل چلو ورنہ ہم تمہیں لاش میں تبدیل کر کے چلے جائیں گے۔ جلدی بولو چلو گے''۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو میجر شمعون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''او کے۔ مگر تم ہمارے آگے چلو۔ کسی کو محسوس نہ ہو کہ تم خوفزدہ ہو اور زبردستی باہر لے جائے جا رہے ہو۔ اپنی جیپ تم خود ڈرائیو کرو گے۔ میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا اور میرے ریوالور کی نال تمہارے پہلو

سے لگی رہے گی۔ گیٹ والوں کو تم بتاؤ گے کہ تم شہر جا رہے ہوں اور صبح واپس آ ؤ گے''۔۔بلیک زیرو نے میجر شمعون کو ہدایات دیتے ہوئے ہوئے کہا۔

''اوہ۔مگر میجر رافیل یہاں پہنچے گا تو''۔۔۔میجر شمعون نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اس نے دارالحکومت سے یہاں آنا ہے اور اگر وہ ہیلی کاپٹر سے بھی سفر کرے تو نصف گھنٹے سے پہلے یہاں نہیں پہنچے گا۔اس کے آنے سے پہلے ہی یہاں قیامت آ چکی ہو گی۔چلو آؤ''۔۔۔بلیک زیرو نے کہا تو میجر شمعون نے ہاتھ گرا دیئے اور دروازے کی طرف بڑھا۔ بلیک زیرو نے جوزف کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا اور ریوالور جیب میں ڈال کر میجر کے پیچھے چلنے لگا۔ جوزف نے دروازہ کھولا اور ریوالور ہولسٹر میں رکھ کر اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔میجر شمعون باہر آ

www.deFood.pk

کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ راہداری میں کھڑے محافظ نے انہیں آتے دیکھا تو جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

وہ تینوں باہر آئے تو وہاں کھڑے دونوں گارڈز ہوشیار ہو گئے۔ میجر شمعون کی جیپ آفس کی عمارت کے پاس ہی کھڑی تھی جس پر وہ چند منٹ پہلے پراجیکٹ کا وزٹ کر کے آیا تھا۔ وہ جیپ کی طرف بڑھا تو بلیک زیرو اور جوزف بھی اس کے پیچھے تھے۔

"جوزف۔ تم عقبی سیٹ پر بیٹھو گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے جوزف سے کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور جیپ کی عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔ میجر شمعون خوفزدہ قدموں سے آگے بڑھا اور جیپ کی عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔ میجر شمعون خوفزدہ قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا۔ جیپ کے پاس پہنچ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ فضا میں ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز گونجنے لگی۔ بلیک زیرو تیزی سے فرنٹ سیٹ پر

بیٹھا اور بیٹھتے ہی اس نے اپنا ریوالور نکال کر میجر کے پہلو سے اس طرح لگایا کہ باہر سے کسی کی اس پر نظر نہ پڑ سکتی تھی۔

"جلدی کرو میجر"۔۔۔ ہیلی کاپٹر کے یہاں پہنچنے سے پہلے تمہیں گیٹ سے گزر جانا چاہیے ورنہ مارے جاؤ گے"۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو میجر شمعون نے جیپ سٹارٹ کر کے اس کا رخ احاطے کے گیٹ کی طرف کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ بلیک زیرو نے آسمان کی طرف دیکھا۔ کافی دور آسمان پر آنے والے ہیلی کاپٹر کی روشنیاں چمک رہی تھیں میجر کی جیپ گیٹ کی طرف آتے دیکھ کر وہاں کھڑے محافظ چوکس ہو گئے اور انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر گیٹ کھول دیا۔

جیپ گیٹ سے باہر آئی اور سڑک پر گیٹ کی مخالف سمت میں دوڑنے لگی۔ بلیک زیرو نے جوزف کی طرف دیکھا اور جوزف نے ریوالور

www.define.pk

نکال کر میجر کی گدی سے لگا دیا۔ بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ان کے اوپر سے گزر کر پراجیکٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جیپ پراجیکٹ سے تقریباً ایک فرلانگ دور آ چکی تھی۔ بلیک زیرو نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا اور مسکرا دیا۔ ٹھیک اسی لمحے پراجیکٹ کی طرف سے زبردست دھماکے کی آواز بلند ہوئی اور پھر پے در پے دھماکوں کی فضا کانپنے لگی۔ میجر شمعون نے بے اختیار گردن گھما کر پراجیکٹ کی طرف دیکھا تو پراجیکٹ سے آگ کے شعلے آسمان کو چھوتے نظر آ رہے تھے"۔۔۔

''اوہ۔ ہیلی کاپٹر واپس آ رہا ہے"۔۔۔ دفعتاً پیچھے بیٹھے جوزف نے تیزی سے کہا تو بلیک زیرو نے عقب کا جائزہ لیا۔ پراجیکٹ سے بلند ہونے والے شعلوں کی روشنی میں وہی ہیلی کاپٹر واپس آتا دکھائی دے رہا تھا اور وہ زمین سے تقریباً ساٹھ ستر فٹ کی بلندی پر تھا۔ اس

www.define.pk

میں لگی سرچ لائٹ کی روشنی کا دائرہ سڑک پر پڑ رہا تھا۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر انہیں روکنے کے لئے پیچھے آ رہا ہے۔

''جوزف۔ ہوشیار رہنا۔ ہوسکتا ہے ہیلی کاپٹر سے وارننگ کئے بغیر فائرنگ کر دی جائے''۔۔۔ بلیک زیرو نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''میجر شمعون۔ جیپ سائیڈ پر روک دو۔ میں پہلے ہیلی کاپٹر کا انتظام کر لوں۔ جوزف تم میجر کا خیال رکھو''۔۔۔ان دونوں کو ہدایات دے کر بلیک زیرو نے اپنی پنڈلی سے بندھا ایک راکٹ پسٹل کھول کر ہاتھ میں لیا اور جونہی میجر شمعون نے سائیڈ پر جیپ روکی وہ جیپ سے اتر کر تیزی سے قریبی درخت کی آڑ میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر قریب آ پہنچا اور پھر جیپ کے اوپر سرچ لائٹ ڈالتا ہوا گزر گیا۔ تھوڑی دور جا کر ہیلی کاپٹر نے ٹرن لیا اور نیچی پرواز کرتا ہوا واپس جیپ کی طرف آنے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے درخت کی آڑ میں کھڑے

www.deffer.pk

بلیک زیرو کے راکٹ پسٹل سے سگار نما راکٹ نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف لپکا اور اس سے ٹکرا گیا اور دوسرے ہی لمحے ایک خوفناک دھماکے سے ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑ گئے۔

www.define.pk

عمران نے ٹہلتے ہوئے صفدر کو اپنے پلان سے آگاہ کیا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے کیپٹن بابر کو کال کرنے لگا۔

"یس عمران صاحب۔ بابر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ ایک لمحہ بعد کیپٹن بابر کی آواز سنائی دی۔

"تم ساتھیوں کو لے کر اپنی جگہ سے رینگتے ہوئے بائیں جانب بڑھو اور پاور ہاؤس سے تقریباً تیس قدم کے فاصلے پر پہنچو۔ جونہی تاریکی پھیلے باڑ کے پاس پہنچ جانا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اس نے صفدر کو

www.define.pk

ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور ٹہلتا ہوا پاور ہاؤس کے پہلو کی جانب سے فرنٹ کی طرف بڑھا۔ وہ ٹہلتا ہوا عمارت کے فرنٹ پر پہنچا۔ اس طرف کمپاؤنڈ کا گیٹ تھا۔ گیٹ کھلا تھا اور دو گارڈز کھڑے ڈیوٹی دیتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ عمران کے جسم پر گارڈ کی یونیفارم تھی۔ وہ عام انداز میں چلتا ہوا گیٹ پر پہنچا اور دونوں گارڈز اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

www.define.pk

''تم میں سے کسی کے پاس سگریٹ ہو تو مہربانی کر کے مجھے دو''۔۔عمران نے اپنی جیب سے سگریٹ لائٹر نکالتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میرے پاس نہیں ہے۔ آخری سگریٹ ہم دونوں نے مل کر پیا ہے''۔۔۔ایک گارڈ نے کہا۔

''اس کے پاس یقیناً ہو گا''۔۔۔عمران نے اندر جنریٹر کے پاس کھڑے گارڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر گیٹ سے آگے بڑھا

تو ان دونوں نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی۔ یقیناً وہاں کے گارڈ آپس میں زیادہ جان پہچان نہیں رکھتے تھے۔ یوں بھی عمران شروع سے اسرائیلی باشندے کے میک اپ میں تھا اور سر پر موجود ٹوپی کا گوشہ پیشانی پر جھکا ہوا تھا۔ وہ اندر ٹہلنے والے گارڈ کی طرف بڑھا تو وہ گارڈ کمپاؤنڈ کی داہنی جانب رخ کئے قدم اٹھا رہا تھا۔ عمران وہاں پہنچا۔ اس جگہ سے باہر کھڑے گارڈز نظر آ رہے تھے اور اندر بھی صرف ایک گارڈ موجود تھا۔ چنانچہ عمران کے قدموں کی آہٹیں سن کر وہ گارڈ پلٹا ہی تھا کہ عمران نے ریوالور نکال کر اس کے سینے سے لگا دیا۔

''خبردار۔ کوئی آواز نکالے بغیر نیچے بیٹھ جاؤ ورنہ سینے میں سوراخ کر ڈالوں گا''۔۔۔ عمران نے سرگوشی میں کہا اور گارڈ گھبرا کر فوراً زمین پر بیٹھ گیا۔ اب وہ جنریٹر کی آڑ میں تھا۔ عمران گھوم کر اس کی پشت کی جانب آیا اور اس کی گردن سے ریوالور لگا کر بیٹھ گیا۔

www.dermo.pk

''اندر کتنے گارڈز ہیں۔ آہستہ سے جواب دو''۔۔۔عمران نے سرگوشانہ لہجے میں کہا۔

''کک۔کوئی نہیں۔صرف ایک آپریٹر ہے''۔۔ وہ خوفزدہ لہجے میں آہستہ سے بولا۔تب عمران نے دوسرے ہاتھ میں موجود لائٹر سے اس کی گردن میں زہریلی سوئی فائر کی۔گارڈ کسمسایا اور ایک دو لمحوں بعد بے جان ہوکر زمین پر ڈھلک گیا۔عمران اٹھا اور جنریٹروں کی آڑ لیتا ہوا سوئچ روم کی طرف بڑھ گیا قریب پہنچ کر اس نے اندر جھانکا تو وہاں ایک کرسی پر بیٹھا آپریٹر سر جھکائے اونگھ رہا تھا۔عمران نے اس کے قریب آ کر ایک ہاتھ اس کے منہ پر جمایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ رسید کر دیا۔آپریٹر تڑپا اور پھر بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

www.Paksociety.pk

جولیا، کیپٹن بابر، تنویر اور چوہان عمران کی ہدایت کے مطابق چٹانوں اور پتھروں کی آڑ میں رینگتے ہوئے مطلوبہ مقام پر پہنچے ہی تھے کہ اچانک پورا ریسرچ سنٹر تاریکی میں ڈوب گیا۔ یکدم اندھیرا چھا جانے پر ایسا لگا جیسے وہ اندھے ہو گئے ہوں۔ پھر ایک دو بار پلکیں جھکانے پر انہیں کچھ کچھ نظر آنے لگا۔ وہ فوراً ہی پتھروں کی آڑ میں ہاتھ پاؤں کے بل چلتے ہوئے خاردار تاروں کی باڑ کے پاس پہنچے اور زمین سے سینے کے بل چپک گئے۔

www.dernike.pk

باڑ میں نصب کھمبوں کے قریب کھڑے گارڈز آپس میں بجلی ہونے پر

تبصرہ کرنے لگے تھے جبکہ سیکورٹی آفس کی طرف سے چند گارڈز پاور ہاؤس کی طرف بھاگ کر چلے آ رہے تھے۔ ابھی وہ کچھ دور ہی تھے کہ اچانک پاور ہاؤس میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور محافظوں میں افراتفری پھیل گئی۔ پاور ہاؤس کے نصف حصے میں آگ لگ چکی تھی۔ باڑ کے پاس پہرہ دینے والے محافظ پاور ہاؤس کی طرف دوڑنے لگے تھے جبکہ فائر بریگیڈ گاڑی کا سائرن بھی گونجنے لگا تھا۔

www.demo.pk

گارڈز کے وہاں سے ہٹتے ہی کیپٹن بابر تیزی سے کھڑا ہوا اور اس نے باڑ کی نچلی تار پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچی۔ جولیا، چوہان اور تنویر رینگتے ہوئے تار کے نیچے سے گزر گئے۔ پھر تنویر نے تار پکڑ کر بند کی اور کیپٹن بابر بھی باڑ سے گزر کر ان کے پاس آ گیا۔ پھر وہ نیم تاریکی میں ریسرچ سنٹر کی عمارت کی طرف دوڑنے لگے جبکہ ادھر سے بھی کچھ محافظ پاور ہاؤس کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔

چند لمحوں میں ہی وہ چاروں ریسرچ سنٹر کی عمارتوں کے پہلو میں جا پہنچے جبکہ فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں پاور ہاؤس کے قریب پہنچ کر آگ بجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ وہ چاروں ریسرچ سنٹر کی عمارتوں کے فرنٹ کی طرف بڑھے ہی تھے کہ موڑ سے عمران برآمد ہو کر ان کے قریب پہنچ گیا۔

''آؤ۔ میرے پیچھے چلے آؤ''۔ عمران نے تیزی سے مگر آہستہ آواز میں کہا اور پھر وہ پلٹ گیا اور وہ چاروں اس کے پیچھے تیز تیز قدموں سے چلنے لگے۔ اسی لمحے فضاء میں ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔ انہوں نے آواز کی سمت دیکھا تو ہیلی کاپٹر آسمان پر نظر نہ آیا۔ شاید وہ عمارتوں کی دوسری جانب اوجھل تھا۔ ریسرچ سنٹر کے ساتھ ساتھ کئی عمارتیں تھیں۔ تاریکی میں چند محافظ عمارتوں کے باہر گشت کرتے نظر آ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے

www.dellme.pk

ہاتھوں میں گنیں تھیں۔ عمران تیسری عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دو تین محافظوں سے ٹکراؤ بھی ہوا لیکن کسی نے انہیں روکنے کی کوشش نہ کی وہ تیسری عمارت کے قریب پہنچے اور وہاں کھڑے دو محافظوں نے انہیں دیکھ کر راستہ روک لیا۔

''کہاں جا رہے ہو تم لوگ''۔۔۔ ایک محافظ نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.define.pk

''اوہ۔ پاگل تم یہاں کھڑے ہو اور اندر تمام لوگ خطرے میں ہیں۔ جلدی آؤ''۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر دونوں محافظ بوکھلا کر ان کے ساتھ برآمدے میں داخل ہو گئے۔

''تمہارے پاس ٹارچ نہیں ہے''۔۔ عمران نے رک کر جیب سے پنسل ٹارچ نکالتے ہوئے دونوں محافظوں سے پوچھا۔

''میرے پاس ہے''۔۔۔ ایک محافظ تیزی سے بولا۔

''گدھے ہوتم۔ ٹارچ جلا کر ہمارے آگے آگے چلو۔ دیکھتے نہیں میرے ساتھ آرمی والے ہیں جنہیں سائنسدانوں کی حفاظت کے لئے بھیجا گیا ہے۔جلدی کرو'' ۔۔۔عمران نے ٹارچ بجھاتے ہوئے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو محافظ نے فوراً اپنی جیب سے چھوٹی سی ٹارچ نکالی اور جلا کر ان کے آگے آگے راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ اندر کئی اور راہداریاں بھی تھیں۔ محافظ چوتھی راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کے اختتام پر ایک بڑا دروازہ تھا اور وہاں ایک گارڈ کھڑا تھا۔ عمران نے اسے دیکھتے ہی جیب سے سگریٹ لائٹر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

وہ بند دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ عمران نے لائٹر والا ہاتھ بلند کر کے وہاں کھڑے گارڈ پر سوئی فائر کر دی۔ زہریلی سوئی نے اس گارڈ کے سینے کو اپنا مسکن بنایا اور دوسرے ہی لمحے وہ سینہ کھجاتے

www.paksociety.pk

ہوئے بے جان ہو کر فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

''اوہ۔اسے کیا ہوا''۔۔۔ٹارچ بردار نے چونکتے ہوئے اس گارڈ پر ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

''شاید ہمیں بھوت سمجھ کر خوف سے بے ہوش ہو گیا ہے۔تم دروازہ کھولو''۔۔۔عمران نے کہا۔

''دروازے کا سسٹم آٹو میٹک ہے۔بجلی کے بغیر دروازہ نہیں کھل سکتا''۔۔۔ٹارچ بردار نے پلٹ کر عمران سے کہا۔

''تو تمہارا کوئی فائدہ نہیں ہے''۔۔۔عمران نے لائٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔گارڈ نے بے اختیار اپنی گردن کو مسلا اور دوسری ہی لمحے فرش پر آگرا۔عمران نے فوراً ہی پلٹ کر اپنے پیچھے کھڑے دوسرے گارڈ کی کنپٹی پر گھونسا رسید کیا اور وہ کراہتا ہوا دیوار سے بے جا ٹکرایا اور فرش پر گر گریا۔ٹھیک اسی لمحہ راہداری میں برقی روشنی پھیل گئی۔شاید

www.define.pk

آگ پر قابو پا کر متبادل جنریٹر چلا دیئے گئے تھے۔عمران نے دروازے کا جائزہ لیا۔دروازے کے پہلو میں ایک دیوار پر ایک چھوٹا سا سوئچ بورڈ نصب تھا۔اس پر صرف دو بٹن تھے سرخ اور سبز۔عمران نے اندازے سے سبز بٹن دبایا تو آہنی دروازہ کھلتا چلا گیا۔مگر اس کے ساتھ ہی باہر خطرے کے سائرن بجنے لگے۔

www.define.pk

ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ میجر دایان اور کیپٹن ڈیوڈ سوار تھے اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اپنی منزل کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ میجر دایان پر عجیب سا اضطراب طاری تھا اور ڈیوڈ اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

''ڈیوڈ۔ ریسرچ سنٹر کے سیکورٹی انچارج کو فون کرو''۔۔۔اچانک میجر دایان نے کیپٹن ڈیوڈ کی طرف دیکھ کر حکم دیا تو کیپٹن ڈیوڈ نے سر ہلایا اور ہاتھ میں موجود موبائل فون پر نمبر ملانے ہی لگا تھا کہ اچانک میجر دایان کے موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ کیپٹن ڈیوڈ ہاتھ روک کر

www.deh...

میجر دایان کی طرف دیکھنے لگا۔ میجر دایان نے جیب سے موبائل نکالا اور کال ریسیو کرنے لگا۔

''ہیلو۔ میجر دایان بول رہا ہوں''۔۔۔اس نے کہا۔

''اوہ۔ میجر دایان۔ تم ریسرچ سنٹر پہنچ چکے ہو''۔۔۔دوسری طرف سے اس کے چیف جنرل کارلوس کی مضطربانہ آواز سنائی دی۔

''نو سر۔ ابھی نصف فاصلے پر ہوں۔ خیریت تو ہے۔ آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں''۔۔۔میجر دایان نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ابھی ابھی ایک بری خبر ملی ہے میجر''۔۔۔جنرل کارلوس نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ریسرچ سنٹر پر حملہ ہو گیا سر''۔۔۔میجر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ بلکہ میزائل پراجیکٹ تباہ ہو گیا ہے''۔۔۔جنرل کارلوس نے کہا۔

www.dena.pk

''کیا''۔۔۔میجر دایان یکدم چیخ پڑا۔

''ہاں۔ مجھے ابھی ابھی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے اطلاع دی ہے''۔۔۔جنرل کارلوس نے کہا۔

''اوہ۔ کتنا نقصان ہوا چیف''۔۔۔میجر دایان نے تیزی سے پوچھا۔

''شاید کچھ بھی نہیں بچا۔ وہاں موجودہ اسلحہ اور میزائل مسلسل پھٹ رہے ہیں''۔۔۔جنرل کارلوس نے کہا۔

www.define.pk

''لیکن سر۔ خطرے میں تو ریسرچ سنٹر تھا۔ میزائل پراجیکٹ کو کس نے تباہ کیا''۔۔۔میجر دایان نے فکرمندی سے کہا۔

''مجھے انٹیلی جنس کے چیف نے بتایا کہ مشتبہ لبنانی سیاحوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی جنہیں پراجیکٹ کی طرف جاتے دیکھا گیا تھا۔ انہوں نے پہلے انٹیلی جنس کے کیپٹن جارج اور کیپٹن گارڈنر کو ایک ہوٹل میں قتل کیا اور کیپٹن گارڈنر کی گاڑی میں شہر سے باہر گئے۔

میجر رافیل کو پتہ چلا تو اس نے ان کی گرفتاری کے لئے کیپٹن کلاز کو حکم دیا جو اس طرف سے واپس آ رہا تھا مگر وہ دونوں لبنانی کلاز کو قتل کر کے پراجیکٹ پہنچے اور خود کو وہاں انٹیلی جنس آفیسر ظاہر کر کے پراجیکٹ میں گھومتے رہے۔ وہاں کا سیکورٹی انچارج میجر شمعون سمجھتا رہا کہ وہ اس آفس میں اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

میجر رافیل کو سیکورٹی انچارج میجر شمعون نے ان دونوں کی آمد کے بارے میں بتایا تو میجر رافیل خود ہیلی کاپٹر میں وہاں پہنچا مگر ہیلی کاپٹر کے وہاں لینڈ کرنے سے پہلے ہی دھماکے ہونے لگے اور اس نے ہیلی کاپٹر وہاں سے موڑتے ہوئے اپنے چیف کو اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ پراجیکٹ سے ایک جیپ شہر کی طرف دوڑ رہی ہے۔ شاید مجرم اس میں فرار ہو رہے ہیں اور اب وہ جیپ کے پیچھے جا رہا ہے۔ لیکن میجر رافیل نے دس منٹ تک دوبارہ چیف کو کوئی اطلاع نہ دی تو چیف

www.define.pk

نے اسے کال کرنے کی کوشش کی مگر اس سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ تب اس نے مجھے پراجیکٹ کی تباہی کی اطلاع دی۔ تم فوراً وہاں پہنچو'' ۔۔ جنرل کارلوس تفصیل بتا رہا تھا اور میجر دایان کا خون کھول رہا تھا۔ غصے سے اس کے جبڑے سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔

''سر۔ وہ تو تباہ ہو چکا ہے اور مجھے ریسرچ سنٹر کو بچانا اور ایکسٹو کا پلان ناکام بنانا ہے۔ میں ان پاکیشیائی بھیڑیوں کی سکیم سمجھ چکا ہوں۔ انہوں نے میزائل پراجیکٹ کو صرف اس لئے اڑایا ہے کہ ہماری ساری توجہ پراجیکٹ کی طرف مبذول ہو جائے اور وہ خاموشی سے ریسرچ سنٹر تک پہنچ جائیں۔ لیکن میں انہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ بس میں چند منٹ میں ریسرچ سنٹر پہنچنے والا ہوں'' ۔۔ میجر دایان نے غصیلے لہجے میں کہا اور موبائل آف کر دیا۔

www.den...

وسیع وعریض ہال میں آٹھ افراد جو مختلف ملکوں اور نسلوں کے تھے الگ الگ بیڈ پر پڑے تھے۔ ہال کا دروازہ بند تھا اور وہ لوگ آپس میں خطرے کا سائرن بجنے پر باتیں کر رہے تھے۔ وہ سائرن سن کر بیدار ہوئے تھے اور اب وہ اس تشویش میں مبتلا تھے کہ اگر سینٹر پر ہوائی حملہ ہونے والا ہے تو کیا وہ محفوظ رہیں گے۔ یہ آٹھوں افراد مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے سائنسدان تھے۔ جنہیں تین دن پہلے بلیک پینتھر گروپ سے نجات ملتے ہی اغواء کر لیا گیا تھا۔

یہاں لائے جانے کے بعد ان سائنسدانوں کو اسرائیل کے لئے اپنی

ذہانت اور علم کے استعمال پر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی تھی چھ سائنسدان تشدد کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ بقیہ نے سرداور کی اس یقین دہانی پر حالات سے سمجھوتہ کر کے کام شروع کر دیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جلد ہی انہیں اس بیگار سے نجات دلا دے گی۔ یہ ہال کمرہ ان سائنسدانوں کا مشترکہ بیڈروم تھا جبکہ تحقیقی کام کے لئے انہیں سنٹر کے مختلف شعبوں میں ناشتے کے بعد لے جایا جاتا تھا اور رات کو آٹھ بجے اس بیڈروم میں پہنچا دیا جاتا تھا۔ اس ہال سے باہر نکلنے پر پابندی تھی۔ ہال کا دروازہ خودکار سسٹم کے تحت صرف باہر سے کھولا جا سکتا تھا۔

www.dcime.pk

دروازے کے باہر دو گارڈز پہرہ دیتے تھے کسی بھی چیز کی ضرورت کے لئے وہ لوگ گھنٹی بجاتے یا انٹرکام پر بات کرتے تھے۔ ناشتہ، کھانا اور چائے وغیرہ مخصوص وقت پر انہیں کمرے میں پہنچا دی جاتی تھی۔

باہر سے سنائی دینے والے خطرے کے سائرن سن کر سرداور کو خیال آیا کہ باہر پہرہ دینے والے گارڈز سے معلوم کرنا چاہیے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا لیکن ابھی وہ دروازے سے چند قدم پیچھے ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سب سائنسدانوں نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا اور پانچ مشین گن بردار کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان میں سے ایک کے جسم پر سنٹر کے گارڈز والی یونیفارم تھی جبکہ بقیہ چاروں آرمی کی یونیفارم میں تھے۔

www.define.pk

"ہری اپ۔ تمام حضرات جلد سے جلد باہر چلیں"۔۔۔ گارڈ نے بلند آواز میں ان سے کہا۔

"اوہ۔ کیوں۔ باہر کیا ہو گیا ہے"۔۔۔ ایک سائنس دان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بچہ ہو گیا ہے اور آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہے"۔۔۔ گارڈ نے معصوم

سے لہجے میں کہا جو کہ عمران تھا۔

''تم۔تم کون ہو''۔۔۔سرداور نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بچے کا باپ''۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے پاکیشیائی زبان میں جواب دیا تو سرداور بے اختیار اچھل پڑے۔ دوسرے ہی لمحے وہ عمران سے لپٹ گئے اور اس کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہنے لگے۔

www.define.pk

''شکر ہے میرے اللہ۔ آخر تو نے میری امید پوری کر دی''۔۔۔سرداور نے کہا۔

''دیکھئے۔امید ہونے کے بعد کہیں بچہ پیدا نہ ہو جائے۔جلدی نکل چلیئے۔سنٹر تباہ ہونے والا ہے اور باہر ہماری تلاش شروع ہو چکی ہے۔ دوسرے سائنس دان کہاں ہیں''۔۔۔عمران نے تیزی سے کہا۔

''چھ سائنس دان تشدد کے ذریعے ہلاک کر دیئے گئے

ہیں''۔۔۔سرداور نے کہا۔

''ہمارے محافظ آ گئے ہیں اور سنٹر تباہ ہونے والا ہے۔ جلدی باہر چلیں''۔۔۔سرداور نے دوسرے سائنس دانوں سے کہا اور ٹھیک اسی لمحے دروازے کے پاس کھڑی جولیا کی گردن سے کوئی چیز مس ہونے لگی اور اس نے تیزی سے گردن گھما کر پیچھے دیکھا ہی تھا کہ عقب میں کھڑا سیاہ لباس شخص غرایا۔

www.define.pk

''خبردار۔ کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے ورنہ سب کو بھون دیا جائے گا''۔۔۔اس نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا اور جولیا کے پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس لمحے اس شخص کے عقب میں کھڑے گن بردار شخص نے بائیں جانب ہٹ کر عمران کے ساتھیوں پر گن تان لی۔

''عمران۔ تم اور تمہارے ساتھی فوراً ہتھیار پھینک دیں''۔۔۔جولیا کے

عقب میں کھڑے شخص نے حکم دیا۔

''میجر دایان۔ اگر تم نے مجھے پہچان ہی لیا ہے تو پھر یہ بھی جان لو کہ تمہارا آخری وقت آ پہنچا ہے''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''شٹ اپ۔ آخری وقت تمہارا ہے''۔۔۔ میجر دایان نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا اس سنٹر میں یہ آخری وقت ہے کیونکہ میں یہاں سے جانے والا ہوں''۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے اب تمہاری لاش بھی نہیں جا سکتی۔ تم بری طرح سے پھنس چکے ہو۔ تم سمجھتے تھے کہ میزائل پراجیکٹ کی تباہی کی خبر سن کر میں اس طرف سے غافل ہو جاؤں گا۔ دیکھ لو۔ میں کیسے عین وقت پر پہنچا ہوں''۔۔۔ میجر دایان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میجر۔ جب کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو وہیں پہنچ جاتا

ہے جہاں اسے مڑنا ہرتا ہے“۔۔۔عمران نے کہا۔

”میں کہتا ہوں ہتھیار پھینک دو ورنہ میرا آدمی فائر کھول دے گا“۔۔۔میجر دایان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”سنو میجر۔میں بڑا امن پسند ہوں کیونکہ بے وقوف ہوں، میری امن پسندی کا تو تمہیں میزائل پراجیکٹ کی تباہی سے پتہ چل گیا ہوگا۔اب تمہاری وجہ سے یہ ریسرچ سنٹر بھی تباہ ہونے والا ہے کیونکہ میں نے مخصوص جگہوں پر تباہی و بربادی کے فرشتے کھڑے کر دیئے ہیں اگر تم اپنے ملک کو اس عظیم نقصان سے بچانا چاہتے ہو تو ہمیں یہاں سے جانے دو“۔۔۔عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر میجر دایان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔

”نہیں علی عمران۔ مجھے یہ سودا منظور نہیں۔میزائل پراجیکٹ کا نقصان برداشت کیا جا سکتا تو ریسرچ سنٹر کی تباہی بھی برداشت کی جا سکتی ہے

لیکن میری شکست میرے ملک کی شکست ہے جو مجھے کسی حالت میں قبول نہیں ہے“۔۔۔ میجر دایان نے سخت لہجے میں کہا اور ٹھیک اسی لمحے میجر دایان کے آگے کھڑی جولیا نے یکدم نیچے بیٹھتے ہوئے گھوم کر میجر کی ایک ٹانگ دونوں ہاتھوں سے کھینچ لی۔ میجر دایان لڑکھڑایا اور پشت کے بل فرش پر آ گرا۔ اس کے گن بردار ساتھی نے تیزی سے گن کا رخ جولیا کی طرف کیا ہی تھا کہ کیپٹن بابر نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس آدمی کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا فرش پر گرا ہی تھا کہ چوہان نے اپنی گن تان لی جبکہ عمران نے میجر دایان کو فرش سے اٹھنے کی مہلت نہ دی۔ تنویر نے تیزی سے بڑھ کر دروازے میں پوزیشن لی اور باہر جھانکا لیکن باہر کوئی نہ تھا۔

”کیپٹن بابر۔ میجر دایان کے ساتھی کو خاموشی سے جہنم کے سفر پر روانہ کر دو“۔۔۔ عمران نے میجر دایان کی کنپٹی سے ریوالور لگاتے ہوئے

www.dofine.pk

کہا۔

''تم۔ تم بچ کر نہیں جا سکو گے۔ عمران''۔۔۔ میجر دایان غضبناک لہجے میں غرایا۔

''میجر دایان۔ مجھے افسوس ہے کہ وقت کی کمی کے سبب میں تم سے بھرپور انتقام نہیں لے سکتا ورنہ میں تمہارا وہ حشر کرتا کہ اسرائیل عرصہ تک تمہاری موت پر نوحہ کناں رہتے''۔۔۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے درندگی آمیز لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹریگر دبایا اور میجر دایان کی کنپٹی میں رنگین سوراخ ہو گیا۔ میجر دایان کے ساتھی کیپٹن ڈیوڈ کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔ ٹھیک اسی لمحے باہر کہیں خوفناک دھماکہ ہوا اور کمرے میں تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

www.define.pk

صفدر پہلی مرتبہ اندھیرا پھیلنے پر ہی پاور ہاؤس کے پاس ہٹ کر ہیلی پیڈ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ پھر پاور ہاؤس میں دھماکے سے آگ لگی تو ہیلی کاپٹرز کے قریب ڈیوٹی دینے والے گارڈز ادھر ادھر بھاگے اور صفدر ایک ہیلی کاپٹر میں گھس گیا۔ یہ ریسکیو ہیلی کاپٹر تھا۔ جس میں پندرہ سولہ افراد آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔ اس کے بعد ایک ہیلی کاپٹر نے اس کے سامنے لینڈ کیا تو وہ محتاط ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر سے اترنے والے دو افراد کو تیزی سے سنٹر کی عمارت کی طرف دوڑتے دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔ وہ عام لباس میں یقیناً اہم افراد تھے اور کسی خاص

www.define.pk

مقصد کی خاطر ہیلی کاپٹر سے اترتے ہیں عمارت کی طرف دوڑ پڑے تھے۔ اس نے عمران کو ان کے بارے میں اطلاع دینے کے بارے میں سوچا مگر یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ عمران کال ریسیو نہ کرنے کی پوزیشن میں ہو اس لئے اس نے عمران کو کال کرنے سے گریز کیا۔

پاور ہاؤس میں لگی آگ کو فائر بریگیڈ والوں نے بجھا کر برقی رو کا سلسلہ بحال کر دیا تھا اور سرچ لائٹس روشن ہو گئیں تھیں لیکن صفدر ہیلی کاپٹر میں چھپا رہا۔ ہیلی کاپٹر کے آس پاس پہرہ دینے والے گارڈ لوٹ آئے تھے اور اپنی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ اب صفدر بے تابی سے عمران اور دوسرے ساتھیوں کا انتظار کر رہا تھا جو اس کے انداز ے کے مطابق اس وقت ریسرچ سنٹر کی عمارت میں تھے۔ تقریباً نصف گھنٹہ کے بعد ایک مرتبہ پھر پاور ہاؤس میں دھماکہ ہوا اور ہر سو تاریکی پھیلتی چلی گئی۔ ایک کے بعد دوسرا دھماکہ ہوا اور پاور ہاؤس سے شعلے

www.define.pk

بلند ہونے لگے۔

ایک مرتبہ پھر گارڈز میں افراتفری پھیل گئی اور سائرن چیخنے لگے شعلوں کے انعکاس کے سبب ادھر ادھر دوڑتے بھاگتے محافظ دکھائی دے رہے تھے۔ اس مرتبہ پورا پاور ہاؤس آگ کی لپیٹ میں تھا اور فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں سائرن بجاتی پاور ہاؤس کی طرف بھاگی جا رہی تھیں۔ صفدر کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے سنٹر کی عمارت میں جانے والے راستے کی طرف دیکھ رہا تھا تقریباً تین چار منٹ بعد نیم تاریکی میں چند لوگ عمارتوں کی طرف سے نمودار ہوئے اور ہیلی پیڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ ان میں کچھ سادہ لباس تھے اور کچھ یونیفارم میں تھے۔ صفدر سمجھ گیا کہ اس کے ساتھی آ رہے ہیں۔ وہ تیزی سے پائلٹ سیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ اسی لمحے اس کی واچ ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا اور اس نے جلدی سے واچ کا

ونڈ بٹن باہر کھینچ دیا۔

''ہیلو صفدر۔ عمران کالنگ۔ اوور''۔۔۔ واچ ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز ابھری۔

''یس عمران صاحب۔ صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور''۔۔۔ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بارات آ رہی ہے۔ کیا دلہن تیار ہے۔ اوور''۔۔ عمران نے معصوم لہجے میں کہا۔

www.dcline.pk

''گھوڑا تیار ہے مگر دلہن یہاں نہیں ہے۔ اوور''۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ دلہن میرے بالکل پیچھے چل رہی ہے۔ مگر شرم کے مارے خاموش ہے۔ اوور''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''کیا آپ کے ساتھ سائنس دان آ رہے ہیں۔ اوور''۔۔۔ صفدر نے

پوچھا۔

'ہاں۔تم پائلٹ سیٹ سنبھال لو اور انجن ہمارے پہنچنے پر سٹارٹ کرنا۔ اوور اینڈ آل''۔۔۔عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔صفدر نے واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیڈ فون کانوں پر چڑھا لیا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں پاور ہاؤس میں لگی آگ بجھانے میں مصروف تھیں اس مرتبہ برقی رو کا سلسلہ بحال ہونے کا کوئی چانس نہ تھا۔تمام گارڈز پاور ہاؤس کی طرف متوجہ تھے۔ دو منٹ بعد عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچے تو صفدر نے دروازہ کھول دیا۔کیپٹن بابر اور تنویر ہیلی کاپٹر کے دونوں طرف مشین گنیں تان کر کھڑے ہو گئے جبکہ عمران اور چوہان سائنس دانوں کو سہارا دے کر ہیلی کاپٹر میں سوار کرنے لگے۔سائنس دانوں کے بعد جولیا اور دوسرے ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے تو صفدر نے ہیلی

www.define.pk

کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا۔

ہیلی کاپٹر کی پھڑ پھڑاہٹ نے پاور ہاؤس کے پاس جمع گارڈز کو اپنی طرف متوجہ کر دیا اور وہ پلٹ کر ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھنے لگے۔ ٹھیک اسی لمحے احاطے کے گیٹ کے پاس چند افراد بھاگ کر ایک جیپ میں سوار ہوئے اور جیپ ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنے لگی۔ عمران نے دیکھا تو فوراً ہی راکٹ پسٹل نکالا اور جیپ کی طرف فائر کر دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور جیپ کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران نے ایک راکٹ کچھ فاصلے پر کھڑے اس ہیلی کاپٹر کی طرف فائر کر دیا جو بعد میں آیا تھا راکٹ ہیلی کاپٹر سے ٹکرایا اور اس میں آگ لگ گئی۔ عمران پلٹ کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور صفدر نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔

''جلدی سے نکل چلو''۔ عمران نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی اور صفدر سے کہا۔ صفدر نے کافی بلندی پر آ کر ہیلی کاپٹر کا رخ عمران کے کہنے

www.deficl

پر مشرق کی جانب کر دیا۔ ٹھیک اسی لمحے ریسرچ سنٹر کی عمارتوں پر پے در پے دھماکے ہونے لگے اور وہاں لگنے والی آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے مگر ہیلی کاپٹر ان شعلوں کی زد میں آئے بغیر سنٹر کی حدود سے باہر آ چکا تھا۔

''عمران صاحب۔ کس طرف چلنا ہے''۔۔۔ صفدر نے قریب عمران سے پوچھا۔

www.define.pk

''قریب ترین سرحد اردن کی ہے اور ہمارا رخ اسی جانب ہے''۔۔۔ عمران نے کہا اور کھڑکی سے پیچھے جلتے ریسرچ سنٹر کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے سنٹر کی عمارت سے باہر آتے ہوئے چند ٹائم بم دو تین عمارتوں میں پھینک دیئے تھے اور اندھیرے میں اس کی یہ حرکت کوئی نہ دیکھ سکا تھا۔ میجر دایان کے بعد عمران نے ان کے ساتھیوں کو بھی بے کار سمجھ کر و ہیں ہلاک کر دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے

کہ اسرائیلی فضائیہ حرکت میں آتی ان کا ہیلی کاپٹر اردن کی حدود میں داخل ہو گیا فوراً ہی اردن کی فضائیہ کے طیارے فضا میں بلند ہوئے اور انہوں نے ان کے ہیلی کاپٹر کو گھیرے میں لے لیا۔ اس دوران عمران نے وائرلیس پر اردن ایئر فورس کے چیف ایئر مارشل عباسی کو اپنے بارے میں بتا دیا تھا۔ چنانچہ اردن کے طیارے انہیں اپنی حفاظت میں لے کر قریب ترین ایئر بیس کی طرف پرواز کر رہے تھے جبکہ عمران کو امید تھی کہ بلیک زیرو اور جوزف بخیریت تل ابیب میں اپنے مقامی ایجنٹ کی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔

www.dehnee.pk

اردن ایئر فورس کے ایئر بیس پر ہیلی کاپٹر اترا اور وہاں پہلے سے موجود ایک فوجی طیارے میں انہیں منتقل کر دیا گیا جس کا انتظام اردن سیکرٹ سروس کے سربراہ نے کیا تھا اور اس کے لئے عمران نے ایئر مارشل کے ذریعے اسے پیغام بھیجا تھا۔ چند منٹ بعد وہ اردن کے

دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد عمران نے موبائل فون پر بلیک زیرو سے رابطہ قائم کیا اور اسے اپنی کامیابی کی نوید سناتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ اسرائیل میں ہنگامی حالات ختم ہوتے ہی جوزف کے ساتھ لبنان کے راستے وطن روانہ ہو جائے۔

ایئرپورٹ پر چند گھنٹوں آرام کے بعد پاکیشیا ایئر لائن کے ایک طیارے نے عمران اور اس کے ساتھی تمام سائنس دانوں کے ہمراہ اپنے ملک روانہ ہو گئے۔ عمران نے سرداور کو بتا دیا تھا کہ دوسرے سائنس دانوں کو پاکیشیا پہنچ کر ان کے ملکوں میں پہنچا دیا جائے گا۔

www.deime.pk